جنت کے خوبصورت نظاروں پر مدلل کتاب
جنت کے حسین مناظر
تالیف
ابوزین حضرت علامہ مولانا محمد اقبال قادری
شیخ الجامعہ جامعہ صفیہ عطاریہ (للبنات)
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

تالیف

ابوزین حضرت علامہ مولانا محمد اقبال قادری

شیخ الجامعہ جامعہ صفیہ عطاریہ (للبنات)

نزد قبرستان بکی (کوٹلی) ڈسکہ روڈ سیالکوٹ

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

نام کتاب	.... جنت کے حسین مناظر
مؤلف	.... علامہ محمد اقبال عطاری
تصحیح	.... محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی
صفحات	 320
کمپوزنگ	.... عبدالسلام، قمرالزمان
اشاعت	.... 2013ء
ناشر	.... محمد اکبر قادری
قیمت	.... -/300 روپے

☆☆☆☆☆☆☆☆

انتساب

شیخ طریقت، رہبر شریعت، ریحانِ ملت، مردِ قلندر، آقائے نعمت، عاشق ماہِ رسالت
امیر اہلسنّت، پروانۂ شمع رسالت، واقفِ اسرارِ حقیقت، عالمِ شریعت، عارفِ معرفت
پیر طریقت، محسن اہلسنّت، ولی باکرامت، رہبر ملت عاشق اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ)

نائب اعلیٰ حضرت، سیّدی و مرشدی، نائب غوث الاعظم
یادگارِ امام اعظم، پیکر علم و عمل، مولائی ملجائی وماوائی وآقائی

حضرت علامہ مولانا ابوالبلال

محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

کہ جن کی نگاہِ فیض سے سگِ عطار اس سعی میں کامیاب ہوا

حرزِ جاں شد گر قبول افتد

✲✲✲✲✲✲✲✲

نذرانۂ عقیدت

مخزن العلوم، معدن الفنون فقیہ العصر سلطان المدرسین

جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی

حافظ غلام حیدر خادمی مدظلہ

شیخ الجامعہ وبانی دارالعلوم جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ

سیالکوٹ

☼☼☼☼☼☼☼☼

Marfat.com

فہرست

Marfat.com

Marfat.com

عنوان	صفحہ

Marfat.com

عنوان	صفحہ

Marfat.com

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین

اللہ رب العزت جل شانہ کا بے حد وشمار شکر کہ اس کی راحمتِ کاملہ، اعانت و نصرت اور اس کے محبوبِ کریم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمیں آپ قارئین کی خدمت میں مختلف موضوعات پر معیاری دینی اسلامی کتب شائع کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ الحمد للہ۔

ہم اہلِ شوق ومحبت کی علمی پیاس بجھانے کے لئے حتی الامکان مسلسل کوشاں ہیں۔

آپ سے التماس ہے کہ ممکن ہو تو اپنے قیمتی وقت سے چند لمحات نکال کر ہمیں اپنے گراں بہا مشوروں اور آراء سے نوازتے رہیئے کہ ہماری مزید رہنمائی ہو اور ہم اپنی کتب کو اور زیادہ بہتر انداز اور معیار کی رفعتوں تک لے جائیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔

امید ہے زیر نظر کتاب ''جنت کے حسین مناظر'' متلاشیانِ علم وعرفان کے لئے باعثِ تسکین ثابت ہوگی۔

آپ کا خیر اندیش
محمد اکبر قادری

تقریظ

محقق العصر، سرمایہ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سراج احمد قادری سعیدی
دارالارشاد، اوچ شریف ضلع بہاولپور

فاضل نوجوان مولانا محمد اقبال عطاری کی کتاب ''جنت کے حسین مناظر'' نظروں سے گزری تو بڑی خوشی ہوئی کہ مولانا موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے بڑا ہی علمی مواد قرآن وسنت سے حاصل کر کے بطریق احسن تالیف کیا تا کہ حضور سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جنت میں ہونے والے معمولات کو دنیاوی زندگی میں پڑھ کر اپنی قبر و آخرت کو روشن کرسکیں اور جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچیں میں ناچیز صمیم قلب سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم و قلم میں مزید برکات شامل حال فرمائے اور موصوف کی اس سعی جمیل کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس عظیم خدمت پر ان کو اجر عظیم اور ثواب عمیم عطا فرمائے اور یہ مبارک علمی سفر اسی رفتار کے ساتھ رواں دواں رہے۔

خادم العلماء

محمد سراج احمد قادری سعیدی

دارالارشاد اوچ شریف ضلع بہاولپور

3/8/13

☆☆☆☆☆☆☆☆
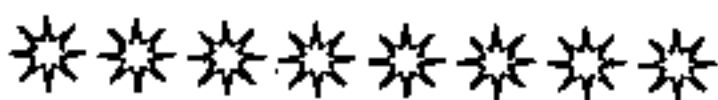
تقریظ

حضرت علامہ مولانا حافظ ظفر اقبال چشتی نظامی
پرنسپل: جامعہ گلشن اسلام چھبیل پور سیالکوٹ

اسلام دین فطرت ہے اور اس کے سارے احکام انسانی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نافذ کیے گئے ہیں۔ انہی کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مولانا محمد اقبال عطاری قادری زیدہ علمہ وعزہ نے جنت کے حسین مناظر کے نام سے ایک کتاب تحریر کی جسے راقم نے چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا اور مفید عام پایا۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے جنت کے فضائل بمع حوالہ کتب تحریر کر دیئے ہیں اور اس کتاب کی بڑی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ تمام آیات واحادیث ورثاء مسائل فقیہ کے حل ماخذ و مراجع ذکر کر دیئے ہیں تا کہ قاری کو اصل کتاب سے احادیث و مسائل ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب نے اس کتاب کی تیاری پر بڑی محنت کی ہے انتہائی خوبصورت اور مربوط انداز میں قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہوئے جنت کے فضائل کو بیان کیا ہے اور جنت کے تعارف پر ماشاء اللہ منفرد اور یگانہ حیثیت کی حامل کتاب ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اصلاح معاشرہ اور خانگی زندگی کے لئے اس کتاب کا ہر گھر اور ہر لائبریری میں ہونا ضروری ہے۔ مولانا موصوف نے زمانہ طالب علمی میں ہی تحریر کے میدان میں قدم رکھا ہے۔

ان شاء اللہ مستقبل میں اہل سنت کے عظیم مصنف و مؤلف ثابت ہوں گے۔
مولانا موصوف کی یہ کاوش واقعی لائق تحسین ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب
کے تصدق سے مولانا محمد اقبال صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور
ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

فقط:

محمد ظفر اقبال چشتی
پرنسپل: جامعہ گلشن اسلام چھبیل پور
سیالکوٹ

٭٭٭٭٭٭٭٭
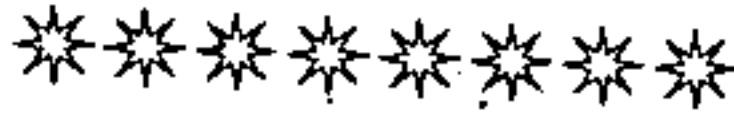
تقریظ

قابل صد احترام محترم ومکرم جناب مہتاب پیامی مدظلہ
رکن: ماہنامہ ''اشرفیہ'' مبارک پور انڈیا

اس علم کی دنیا میں قلم کو ایک منفرد مقام حاصل ہے اور پھر اس طرح کیوں نہ ہو جبکہ تخلیق اولیات رب ذوالجلال قلم کو بھی اولیت کے مقام سے نوازا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن پاک میں (ن والقلم وما یسطرون) کی قسم سے شرف عطا فرمایا حضور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کو قلم سے محفوظ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے بلکہ معاہدہ حدیبیہ اور امراء وشاہان وقت کے نام مکتوبات سے قلم کی اہمیت وعظمت اور برکات کو اجاگر فرمایا:

صحابہ کرام، ائمہ دین، محدثین ملت اور علمائے اعلام نے قلم کے ذریعے ہی شعار اسلام کی حفاظت فرمائی اور یہ سلسلہ بدستور جاری وساری رہے گا، مسلمانان عالم میں بڑے بڑے مفکر، محقق، ہر علم وفن کے ماہر ہوئے جنہوں نے قلم کے انوار وتجلیات کو یہاں تک پھیلایا کہ دشمنان اسلام کی لائبریریاں بھری پڑی ہیں۔ یورپ میں علامہ اقبال نے مسلمان مفکرین کے قلمی تحائف دیکھے تو پکار اٹھے۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
کہ جن کو دیکھ کر یورپ میں دل ہوتا ہے سی پارہ

مسلمانوں کی ریسرچ وتحقیق سے بے اعتنائی دیکھ کر علامہ اقبال جیسے عظیم مسلمان

مفکر خون کے آنسو بہانے پر مجبور ہو گئے اور بیداری کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حفاظت پھول کی ممکن نہیں ہے
اگر کانٹوں میں ہو خوئے حریری

نیز جذباتی وہ ہوتے ہیں تو یوں پکارتے ہیں۔

فولاد کب رہتا ہے شمشیر کے لائق
پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری

ان اشعار سے جس عمل کی طرف حکیم الامت علیہ الرحمہ توجہ دلا رہے ہیں۔ فی زمانہ دیکھا جائے تو ان کی حسین ترین تعبیر بن کر ممدوح اکابر محمد اقبال عطاری بانی جامعہ صفیہ عطاریہ پکی کوٹلی ڈسکہ روڈ سیالکوٹ سامنے آتے ہیں جو بیک وقت دین حنیف کے اکثر شعبہ جات کی اس شان سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ایک طرف مسند تدریس کی زینت ہیں تو دوسری طرف تصنیف و تالیف زیر قلم ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شب و روز تقاریر کا جہاں آباد کیے ہوئے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی جامع خدمت کے لئے انہیں منتخب فرما لیا ہے۔ لہٰذا آپ کو وقت سے نہیں بلکہ وقت کو آپ سے مستفیض ہونے کی ضرورت ہے۔ المختصر مولانا محمد اقبال عطاری (حفظہ اللہ) نے مجھ سے میرے موبائل نمبر پر رابطہ کر کے تقریظ کے متعلق فرمایا تو میں نے ان کو کہا کہ آپ اپنی کتاب ''جنت کے حسین مناظر'' ان پیج کے ذریعے مجھے سینڈ کریں۔ میں نے اس کو مختلف مقامات سے پڑھا اور بہت شاندار پایا۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے علم و فضل اور قلم و قرطاس میں برکتیں عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆
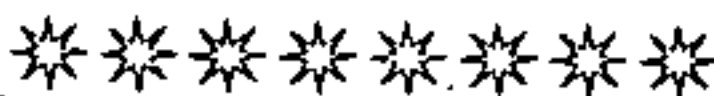
تقریظ

عالم نبیل، فاضل جلیل، حضرت علامہ مولانا عبداللطیف چشتی الازہری
پرنسپل: ضیاء الامت فاؤنڈیشن جرمنی

میں نے اپنے مسلک کے ماضی قریب کے علماء کرام علیہم الرضوان کی تحاریر کو بھی ملاحظہ کیا اور عصر حاضر کے کثیر علماء اہل سنت کی تحاریر کو بھی جنہوں نے بہت زیادہ تحریری کام کیا۔ ان میں ماضی قریب کے علماء میں سے شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، امام اہل سنت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ ہیں جنہوں نے کم وبیش ایک ہزار تصانیف لکھیں اور عصر حاضر کے مؤلفین و مصنفین نے لا تعداد کتابیں لکھیں اور بعض نے عربی کتب کے تراجم اردو زبان میں کیے۔ میری مراد (1) مفتی محمد خان قادری (2) قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی (3) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی (4) پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری (5) مفتی محمد اکمل قادری (6) مفتی سائیں غلام رسول قاسمی (7) مفتی شیخ الحدیث حضرت علامہ صدیق ہزاروی (8) شرف ملت، حضرت علامہ شرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور (9) حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی (10) حضرت علامہ محمد منشاء تابش قصوری (11) حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری امیر دعوت اسلامی ہیں۔ ان مذکور ہستیوں کے علاوہ بھی بڑی ہستیاں ہیں مگر وہ شاید میری نگاہ سے پوشیدہ ہیں انہی حضرات میں سے مولانا محمد اقبال عطاری (حفظہ اللہ) بھی ہیں جنہوں نے تقریباً پچاس

کتابیں تحریر کر دی ہیں۔ ان کا نام تو گم نام سا لگتا تھا مگر جب ان کی تصانیف و تالیفات کو ٹیلی کیا تو بڑا بلند درجے کا پایا اور جس کتاب کو آپ پڑھ رہے ہیں اس کا نام انہوں نے ''جنت کے حسین مناظر'' رکھا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ دعا گو میں کے مولانا موصوف ہوں کہ وہ مولانا موصوف کے قلم وقرطاس میں دن بدن ترقیاں عطا فرمائے۔

العاجز: محمد عبداللطیف چشتی الازہری
پرنسپل: حضور ضیاء الامت فاؤنڈیشن جرمنی
17/8/13

☼☼☼☼☼☼☼☼

Marfat.com
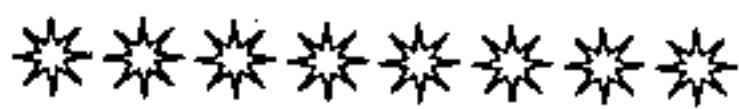
تقریظ

عالم نبیل، فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد معین الدین برکاتی

مدرس: دارالعلوم اسلامیہ برکاتیہ بینک روڈ مظفر آباد آزاد کشمیر

محترم و مکرم جناب محمد اقبال عطاری بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ زیر نظر کتاب ''جنت کے حسین مناظر'' میں انہوں نے مسلمان کو جنت میں ملنے والی نعمتوں اور عطاؤں پر قلم اٹھایا ہے۔ مولانا موصوف نے اس کتاب میں احادیث مبارکہ کی تخریج کا جو کام کیا ہے وہ قابل ستائش ہے اور امید ہے یہ کتاب اپنی افادیت میں بہتر اور ہر مومن کے لئے دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے۔ اس کتاب سے قبل مولانا موصوف کی کثیر کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم عمر اور ذوق تصنیف میں برکتیں عطا فرمائے۔

از مفتی محمد معین الدین برکاتی

مدرس: جامعہ اسلامیہ برکاتیہ

بینک روڈ مظفر آباد آزاد کشمیر

01/7/13

☼☼☼☼☼☼☼☼
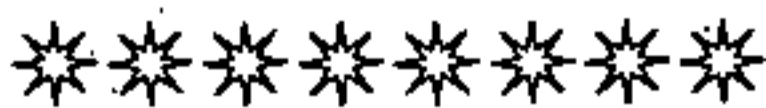
تقریظ

حضرت علامہ مولانا ندیم احمد قادری نورانی
کوارٹر نمبر 2 نزد مجاہد پٹرول پمپ
ناظم آباد نمبر 1 کراچی

الحمد للہ میرے ہاتھوں میں اس وقت جو کتاب ہے وہ مولانا محمد اقبال عطاری کی تالیف ''جنت کے حسین مناظر'' ہے۔ جب میں نے مولانا کی یہ تالیف دیکھی تو دل کو بڑا سکون ملا کیونکہ میں نے مارکیٹ میں جو بھی لٹریچر اور کتابیں پڑھیں مگر تسکین قلبی نہ ہوئی مگر موصوف کی یہ کتاب دیکھ کر بہت متاثر ہوا کہ ایک تو ساری کتاب ہی مستند کتب وحوالہ جات سے مزین ہے اور دوسرا یہ کہ احادیث کی توضیح بڑی شاندار کی ہے کہ جس کے سبب نہ صرف عامۃ الناس مستفید ہوں گے بلکہ علماء وائمہ مساجد بھی نفع حاصل کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ موصوف مؤلف کے علم وعمل میں اور قلم میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کو تحریر کے میدان میں مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین

عاجز: غلام حضرت امام شاہ احمد نورانی

ندیم احمد ندیم قادری نورانی

کوارٹر نمبر 2/14 نزد مجاہد
پٹرول پمپ ناظم آباد نمبر 1 کراچی

☼☼☼☼☼☼☼☼

تقریظ

حضرت علامہ مولانا یعقوب عطاری

خطیب: جامع مسجد باب رحمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نفس کو زیر کرنے کے دو ہی طریقے ہیں یا تو اسے عبادت پر ملنے والے انعامات کا لالچ دے کر عبادت کی طرف راغب کیا جاتا ہے یا پھر گناہوں پر ملنے والے عذاب سے ڈرا کر اسے گناہوں سے بچنے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔

فی زمانہ مسلمانوں کی اکثریت نیک اعمال کرنے کے معاملے میں حد درجہ سستی میں مبتلا دکھائی دیتی ہے۔ عبادات میں (غبرہ) نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ دوسری طرف گناہوں کا بازار خوب گرم ہے۔ عبادت میں رغبت نہ ہونے کی دو بڑی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ایک تو ان کی ادائیگی میں مشقت کا محسوس ہونا اور دوسری ان عبادات کے بدلے میں حاصل ہونے والے انعامات سے لاعلم ہونا۔ زیرِ نظر کتاب جنت کے حسین مناظر جو کہ

مولانا محمد اقبال عطاری مدظلہ

نے انہی اُمور کو اجاگر کرنے کے حوالے سے تحریر فرمائی کہ نیک اعمال کے بدلے انسان کن انعامات کا مستحق ہوتا ہے اور اسے کیسی کیسی عظیم نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ جنت کے حسین مناظر کو اس دلربا انداز میں تحریر فرمایا ہے کہ جب کوئی اس

کتاب کو پڑھنا شروع کرے تو ان انعامات کے حصول کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتا ہوا محسوس کرے اندازِ تحریر اور موضوعات کی ترتیب ایسی کہ دل چاہے پڑھتے ہی چلے جائیں مگر پھر بھی جنت کی نعمتوں کو کما حقہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو جنت میں جا کر ہی دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل مگر جن کا تذکرہ قرآن پاک اور احادیث مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے وہ بھی کم نہیں۔

اس کتاب کی جاذبیت اور موضوعات کی حسن تحریر کا اندازہ اس کی فہرست سے لگایا جا سکتا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے اپنے اندر عمل کا جذبہ بیدار ہوتا محسوس کریں گے۔ انشاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت ...... کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اس کتاب کو بھی دوسری کتب کی طرح مقبول عام فرمائے۔

طالب دعا

سگ عطار محمد یعقوب عطاری

امام وخطیب جامع مسجد باب رحمت

ضیاء کوٹ میانا پورہ

٭٭٭٭٭٭٭٭
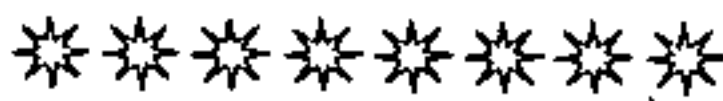
کیا جنت دوزخ پر ایمان لانا فرض ہے؟

صحیح حدیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کی بندی کے بیٹے ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں، جو اس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا اگرچہ اس کے پاس اعمال کا کوئی وافر خزینہ نہ ہوگا''۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب قولہ یا اہل الکتاب لاتغلوا فی دینکم، جلد 1 عربی صفحہ 488 حدیث نمبر 3252) (صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علیٰ من مات علی التوحید دخل الجنۃ، حدیث نمبر 28) (مشکوۃ شریف، کتاب الایمان جلد 1 صفحہ 14)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے اور بال نہایت سیاہ۔ نہ اس پر سفر کا کوئی نشان تھا اور

نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے اور عرض کرنے لگا۔ ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ کو اسلام کے بارے میں آگاہ فرمایئے''۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے''۔

یہ سن کر وہ کہنے لگا! ''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سچ فرمایا''۔ ہم کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ شخص خود ہی دریافت بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی۔

پھر اس نے سوال کرتے ہوئے کہا! ''مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، موت پر اور موت کے بعد زندہ ہونے پر، حساب و کتاب پر، جنت پر، دوزخ پر اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لائے''۔

(صحیح المسلم، جلد 1، صفحہ 38، اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد 1، صفحہ 38، انوار الحدیث، صفحہ 49)

اس سے معلوم ہوا کہ جنت کا تعلق اعمال سے نہیں عقائد سے ہے اور جنت پر ایمان لانا واجب اور انکار کفر ہے۔

(مسئلہ) قرآن مجید فرقان حمید میں اور متواتر احادیث مبارکہ میں جنت اور اس کے احوال کے متعلق جو کچھ موجود ہے ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا

Marfat.com

کفر ہے۔

3- جنت پر ایمان کے متعلق شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے۔

''جو شخص جنت کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا''۔

(شرح عقیدہ طحاویہ، جلد 2، صفحہ 161 تا 174 طبع مکتبہ المعارف ریاض)

4- جنت پر ایمان کے متعلق صاحب بہار شریعت حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''جنت دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے''۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ اول، صفحہ نمبر 61)

5- صاحب قانونِ شریعت حضرت علامہ مولانا شمس الدین احمد لکھتے ہیں:

''جنت ودوزخ حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے''۔

(قانون شریعت، حصہ اول صفحہ نمبر 36)

ان کے علاوہ اور بہت سے علماء اہل سنت نے اپنی کتابوں میں دلائل قاہرہ و صادقہ کے ساتھ لکھا ہے کہ جنت پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

کیا جنت کی تخلیق ہوگئی ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

(القرآن المجید، پارہ، آل عمران' آیت نمبر 133)

(ترجمہ) اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب زمین و آسمان آجائیں (وہ) پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔ (کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس آیت میں واضح طور پر موجود ہے کہ جنت تیار کی جا چکی ہے۔ علامہ ابن

کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جنت اور دوزخ اب بھی موجود ہیں۔ جنت نیکوں کے لیے اور دوزخ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے اس کی وضاحت فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث متواتر طور پر وارد ہوئیں ہیں۔ یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ جنت اور دوزخ قیامت کے دن پیدا ہوں گے ان کو احادیث صحیحہ سے واقفیت ہی نہیں ہے۔

(البدایہ و النہا یہ از ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ)

جنت کا سردار کون ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بینما انا اسیرُ فی الجنةِ اذا انا بنهرٍ حافتا o' قباب اللؤلؤِ المجوف فقلت ماهٰذا؟ قال الکوثر الّذی اعطاك ربك"۔

(ترجمہ) میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ اچانک ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کنارے خولدار موتی کے قبے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا کہ "یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہے"۔

(الفتح الباری، جلد 11 عربی صفحہ 464، تفسیر ابن کثیر، جلد 8، عربی صفحہ 520، صفۃ الجنۃ، ابن کثیر، عربی صفحہ 18 صحیح البخاری فی الرقاق، باب فی الحوض جلد 3 صفحہ 58، والبعث والنشور حدیث نمبر 204-126۔ نہایۃ فی الفتن والملاحم، جلد 11، صفحہ 464 السنن الترمذی، حدیث نمبر 3360 جلد 2 صفحہ 1697، مجمع الزوائد جلد 9، عربی صفحہ 74، اتحاف السادہ جلد 10، صفحہ 498)۔

کس مقام پر ہے جنت؟

جنت سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَةً اُخْرٰیo عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰیo عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰیo القرآن الجید، پارہ 27، سورۃo (النجم، آیت نمبر 13 تا 15)

(ترجمہ) ''اورانہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے''۔

(کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی (رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس سے معلوم ہوا کہ جنت پیدا کی جا چکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی زیارت کی ہے اور وہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ہے۔

اس کو جنت الماوٰی اس لیے کہا گیا ہے کہ ماوٰی کا معنیٰ ہے رہنے کی جگہ کیونکہ جنت ایمان داروں کے رہنے کی جگہ ہے اس لیے اسے جنت الماوٰی کے نام سے ذکر فرمایا گیا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عزت وعظمت والے نبی حضرت ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے۔

''وان الجنة فی السماءِ''

(ترجمہ) بے شک جنت آسمان میں ہے۔

(صفۃ الجنۃ ابونعیم، حصہ 6، باب 25، حدیث نمبر 132)

(المستدرک الحاکم، جلد 4، عربی صفحہ 568) (حادی الارواح، حدیث نمبر 96)

لفظ جنت کا مطلب کیا ہے

جنت عربی زبان میں ایسے باغ کو کہتے ہیں جو سرسبز ہو اور گھنے درختوں کی وجہ سے زمین کو چھپا دے اور جنت باغِ بہشت کے لیے اکثر و غالب استعمال ہوتا ہے اور اس کا معنی ہے پوشیدہ۔ (مصباح اللغات، صفحہ نمبر 119، ناشر خزینہ علم وادب اردو بازار لاہور)

قرآن کریم میں جنت جیسے حسین لفظ کا استعمال چھیاسٹھ (66) مرتبہ ہوا ہے۔ اس خوبصورت اور دل افروز لفظ کی جمع جنات ہے۔ وہاں ایک ہی طرح کے نہیں بلکہ مختلف انواع و اقسام کے باغات اپنی دلکشی اور دلفریبی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ قرآن مجید میں جنات جیسے لطیف و پاکیزہ لفظ کا استعمال اُنہتر 69 مرتبہ ہوا ہے۔

جنت ایسا مقام ہے جہاں عیش ہی عیش، آرام ہی آرام، خوشی ہی خوشی، سکون ہی سکون، سلامتی ہی سلامتی، راحتیں ہی راحتیں، لذتیں ہی لذتیں، نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور یہ ایسی نعمتیں، راحتیں، لذتیں، عیشیں اور خوشیاں ہوں گی کہ ان کا دنیا میں تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ

(ترجمہ) "تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے"۔ (القرآن المجید، پارہ 21، سورۃ نمبر 32 (السجدہ) آیت نمبر 17)
(کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

حضرت سہل بن الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنت کے وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فیھا مالا عین رأت ولا اُذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔

(ترجمہ) جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں ان کا تصور تک پیدا ہوا"۔

(صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، جلد 2، عربی صفحہ 378 حدیث نمبر 2825) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 3292) (مسند احمد جلد 2، صفحہ 438) (بدور السافرہ، صفحہ 477) (العاقبۃ، صفحہ 313) (شرح السنۃ، جلد 15، صفحہ 209) (طبرانی کبیر، حدیث نمبر 6002-6003) (صحیح حاکم، جلد 2، صفحہ 413) (صفۃ الجنۃ، از ابی الدنیا، صفحہ 11) (صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 240) (صحیح الزوائد، جلد 10 صفحہ 412) (مشکوۃ شریف، حدیث نمبر 5612) (ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 109) (کتاب الزہد، از ابن مبارک جلد 2 صفحہ 77) (حلیہ، از ابونعیم اصبہانی، جلد 2، صفحہ 262) اتحاف السادۃ، جلد 8، صفحہ 567) (اتحاف السادۃ جلد 10، صفحہ 535) (طبرانی صغیر، جلد 1، صفحہ 26) (قرطبی، جلد 14، صفحہ 104) (تفسیر ابن کثیر، جلد 6 صفحہ 367) (مسند حمیدی، حدیث نمبر 1133)۔

کون لوگ جنت میں جائیں گے؟

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور دین اسلام کی حقانیت کو دل و جان سے تسلیم کیا اور اپنی زندگی مالکِ ارض و سماء کے احکام اور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے اور اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق بسر کی، ان وفا شعار بندوں کے لیے اللہ ارحم الراحمین نے جنت تیار کر رکھی ہے اور یہی لوگ کاروانِ جنت میں شامل ہوں گے۔

دخول جنت کا سبب کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ) "اے ایمان والو! کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ

بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے"۔
(کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی رہنمائی ایسی تجارت کی طرف فرمائی ہے جو دوزخ سے بچا کر جنت میں لے جانے والی ہے اور وہ ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرنا اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عذاب سے بچاؤ اور جنت جیسی عظیم نعمت مومنین، مجاہدین اور نیکوکاروں کو حاصل ہوگی۔

ان آیات میں اسی بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ انسان جنت کے حصول اور دوزخ سے حفاظت والی تجارت کو اپنا لائحہ عمل بنائے۔ یعنی ایمان کو ضائع مت کرے اور نیک کام کو ہاتھ سے مت جانے دے اور برے کام کو اپنے قریب نہ آنے دے کیونکہ یہی تجارت انسان کے لیے آخرت میں فائدہ مند ہے۔

کس کے واسطے ہے جنت

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

(ترجمہ) "اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب زمین و آسمان آجائیں پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے"۔ (کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس آیت میں مسلمانوں کو جنت کی طرف بلایا گیا ہے کہ اے مسلمانو! بھاگو اپنے

رب کی مغفرت اور جنت کی طرف۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت ان کے لیے ہے جو پرہیز گار ہیں، فرمانبردار ہیں اور گناہوں سے دور بھاگنے والے ہیں۔ اعمال جنت کی قیمت نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بندہ نیک کام کرتا ہے وہ اس کو جنت سے نوازتا ہے۔

اللہ عزوجل کی پکار کیا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ط

(ترجمہ) اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے۔

(القرآن الجید، پارہ 11، سورۃ نمبر 10 (یونس) آیت نمبر 25)

(کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''دارالسلام'' سے مراد ''جنت'' ہے۔ (صفۃ الجنۃ، از ابو نعیم، اصبہانی، صفحہ نمبر 35)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک سردار نے ایک گھر بنایا، ایک دسترخوان لگایا اور ایک داعی (بلانے والے) کو بھیجا۔ تو جس نے اس داعی کو لبیک کہا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھایا اور سردار کو راضی کیا۔ بے شک سردار اللہ تعالیٰ ہے، گھر اسلام ہے، دسترخوان جنت ہے اور داعی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں''۔

(تفسیر در منثور، جلد 3، عربی صفحہ 305) (تہذیب تاریخ دمشق، جلد 1، عربی صفحہ 275)

(صفۃ الجنۃ، از ابو نعیم اصبہانی، حدیث نمبر 31)

ایمان والوں کے واسطے کیا انعام ہے؟

1- حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مجلس میں جنت کی تعریف فرمائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے آخر میں فرمایا:

''جنت میں وہ کچھ ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا ہے''۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o

(ترجمہ) ''ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں، خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں o تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے (جو کہ) صلہ (ہے) ان کے کاموں کا''۔

(القرآن المجید، پارہ 21، سورۃ نمبر 32 (السجدہ) آیت 16-17) (کنز الایمان، اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالی) (صحیح المسلم، حدیث نمبر 2825) (المسند الاحمد، جلد 2، صفحہ 438) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 3292) (ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 109) (المشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر 5212) (صحیح الحاکم، جلد 2، صفحہ 413) (تفسیر درمنثور، جلد 5، صفحہ 176) (تفسیر ابن کثیر، جلد 6، صفحہ 367) (مجمع الزوائد جلد 10، صفحہ 416)

اس آیت میں مسلمانوں کو اعمال صالحہ کے ساتھ جنت کے حصول کی ترغیب دی

گئی ہے۔خصوصاً ان لوگوں کے لیے جنت کے بڑے بڑے انعامات بیان کئے گئے ہیں جو تہجد گزار ہیں اور اللہ کی عبادت وذکر میں رات بھر جاگتے رہتے ہیں۔

حدیث قدسی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا تک نہیں، کسی کان نے سنا تک نہیں اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک بھی نہیں آیا"۔

(صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلھا، جلد2، عربی صفحہ 378، حدیث نمبر 2825 السنن الترمذی، حدیث نمبر 3292) (مسند احمد جلد 2، صفحہ 438) بدور السافرہ، صفحہ 477) (العاقبہ صفحہ 313) (شرح السنہ، جلد 15، صفحہ 209) (طبرانی کبیر حدیث نمبر 6002-6003)(صحیح حاکم، جلد 2، صفحہ 413)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو یہ آیت پوری پڑھ لو۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ

(ترجمہ) تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے"۔

(القرآن الجید، پارہ 21، سورۃ نمبر 32 (السجدہ) آیت نمبر 17) کنز الایمان، اعلحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) اس عظیم نعمت کے کتنے اسماء ہیں۔

جنت کے نام

جنت کے وہ نام جو قرآنِ مجید کی آیاتِ کریمہ میں وارد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام	معنی	حوالہ
1	دار السلام	گوشہ امن وسلامتی	سورۃ انعام آیت 127
2	دار الخلد	ہمیشہ رہنے کا مسکن	سورۃ سجدہ آیت 28

Marfat.com

3-	دار المقامة	دلنشین محل	سورۃ فاطر آیت 35
4-	دارا الآخرة	آخرت کا گھر	سورۃ عنکبوت آیت 64
5-	مقام امین	گہوارۂ امن و عافیت	سورۃ دخان آیت 51
6-	مقعد صدق	مقام عزت وآبرو	سورۃ قمر آیت 55
7-	جنة الماوی	بہت عمدہ جنت	سورۃ نجم آیت 15
8-	جنات عدن	سدابہار جنت	سورۃ صف آیت 12
9-	جنات النعیم	نعمتوں سے لبریز باغ	سورۃ لقمان آیت 18
10-	جنات الفردوس	سب سے اعلیٰ جنت	سورۃ کہف آیت 107

جنت کتنی بڑی ہوگی؟

جنت کی وسعت کا حقیقی ادراک نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ جنت ایک خوبصورت اور حسین مملکت ہے جو اس کرۂ ارض کے مقابلے میں اربوں، کھربوں گنا زیادہ وسیع و عریض ہے۔ جنت کا ایک چھوٹا سا جزیرہ بھی اس کرۂ ارض سے سینکڑوں گنا زیادہ وسیع و کشادہ ہوگا۔

جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے ادنیٰ ترین جنتی کو جو جاگیر عطا کی جائے گی وہ بھی اس پوری دنیا سے دس گنا بڑی ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سب سے آخر میں دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو میں پہچانتا ہوں۔ وہ شخص اپنے سرینوں کو گھسیٹتا ہوا جنت میں داخل ہوگا تو دیکھے گا کہ لوگ اپنی اپنی جگہ آباد ہو چکے ہیں۔ اس سے پوچھا جائے گا۔

"تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم جہنم میں تھے؟"

وہ عرض کرے گا۔ ''جی ہاں یاد ہے''۔
پھر کہا جائے گا! ''تمہیں جنت میں جتنی جاگیر چاہیئے، اس کی خواہش کرو؟''
وہ شخص اپنی خواہش کرے گا۔ پھر کہا جائے گا۔
تیری خواہش کے مطابق جنت میں جگہ ہے اور کرۂ ارض سے بڑی جاگیر مزید تمہارے نام ''الاٹ'' کی جاتی ہے''۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب الشفاعۃ، جلد 1، صفحہ 105) (فتح الباری شرح بخاری، جلد 11، صفحہ 418، 419) (البدور السافرۃ، حدیث نمبر 1642) (ابو عوانہ، جلد 1، صفحہ 165-166) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2595) (السنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 4339) (حادی الارواح، صفحہ 472) (ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 119-120) (کتاب التوحید، ابن خزیمہ، صفحہ 317) (مسند امام احمد، جلد 1 صفحہ 378) (زہد وھناد، صفحہ 207) (البعث والنشور، صفحہ 103) تذکرۃ القرطبی جلد 2، صفحہ 425) (الاسماء والصفات، صفحہ 221) (شعب الایمان، صفحہ 319) (وصف الفردوس، صفحہ 47)۔

اللہ کا فرمان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝

(ترجمہ) ''اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں، پرہیز گاروں کے لیے تیار کر رکھی ہے''۔

(القرآن المجید، پارہ 4، سورۃ نمبر 3 (آل عمران) آیت نمبر 133) (کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

کیا کوئی جنت کی مکمل تفصیل جان سکتا ہے

سو فیصد صحیح بات یہ ہے کہ جنت کی پوری تفصیل اور اس کے حالات کو ہم اپنے ادراک میں محفوظ نہیں کر سکتے اور نہ ہی یہ ہمارے بس کی بات ہے۔ عقل انسانی بڑی محدود اور جنت ہر اعتبار سے لامحدود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں، نبیوں، صدیقوں، متقیوں اور نیکو کار لوگوں کو نوازنے کے لیے کئی بڑی جنتوں کا اہتمام فرمایا ہے۔ اس کا کامل تصور تو ہمارے ذہن نہیں کر سکتے البتہ عقل انسانی میں سے بڑی اور وسیع ''کائنات'' کا جو تصور ازل سے آج تک موجود ہے وہ ہے ''زمین و آسمان'' کی کشادگی و وسعت کا تصور۔ اس سے بڑی چیز انسانی عقل و فہم میں سما ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں انسان کے تصور کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''تیرے لیے سب سے زیادہ وسیع ترین چیز آسمان اور زمین ہے لیکن جنت جو متقین اور نیک کاروں کے لیے تیار کی گئی ہے، اس کی وسعت آسمان زمین سے کئی درجے زیادہ ہے''۔

اس آیت میں صرف جنت کی وسعت بیان ہوئی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ''جنّات'' کا لفظ بھی استعمال فرماتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک جنت ساری زمینوں اور آسمانوں سے بڑی ہے تو ساری جنتوں کا کیا عالم ہوگا؟ یہ تو انسان کے فہم و ادراک اور عقل سے بڑھ کر ہے اور جنت کی وسعت کا تصور ناممکن نہیں لیکن عالم حاضر میں اس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

سَابِقُوْۤا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

(ترجمہ) بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ، تیار ہوئی ہے ان کے لیے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 57 (الحدید) آیت نمبر 21)
(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

تعارف ارض جنت

جنت کی زمین کے حقیقی اوصاف کا ادراک تو ممکن ہی نہیں البتہ احادیثِ صحیحہ کے مطابق اس کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ زعفرانی رنگ انتہائی دلکشی کا حامل ہوتا ہے اور کستوری سے بہتر کوئی خوشبو نہیں ہوتی۔ جاذبِ نظر اور معطر ہونے کے ساتھ ساتھ یہ مٹی عمدگی اور کوالٹی میں بھی اتنی اعلیٰ ہے کہ مشرق و مغرب شمال و جنوب، عرب و عجم بلکہ پوری دنیا کی دولت صرف ایک گز قطعہ جنت کی قیمت نہیں بن سکتی۔

جنت کی قیمت کیا ہے

1- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"موضع سوطٍ فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها"۔

(ترجمہ) جنت میں ایک چھڑی کے برابر جگہ پوری دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے"۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، جلد 1، صفحہ 461) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2527) (مسند احمد، جلد 1، صفحہ 169-171) (کتاب الزہد ابن مبارک، صفحہ 416) (شرح السنۃ، حدیث نمبر 4377) حادی الارواح، حدیث نمبر 354) (نہایہ ابن کثیر، جلد 2، صفحہ 442) (صفۃ الجنۃ، از ابن ابی الدنیا، صفحہ 282)، (صفۃ الجنۃ از ابونعیم

اصبہانی، حصہ دوم، صفحہ 115) (مشکوۃ شریف، حدیث نمبر 5637) (اتحاف السادۃ، جلد 10، صفحہ 543) (الترغیب والترھیب، جلد 4، صفحہ 558) (تفسیر درمنثور، جلد 1 صفحہ 37) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 3292) (السنن الدارمی، حدیث نمبر 2823) (مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 482، 438) (مسند ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر 15821) (مسند ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 101) (مسند ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر 10867) (مسند ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 122) (صحیح حاکم، جلد 2، صفحہ 299) (شرح السنۃ، جلد 15، صفحہ 209، حدیث نمبر 4372) (مصنف عبدالرزاق، جلد 11 صفحہ 421) (تاریخ واسط، صفحہ 143) (البخاری، حدیث نمبر 2892۔ 3250۔ 6415) (الکنی دولابی، جلد 2 صفحہ 103) (صحیح مسلم، حدیث نمبر 1881) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 1648) (ابن ماجہ، حدیث نمبر 4330) (مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 434-433) (مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 330-337-338-339) (مسند حمیدی، حدیث نمبر 930) (شرح السنۃ، جلد 10 صفحہ 351، حدیث نمبر 2615) (طبرانی کبیر، حدیث نمبر 5917، 5959، 5716، 5748، 5753، 5778، 5835، 5836، 5858، 5861، 5886) (سنن سعید بن منصور، حدیث نمبر 2378) (معجم شیوخ ابن جمیع میداوی، حدیث نمبر 272) (السنن انسائی، جلد 6، صفحہ 5) (ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 284) (مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 335) (صفۃ الجنۃ للمقدسی، جلد 3، صفحہ 80) (زوائد ابن حبان، حدیث نمبر 2629) (تاریخ جرجان، صفحہ 146) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 415) (حلیۃ الاولیاء، جلد 4، صفحہ 108) (فیض القدیر، جلد 5، صفحہ 266) (التاریخ الکبیر للبخاری، جلد 2، صفحہ 291) (صفۃ الجنۃ، صفحہ نمبر 53، 154، 55، 56) (الا ان ھذا التخریج کلہ من ھامش صفۃ الجنۃ لابی نعیم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ) (ابن ماجہ جلد 2 صفحہ 598)

ارض الجنت کی ایک قسم

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"الجنة لبنة من ذهب و لبنة من فضةٍ ترابهَا الزّعفران وطينها المِسكُ".

(ترجمہ) جنت کی تعمیر ایک سونے کی اینٹ اور ایک چاندی کی اینٹ لگا کر کی گئی ہے۔اس کی مٹی زعفران کی ہے اور سیمنٹ کستوری کا۔

(المسند احمد، جلد 2، صفحہ 305-445) (مسند بزار، حدیث نمبر 3509) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2526) السنن الدارمی جلد 2، صفحہ 333 (حاوی الارواح، صفحہ 184)

دوسری قسم

(3) حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ادخلت الجنة فاذا فيها جنابد اللؤلؤ وَاذا تُرابها المسك"۔

(ترجمہ) میں جنت میں داخل ہوا تو ان میں خوبصورت اور چمکدار موتیوں کے گنبد تھے اور جنت کی زمین کستوری کی تھی"۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، صفحہ 163) (حاوی الارواح، صفحہ 184) (صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ 349) (مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 144)

تیسری قسم

(4) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"درمكنة بَيضاءُ مسكٌ خالصٌ"

(ترجمہ) "جنت کی مٹی نرم، ملائم، سفید، روشن اور خالص کستوری کی ہے"۔

(صحیح المسلم، کتاب الفتن، حدیث نمبر 1928) (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 96، حدیث نمبر 15803 (البدور السافرۃ، حدیث نمبر 1772)

چوتھی قسم

(5) حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جنت کی زمین چاندی کی ہے"۔

Marfat.com

(صفۃ الجنۃ، از ابونعیم اصبہانی، صفحہ 52) (ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 95) (ابن مبارک، حدیث نمبر 229) (بیہقی حدیث نمبر 286) (تفسیر درمنثور، جلد 6، صفحہ 300 تفسیر حضرت مجاہد، جلد 2، صفحہ 712)

پانچویں قسم

(6) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں موتی کا ایک قبہ تھا اور اس کی مٹی کستوری کی تھی''۔ (صفۃ الجنۃ، از ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 158)

چھٹی قسم

(7) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ابن صیاد سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

''جنت کی مٹی مشک خالص اور سفید میدے کی طرح ہے''۔

(صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 159) (صحیح المسلم، کتاب الفتن، حدیث نمبر 1928) (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 96، حدیث نمبر 5803) (البدور السافرۃ، حدیث نمبر 1772)

ساتویں قسم

(8) حضرت مغیث بن سمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ''جنت کی مٹی کستوری اور زعفران کی ہے''۔ (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 163)

آٹھویں قسم

(9) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھ کو جبرائیل نے خبر دی ہے کہ جنت کی زمین خالص سونے کی ہے''۔

(صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 152)

کیا جنت میں نہریں ہوں گی؟

(1) حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''جنت کی نہریں زمین کو چیرنے کے بغیر ہی چلتی ہیں''۔

(صفۃ الجنۃ، از امام ابو نعیم اصبہانی، حدیث نمبر 316) (حلیۃ ابو نعیم، جلد 6، صفحہ 205) (البدور السافرۃ، حدیث نمبر 1914) (حادی الارواح، صفحہ 242) (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا، حدیث نمبر 68) (نہایۃ جلد 2، صفحہ 399) (ترغیب وترھیب، جلد 4، صفحہ 518) (تفسیر ابن کثیر، جلد 4 صفحہ 176) (تفسیر درمنثور، جلد 1، صفحہ 38)۔

(2) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''جنت کی زمین ہموار ہے، اس کی نہریں اس کی زمین کو چیر کر نہیں چلتیں''۔

(الحادی الارواح، صفحہ 174) (صفۃ الجنۃ، از امام ابو نعیم اصبہانی، حدیث نمبر 316) (حلیۃ ابو نعیم، جلد 6 صفحہ 205) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1914) (حاوی الارواح، صفحہ 242) صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا، حدیث نمبر 68) (نہایۃ، جلد 2 صفحہ 399) (ترغیب وترھیب، جلد 4 صفحہ 518)۔

(3) حضرت زمیل بن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا!

''کیا جنت کی نہریں کھودی ہوئی ہیں (وہ زمین کو چیر کر بنائی گئی ہیں)؟''

تو انہوں نے فرمایا:

''نہیں، بلکہ وہ زمین کے اوپر چلتی ہیں۔ دونوں طرف سے اپنی جگہ کے اندر اندر۔ ان کا پانی (اپنی مقررہ حد سے بڑھ کر) نہ دائیں جاتا ہے اور نہ ہی بائیں''۔

(صفۃ الجنۃ، امام ابو نعیم اصبہانی، حدیث نمبر 318) (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا، حدیث نمبر 68) (نہایہ، جلد 2، صفحہ 399) (ترغیب وترھیب، جلد 4، صفحہ 518) (تفسیر ابن کثیر، جلد 4، صفحہ 176) تفسیر درمنثور، جلد 1، صفحہ 38)

(4) حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’جنت کی زمین برابر ہے اور اس کی نہریں زمین کھود کر نہیں چلائی گئیں‘‘۔

(صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 319)

جنت کیسے تعمیر ہوئی؟

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’جنت کی چار دیواری کو ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی کی لگا کر تعمیر کیا گیا ہے‘‘۔

(رحلۃ الخلود، صفحہ 246) (زیارات زاھد ابن المبارک صفحہ 72) (مصنف عبدالرزاق، جلد 11، صفحہ 416)۔

جنت کے پل کتنے ہیں؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جنت کے اردگرد سات فصلیں اور آٹھ پل ہیں، جنہوں نے تمام جنت کو گھیرنے میں لے رکھا ہے۔ سب سے پہلے چار دیواری چاندی کی ہے، دوسری سونے کی، تیسری سونے اور چاندی دونوں سے ملی ہوئی، چوتھی لولو کی، پانچویں یاقوت کی چھٹی زبرجد کی اور ساتویں ایسے نور کی ہے جو چمک رہا ہے۔ ان تمام چار دیواریوں میں سے ہر ایک کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے‘‘۔

جنت کی دیواریں

(3) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ عزوجل احاط الجنۃ لبنۃ من ذھب و لبنۃ من فضۃٍ"۔

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کی چار دیواری ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی کی لگا کر بنائی ہے۔

(المسند احمد، جلد 2، صفحہ 305-445) (مسند بزار، حدیث نمبر 3509) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2526) (السنن الدارمی، جلد 2، صفحہ 333) (حادی الارواح، صفحہ 184)

جنتیوں کی عمریں کتنی ہوں گی؟

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور دینِ اسلام کی حقانیت کو دل و جان سے تسلیم کیا اور اپنی ساری زندگی مالک ارض و سماء کے احکام، اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے اور اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق بسر کی۔ ان وفا شعار بندوں کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انعام کے طور پر جنت تیار فرما رکھی ہے۔

جب یہ خوش نصیب مرد و عورت ساقی کوثر شافع محشر حضرت محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر قیادت لواء الحمد کے زیرِ سایہ اپنی منزل یعنی جنت کی طرف رواں دواں ہوں گے تو ان کے قد کاٹھ اور ابھرتی ہوئی جوانی میں قدرت کا حسین شاہکار نظر آئے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص بھی جنت میں جائے گا اس کا قد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ (تقریباً نوے فٹ) لمبا ہوگا۔ شروع میں تمام انسانوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے بعد میں آہستہ آہستہ گھٹتے گئے یہاں تک کہ موجودہ حالت پر آ گئے"۔

Marfat.com

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، حدیث نمبر 3326) (صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا جلد 2، عربی صفحہ 380) (حاوی الارواح، صفحہ نمبر 202) (مسند احمد، جلد 2 وصفحہ 315) (مصنف عبدالرزاق، جلد 10، صفحہ 384، حدیث نمبر 19435)

جنتیوں کی اس لمبائی کی مناسبت سے ان کے جسم بھی چوڑے چکلے ہوں گے اور بھرپور جوانی ہوگی۔ چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب اہلِ جنت' جنت کی طرف جائیں گے تو ان کے جسم بالوں سے صاف ہوں گے، مسیں بھیگ رہی ہوں گی مگر داڑھی نہ نکلی ہوگی۔ جسم گورے چٹے، آنکھیں سرمگیں اور عمریں تیس (30) یا تینتیس (33) سال ہوں گی''۔

(المسند امام احمد، جلد 2، عربی صفحہ 295) (المسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 243) (السنن الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، للمقدسی، جلد 3، حصہ اول، صفحہ 79) (ابن مبارک، حدیث نمبر 432) (حاوی الارواح، صفحہ 202) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 2166)

جنتیوں کے چہرے حسن و دلکشی کی وجہ سے چاند ستاروں کی طرح چمک دمک رہے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں جانے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکیں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکدار، خوبصورت ستاروں کی مانند چمک دمک رہے ہوں گے۔ یہ جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوک پھینکیں گے نہ ناک کی غلاظت، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری کا۔ ان کی انگیٹھیاں ''اگر'' کی ہوں گی اور ان کی بیویاں حوریں۔ ان کے اخلاق ایک ہی آدمی کے خلق جیسے ہوں گے اور ان کی صورت اپنے والد محترم حضرت آدم

علیہ السلام کی صورت پر ہوں گی"۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر 3327) (صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، جلد 2، عربی صفحہ 379، حدیث نمبر 2834) (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 109) (وائل ابن ابی عاصم، حدیث نمبر 59) (السنن ابن ماجہ حدیث نمبر 5333) (المسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 253، حدیث نمبر 7429) (فوائد منتخبہ، خطیب بغدادی، جلد 2، صفحہ 8) (اخبار اصفھان ابونعیم اصبہانی، جلد 1، صفحہ 300-301) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 240) (البعث والنشور، حدیث نمبر 449) (زہد ابن مبارک، حدیث نمبر 1476)۔

جب یہ جنتی کارواں اپنی منزل پر پہنچ جائے گا تو امیرِ کارواں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر دستک دیں گے اور جنت کا دربان عرض کرے گا!

"کون۔؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (اکیلا نہیں) بلکہ امت کو بھی ساتھ لایا ہوں۔ یہ سنتے ہی فوراً دروازے کھل جائیں گے۔ فرشتے استقبال کے لیے آگے بڑھیں گے اور کاروانِ صدق وصفا کو سلامی دیتے ہوئے اہلاً وسہلاً مرحبا اور خوش آمدید کہیں گے۔ قرآن مجید میں اس منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝

(ترجمہ) اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے (کے

لیے)

(القرآن المجید، پارہ 24، سورۃ نمبر 39) (الزمر)، آیت نمبر 73)
(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

ابواب جنت

1- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک جنت کے دروازے کی درمیانی مسافت ایسے ہے جیسا کہ مکہ مکرمہ سے ہجر یا جیسا کہ ہجر سے مکہ مکرمہ''۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، جلد 1، صفحہ 111) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم حصہ اول، باب 33، حدیث نمبر 176)

نوٹ: ہجر بحرین کا ایک شہر ہے جو کہ سمندر کے کنارے واقع ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے بہت دور ہے۔ ان دونوں شہروں کے درمیان تقریباً 1160 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھانے کے لیے مثالاً فرمایا! ہجر بہت دور ہے اور مکہ و ہجر کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ اسی طرح جنت کے دروازوں کی ایک چوکھٹ سے لے کر دوسری چوکھٹ تک بہت زیادہ فاصلہ ہے۔

ابواب جنت کا فاصلہ

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنت کے دروازوں کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کے سفر کے برابر ہے''۔

(صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حصہ اول، باب 33 حدیث نمبر 177) (کنز العمال،

Marfat.com

حدیث نمبر 10196) (امالی الشجری، جلد 2، صفحہ 111) (اتحاف السادۃ، جلد 8، صفحہ 526) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 198) (زوائد زہد ابن مبارک للمروزی، جلد 1، صفحہ 535) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1765) (وصف الفردوس، حدیث نمبر 17) (مطالب عالیہ، حدیث نمبر 3240) (المسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 3) (حاوی الارواح، صفحہ 89) (مجمع الزوائد جلد 10، صفحہ 397) (صفۃ الجنۃ، از امام ابن کثیر، صفحہ 32) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 178) (حلیۃ الاولیاء، جلد 6، صفحہ 205) (منتخب عبد بن حمید، حدیث نمبر 411) (بدور السافرہ حدیث نمبر 1762) (موارد والضمآن، حدیث نمبر 2618) (البعث، از ابن داؤد، حدیث نمبر 61) (کامل ابن عدی، جلد 2 وصفحہ 500) (تفسیر درمنثور، جلد 5، صفحہ 343) (اتحاف السادہ جلد 10، صفحہ 527)۔

آٹھ دروازے

جنت کے بڑے بڑے آٹھ دروازے ہوں گے، ہر دروازے کے درمیان جو چوڑائی ہوگی اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"للجنة ثمانية ابوابٌ سبعٌ مغلقةٌ و باب مفتوحة للتوبه حتّٰى تطلع الشمس من زحوِهٖ" .

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات بند ہیں اور ایک توبہ والوں کے لیے کھلا ہے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (تو پھر وہ بھی بند کر دیا جائے گا)۔

(المسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 185) (کنز العمال، جلد 14 صفحہ نمبر 546) (البعث، از ابن ابوداؤد، حدیث نمبر 6) (زہد ابن مبارک، حدیث نمبر 7) (طیالسی، حدیث نمبر 2041) (ابن حبان، حدیث نمبر 1614) (دارمی، حدیث نمبر 2416) (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا، صفحہ 72) (اتحاف السادہ، جلد 10، صفحہ 525) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 89) (حاوی للفتاوی، جلد 2 وصفحہ 189) (تفسیر درمنثور، جلد 5، حدیث نمبر 342) (البدور السافرہ صفحہ 492) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ

198) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 169)۔

(4) حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لِلْجَنَّۃ ثمانیۃ ابواب وجھنم سبعۃ ابواب"

(ترجمہ) جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔

(المسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 185) (کنز العمال جلد 14، صفحہ نمبر 546) (البعث، از ابن ابوداؤد، حدیث نمبر 6) (زہد ابن مبارک، حدیث نمبر 7) (طیالسی، حدیث نمبر 2041) (ابن حبان، حدیث نمبر 1614) (دارمی، حدیث نمبر 2416) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی حصہ 2، صفحہ 16) (طبرانی کبیر، جلد 17، صفحہ 126) (سنن بیہقی، جلد 9، صفحہ 124) (صحیح للحاکم، جلد 4 صفحہ 261) (صفۃ الجنۃ ابی الدنیا، صفحہ 72) (اتحاف السادہ، جلد 10، صفحہ 525) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 89) (حاوی للفتاویٰ، جلد 2، صفحہ 189) (تفسیر در منثور، جلد 5، حدیث نمبر 342) (البدور السافرہ، صفحہ 492) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 198) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 169)۔

تمام ابواب سے پکار

(5) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے دو قسم کے نیک کاموں کی پابندی کی اسے جنت کے ہر دروازے سے داخلہ کی دعوت دی جائے گی۔ (اور ہر دروازہ یا اس کا دربان یہ پکارے گا) اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہت اچھا ہے۔

1- نماز کی پابندی کرنے والے کو "باب الصلوٰۃ" سے دعوت ملے گی۔

2- مجاہدین کو "باب الجہاد" سے داخل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔

3- روزے داروں کو "باب الریان" سے آواز آئے گی۔

4- صدقہ دینے والوں کو ''باب الصدقہ'' سے بلایا جائے گا۔
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا!
''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہو گا جسے ان تمام دروازوں سے داخل ہونے کی دعوت ملے گی۔؟''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''ہاں! مجھے یقین ہے کہ تمہارا شمار انہی خوش نصیبوں میں ہو گا۔ (جن کو تمام دروازے پکار پکار کر کہیں گے اے اللہ کے بندے! مجھ سے گزر)''۔
(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اثبات الشطاعۃ جلد 1، صفحہ 254) (صحیح المسلم، کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر 1027) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 3674) (المسند امام احمد، جلد 2 و صفحہ 268) (صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر 2480) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1730) (تذکرۃ القرطبی و صفحہ 489) (صفۃ الجنۃ، ابن کثیر، صفحہ 29) (صفۃ الجنۃ، ابن ابی الدنیا، حدیث نمبر 73) (حادی الارواح، صفحہ 86) (البعث و النشور، حدیث نمبر 146-147) (احیاء العلوم، حدیث نمبر 569)

جنت کے تمام دروازوں سے ہر صاحب ایمان گزر سکتا ہے بشرطیکہ وہ ایسے نیک اور اچھے کام کرے جن کی بدولت وہ ان دروازوں سے گزرنے کا مستحق بن سکتا ہو۔
اے ہمارے اللہ! ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں داخل فرما اور خوب عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

کیفیت شجر و ثمر

1- جنت کے درخت انتہائی خوبصورت، گھنے، سرسبز، خوبصورت اور طویل و عریض قامت والے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''جنت کے ایک درخت کے سائے میں اگر گھوڑا سوار شخص سو برس تک

چلتا رہے تب بھی اسے عبور نہیں کر سکے گا"۔

اگر تم قرآن سے یہ بات سمجھنا چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

"وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ o" (ترجمہ) اور ہمیشہ کے سائے۔

القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 56 (الواقعہ) آیت 30) (کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) (مشکوٰۃ شریف، حدیث نمبر 5615) (فتح الباری، جلد 8، صفحہ 628) (المسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 455) (السنن الدارمی، جلد 2، صفحہ نمبر 338) (السنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 4335) (طبرانی کبیر، جلد 6، صفحہ 227) (الترغیب والترہیب جلد 4، صفحہ 519) (حلیۃ الاولیاء، جلد 9، صفحہ نمبر 30) (شرح السنۃ، جلد 15، صفحہ 207) (صفۃ الجنۃ، از ابن کثیر، صفحہ 73) (مسند عبدالرزاق، حدیث نمبر 20876-20877) (مسند حمیدی، حدیث نمبر 1138) (حادی الارواح صفحہ 222) (زوائد زہد ابن مبارک، حدیث نمبر 266)۔

(2) ان حسین درختوں اور پودوں کا یہ عالم ہوگا کہ یہ اس قدر سرسبز اور شاداب ہوں گے گویا کہ رنگت سیاہی مائل نظر آئے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"مُدْهَآمَّتٰنِ o" (ترجمہ): نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہے۔

(القرآن المجید، پارہ 27' سورۃ نمبر 5 (الرحمٰن) آیت 64)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

(3) ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

"ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ o" (ترجمہ) "بہت سے ڈالوں والیاں"۔

(القرآن المجید، پارہ 27 سورۃ نمبر 55 (الرحمٰن) آیت 48)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

(4) ان دل فریب، خوبصورت، سرسبز، شاداب، جمیل اور طویل وعریض درختوں کے تنے خالص سونے کے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنت میں کوئی بھی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو"۔

(السنن الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ عن رسول اللہ، باب ماجاء فی صفۃ شجر الجنۃ، جلد 2، عربی صفحہ 75، حدیث نمبر 2525) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1850) (صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ نمبر 250)۔

(5) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی دلکشی بیان کرتے ہوئے فرمایا!

''جنت کی کھجوروں کے تنے سبز زمرد کے ہوں گے اور ٹہنیوں کی جڑیں سرخ سونے کی ہوں گی۔ جنتیوں کے لباس اور جبے بھی اسی سے تیار کئے جائیں گے۔ ان کھجوروں کا پھل مٹکے یا ڈول کے برابر ہوگا جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا و شیریں اور مکھن سے زیادہ نرم و ملائم ہو گا''۔

(صحیح الحاکم، جلد 2، صفحہ 475، وقال صحیح علی شرط امام مسلم، واقرہ الذھبی) (الترغیب و الترہیب، جلد 4 صفحہ 523) (صفۃ الجنۃ، ابی الدنیا، حدیث نمبر 50) (زہد ابن مبارک، حدیث نمبر 1488) (کتاب العظمۃ، حدیث نمبر 576) (تفسیر در منثور، جلد 6، صفحہ 150) (حادی الارواح صفحہ 224) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1851)۔

(6) جنت میں ہر موسم کے پھل ایک ہی وقت میں دستیاب ہوں گے اور انہیں حاصل کرنے کے لیے تگ ودو کی ضرورت نہیں ہوگی کہ آپ پیسے دے کر لیں یا پھر اگر آپ کا باغ ہے بھی تو اسے پانی لگانے، کھاد ڈالنے اور حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ پھل اتارنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جنت میں ایسا حساب نہیں ہوگا بلکہ جوں ہی اہلِ جنت کے دل میں خیال آئے گا اور وہ کسی پھل کو کھانے کا ارادہ کریں گے تو وہ درخت خود بخود ان کے سامنے اپنے پھل اور ٹہنیاں جھکا دے گا اور جنتی اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے غرض جب چاہیں گے جس حالت میں چاہیں گے ان درختوں سے پھل حاصل کرسکیں گے۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا۝

(ترجمہ) ”اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے“۔

(القرآن المجید، پارہ 29، سورۃ نمبر 76، (الدھر) آیت نمبر 14)
(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

(7) ان شیریں خوش ذائقہ پھلوں میں سے کسی پھل کا ایک خوشہ اگر دنیا میں آ جائے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوقات کے کھانے سے بھی کبھی ختم نہ ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے سامنے جنت، اس کے پھل، پھول، سرسبزی و شادابی اور اس کی ساری نعمتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ان میں سے ایک خوشہ تمہارے لیے لینا چاہا لیکن روک دیا گیا۔ اگر میں تمہارے لیے وہ خوشہ لے لیتا تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق اسے کھاتی لیکن وہ کبھی بھی ختم نہ ہوتا“۔

(البدایہ والنھایہ، جلد 2، عربی صفحہ 367)

جنت کی یہ ان دیکھی نعمتیں اہلِ ایمان کے لیے باعث تعجب نہیں ہیں۔ ساری دنیا گزشتہ تقریباً چار ہزار سال سے خانہ کعبہ کے پہلو میں زمزم کے کنویں کو مسلسل بہتا دیکھ رہی ہے۔ جس سے ساری دنیا کے مسلمان مستفید ہوتے ہیں۔ ہر سال رمضان المبارک کے موقع پر اور حج بیت اللہ کے موسم میں لاکھوں اسلام کے سپاہی اپنی آنکھوں سے اس منظر کا نظارہ کرتے ہیں۔ اس نعمت کو وہاں جی بھر کے استعمال کرتے ہیں اور واپسی کے وقت اپنے اپنے ملکوں اور شہروں میں بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ لیکن کبھی اس کا پانی ختم نہیں ہوا اور انشاء اللہ! قیامت تک یہ چشمہ جاری و ساری رہے گا۔ یہ تو دنیا کی نعمت ہے نہ کہ جنت کی۔ یہ دنیا کی نعمت اتنا عرصہ بغیر گھٹے مٹے رہ سکتی ہے تو پھر جنت کی نعمتوں کا کیا عالم ہوگا۔؟

نہروں کا تصور

باغوں کے ساتھ ساتھ نہروں کا تصور بھی فطری عمل ہے۔ باغ کی خوبصورتی اس وقت تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی جب تک اس میں نہر نہ ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی بنائی ہوئی دلکش، حسین اور انتہائی خوبصورت جنت میں بھی بل کھاتی، دل موہ لینے والی نہریں رواں دواں ہوں گی۔ جنت کی یہ اعلیٰ نہریں اعلیٰ ترین جنت یعنی جنت الفردوس سے نکلیں گی۔

کیا مانگنا چاہئے؟

(1) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم جب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے (جنت) مانگو تو (جنت الفردوس) ہی مانگو۔ کیونکہ وہ سب سے اعلیٰ اور بہترین جنت ہے۔ اس کے اوپر اللہ رحمٰن ورحیم کا عرشِ معلیٰ ہے اور جنت کی تمام نہریں بھی اسی جنت الفردوس سے ہی جاری ہوتی ہیں''۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاہدین، جلد 1، عربی صفحہ 391) (السنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 4331) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2531) (بزار، جلد 4، صفحہ 191) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 398) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حصہ سوم، باب نمبر 67، حدیث نمبر 301) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1696) (البعث و النشور، حدیث نمبر 247)۔

(2) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فردوس جنت کا اعلیٰ درجہ ہے، اس کے اوپر رحمٰن ورحیم کا عرش ہے اور

اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں"۔

(صفۃ الجنۃ لابونعیم، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 302)

(3) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب مجھے معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو نہریں پوشیدہ اور دو نہریں ظاہر"۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا!

"یہ کیا ہیں؟" انہوں نے جواباً عرض کیا!

"یہ باطنی نہریں جنت کی نہریں ہیں اور ظاہری نہریں دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں جو دنیا میں جاری ہیں"۔

(صحیح البخاری، کتاب الشربہ، باب اللبن، حدیث نمبر 5610) (صحیح المسلم، حدیث نمبر 164) (ابن ابی شیبہ، جلد 14، صفحہ نمبر 305) (السنن النسائی، جلد 1، صفحہ 223-217) (تحفۃ الاشراف، جلد 8، صفحہ 346) (المسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 207-208-210) (تفسیر طبری، جلد 11، صفحہ 17-53) (طبرانی کبیر، جلد 19 صفحہ 270) (صفۃ الجنۃ از ابونعیم، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 303) (صحیح ابن حبان، حدیث نمبر 48) (صحیح حاکم، جلد 1، صفحہ 81) (صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر 301) (کنز العمال، حدیث نمبر 31846) (وصف الفردوس، صفحہ 26، حدیث نمبر 70) (شرح السنۃ، جلد 13، صفحہ 336-341) (تفسیر بغوی، جلد 3، صفحہ 128) (مسند ابی عوانہ، جلد 1، صفحہ 116) (دلائل النبوۃ از امام بیہقی، جلد 1، صفحہ 123-126-127) (التبصرہ ابن الجوزی، جلد 2، صفحہ 36) (البعث والنشور، حدیث نمبر 181) (الاحادو الثانی فی الصحابہ از امام ابوعاصم، قلمی نسخہ، صفحہ 228-229) (تہذیب تاریخ دمشق، جلد 2، صفحہ 122) (السنن الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 360)۔

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"سیحان و جیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ"۔

(ترجمہ) جنت سے چار نہریں بہتی ہیں۔

1- فرات 2- نیل 3- سیحان 4- جیحان

(صحیح المسلم، کتاب صفۃ الجنۃ، باب فی الدنیا من انھار الجنۃ، حدیث نمبر 2839) (مسند امام احمد، جلد 2 صفحہ 289-440) (حادی الارواح، صفحہ 242) (البعث والنشور، حدیث نمبر 289) (مشکوۃ شریف، حدیث نمبر 5628) (تفسیر معالم التنزیل، از امام بغوی، جلد 6، صفحہ 177) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1917) (الطب النبوی، از امام ذھبی، حدیث نمبر 86) (تفسیر در منثور، جلد 1 صفحہ 37) (تفسیر قرطبی، جلد 13، صفحہ 104) (تفسیر قرطبی، جلد 16، صفحہ 237) (کنز العمال، حدیث نمبر 35340) (الاحکام النبویہ جلد 2، صفحہ 103) (صفۃ الجنۃ، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 304-305-306)۔

(5) حکیم بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل و بحر اللبن و بحر الخمر ثم تشقَّقُ الانھار بعد"

(ترجمہ) جنت میں پانی کا سمندر، دودھ کا سمندر، شہد کا سمندر اور پاک شراب کا سمندر ہے۔ پھر ان تمام سمندروں سے (بے شمار) نہریں نکلتی ہیں"۔

(مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 5) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2571) (السنن الدارمی، حدیث نمبر 2839) (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 249، حدیث نمبر 264) (البعث، از امام ابوداؤد، حدیث نمبر 71) (حادی الارواح، صفحہ 241) (حلیہ ابونعیم اصبہانی، جلد 6، صفحہ 204) (منتخب مسند عبد بن حمید، حدیث نمبر 410) (الاحاد والمثانی فی الصحابہ از امام ابی عاصم، حدیث نمبر 162) (کنز العمال، حدیث نمبر 39239) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1919) (کامل ابن عدی، جلد 2 صفحہ 500) (الترغیب و الترھیب، جلد 4، صفحہ 518، حدیث نمبر 7423) (صفۃ الجنۃ لابونعیم، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 308)

"انھار الجنۃِ لفجر من جبل مشك"۔

(ترجمہ) جنت کی نہریں ٹیلوں یا مشک کے پہاڑوں سے بہتی ہیں۔
(صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 249) (ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر 15938) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1911) (حادی الارواح، صفحہ 241) (تفسیر طبری، جزء 30، صفحہ 59) (زوائدزہد ابن مبارک، حدیث نمبر 1522) (البعث والنشور، حدیث نمبر 193) (مسند عبدالرزاق، جلد 11، صفحہ 416) (موارد الظمآن، صفحہ 652) (اتحاف السادۃ، جلد 10، صفحہ 532) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 517) (صفۃ الجنۃ لابو نعیم، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 314)

جنت میں ہزار ہا قسم کی نہریں ہوں گی بلکہ اتنی ہوں گی کہ ان کو گننا مشکل و ناممکن ہوگا۔ احادیثِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جنت کی پانچ خوبصورت اور مشہور نہروں کا بطور خاص ذکر ہوا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

1- نہر کوثر 2- نہر حیات 3- نہر لبن 4- نہر شراب 5- نہر شہد

1- نہر کوثر

(7) جنت میں موجود سونے چاندی کے کناروں، یاقوت و مرجان اور موتیوں کے سنگریزوں والی یہ خوبصورت اور بے مثال نہر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور تحفہ عطا فرمائی گئی۔ اس دلفریب نہر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الکوثر نهر فی الجنة حافتاه من ذهب و مجراه علی الدرو الیاقوت تربته اطیب من المشك وما تو احلی من العسل وابیض من الثلج ۔

(ترجمہ) ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ جس کے دونوں کنارے سونے کے اور اندرونی حصہ یاقوت اور موتیوں کا ہے۔ اس نہر کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار، پانی شہد سے زیادہ شیریں، برف سے زیادہ سفید اور

Marfat.com

شفاف ہے''۔

(الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 517) (السنن الترمذی ابواب التفسیر سورۃ الکوثر، جلد 2 عربی صفحہ 172) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حصہ 3، حدیث نمبر 177) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1916)

(2) نہر حیات

(8) آبِ حیات سے لبریز یہ نہر تیرنے وغیرہ کے لیے رواں ہے۔ اس رواں دواں نہر میں غوطہ زن ہونے سے ہر قسم کی آلائشیں ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی۔ اور اس نہر میں تیرنے والے لوگ حسن و جمال کا پیکر بن جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا جنت میں داخل فرما دے گا اور دوزخیوں کو جہنم میں ڈال دے گا۔ پھر (جہنمیوں کے لیے) جو چاہے گا حکم دے گا حتیٰ کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے اسے بھی آگ سے نکال لیا جائے گا۔

لوگ دوزخ سے اس حال میں نکلیں گے کہ ان کے جسم جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے، تب انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا اور وہ لوگ اس طرح ٹھیک ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کی جگہ پر بیج اگتا ہے''۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، جلد 1، عربی صفحہ 104)

(3) دودھ (4) شراب (5) شہد کی نہریں۔

(9) جنت کی نہروں میں صرف پانی ہی نہیں بلکہ دودھ، شراب اور شہد بھی بہے گا اور یہ نہریں ہمیشہ رواں دواں رہیں گی۔ یہ نہریں ایسی ہوں گی کہ ان کے ذائقے میں کبھی بھی فرق لاحق نہیں ہوگا۔ پانی کی نہر ایسی ہوگی کہ اس میں سے کبھی بھی بدبو نہیں

آئے گی۔ دودھ کی نہر ایسی ذائقے والی ہوگی کہ جنتی لوگ پیئے جائیں گے اور چھوڑنے کو دل نہیں کرے گا۔ اس کے باوجود اس نہر کے دودھ میں فرق نہیں آئے گا۔ شراب کی نہریں ایسی ہوں گی کہ اس شراب کے پینے سے دنیا کی شراب کی طرح غصہ اور غنودگی نہیں چھائے گی۔ یہ شراب انتہائی خوشبودار اور لذیذ ہوگی۔ صاف شفاف شہد کی نہریں ہوں گی جو خوبصورت اور ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک ہوں گی۔

(10) حکیم بن معاویہ رضی اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ان فی الجنة بحر الماء و بحر الحئیل و بحر اللبن و بحر الخمیر ثم تشقّق الانھار منھا لحد" ۔

(ترجمہ) "جنت میں پانی کا سمندر، دودھ کا سمندر، شہد کا سمندر اور (پاک) شراب کا سمندر ہے۔ پھر ان (تمام) سمندروں سے (بے شمار) نہریں نکلتی ہیں"۔

(مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 5) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2571) (السنن الدارمی، حدیث نمبر 2839) (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 249، حدیث نمبر 7366) (البعث والنشور از امام ترمذی حدیث نمبر 264) (البعث، از امام ابوداؤد، حدیث نمبر 71) (حادی الارواح، صفحہ 241) (حلیہ ابونعیم اصبہانی جلد 6، صفحہ 204) (منتخب مسند عبد بن حمید، حدیث نمبر 410) (الا حادوالمثانی فی الصحابہ از امام ابی عاصم، حدیث نمبر 162) (کنز العمال، حدیث نمبر 39239) (بدور السافرہ حدیث نمبر 1919) (کامل ابن عدی، جلد 2، صفحہ 500) (الترغیب والترھیب، جلد 4، صفحہ 518، حدیث نمبر 7423) صفة الجنة لابونعیم حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 308)

(11) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے معراج کی رات ایک درخت دیکھا جو ساری مخلوق اور اولادِ آدم

کو بھی ڈھانپے ہوئے ہے۔ اس کے نیچے سے چار نہریں بہتی ہیں۔ ایک نہر دودھ کی جس کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا، دوسری نہر شراب کی ہے جو پینے والوں کو لذت دیتی ہے، تیسری نہر پانی کی ہے جو بدبودار نہیں ہوتا اور چوتھی نہر صاف شفاف شہد کی ہے''۔

مزید دوسری نہریں:

(12) مذکورہ بالا نہریں بڑے بڑے دریاؤں کی طرح پوری جنت میں پھیلی ہوں گی اور ان نہروں نے تمام جنتیوں کا احاطہ کیا ہوگا۔ انتہائی منظم اور مربوط نظام کے تحت ان میں سے نکلنے والی چھوٹی چھوٹی خوبصورت اور بل کھاتی ہوئی نہریں، جنت کے تمام باغوں اور محلات میں رواں دواں ہوں گی۔

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کے سمندر ہیں، ان سے نہریں بہیں گی (جو تمام جنتیوں کے محلات اور باغات میں جایا کریں گی)''۔

(مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 5) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2571) (السنن الدارمی، حدیث نمبر 2839) (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 249، حدیث نمبر 7366) (البعث والنشور از امام ترمذی، حدیث نمبر 264) (البعث، از امام ابوداؤد، حدیث نمبر 71) (حادی الارواح صفحہ 241) (حلیۃ ابو نعیم اصبہانی، جلد 6، صفحہ 204) (منتخب مسند عبد بن حمید، حدیث نمبر 410) (الاحاد والمثانی فی الصحابہ از امام ابی عاصم، حدیث نمبر 162) (کنز العمال، حدیث نمبر 39239) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1919) (کامل ابن عدی، جلد 2، صفحہ 500) (الترغیب والترہیب جلد 4، صفحہ 518، حدیث نمبر 7423) (صفۃ الجنۃ لابو نعیم، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 308) (السنن الترمذی، ابواب الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ انھار الجنۃ، جلد 2، عربی صفحہ 80)

جنت کے خوبصورت چشمے اور آبشاریں

(1) جنت میں خوبصورتی اور دلکشی کی انتہا ہو جائے گی۔ قلب ونظر کی تسکین کے لیے جگہ جگہ سے ہر دم پھوٹتے چشمے اور گنگناتی آبشاریں بھی رواں ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

"فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ٥"

(ترجمہ) "اس میں رواں چشمہ ہے"۔

(القرآن الجید، پارہ 300، سورۃ 88 (الغاشیہ)، آیت نمبر 12)

(کنزالایمان اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ)

(2) مذکورہ آیت کی طرح ہی ایک اور آیتِ کریمہ میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَآءٍ مَّسْكُوبٍ ٥

(ترجمہ) "اور ہمیشہ جاری پانی میں"۔

(القرآن الجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 56 (الواقعہ) آیت نمبر 31)

(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی، رحمہ اللہ تعالیٰ)

(3) قرآن مجید میں جنت کے تین خوبصورت اور دل موہ لینے والے چشموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان چشموں کے نام یہ ہیں۔

1- کافور 2- سلسبیل 3- تسنیم

(4) کافور: یہ وہ چشمہ ہے جس سے کافور ملی ہوئی لذیذ اور ذائقہ دار شراب نکلے گی۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے!

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ٥ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ٥

(ترجمہ) "بے شک نیک لوگ پئیں گے اس جام میں سے جس کی ملونی (ملا ہوا) کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے، جس میں سے اللہ کے

نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے“۔

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 76 (الدھر)، آیت 5-6)
(کنزالایمان، اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

(5) سلسبیل: یہ جنت کا وہ عظیم چشمہ ہے جس سے زنجبیل ملا ہوا مشروب نکلتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا○

(ترجمہ) اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہو گی۔ وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں“۔

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 76 (الدھر) آیت نمبر 17-18)
(کنزالایمان، اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

(6) تسنیم نامی چشمہ جنت کا وہ خوبصورت اور لذیذ چشمہ ہے جس کا پانی انتہائی نفیس اور سر بند ہوگا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسی چشمے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ○ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ط وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ○

(ترجمہ) ”نتھری (پاکیزہ) شراب پلائے جائیں گے، جو مہر کی ہوئی رکھی ہے۔ اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیئے کہ للچائیں للچانے والے۔ اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے۔ وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں“۔

(القرآن المجید، پارہ 300 سورۃ نمبر 83 (المطففین) آیت 25 تا 28)
(کنزالایمان، اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

جنت کی سلطنت

جنت میں ہر شخص کے لیے الگ الگ وسیع وعریض مملکت ہوگی جس کے خاتمے یا چھن جانے کا کوئی خوف وخطر نہ ہوگا۔ اس حسین مملکت وسلطنت میں رہائش کے لیے بنائے جانے والے خوبصورت اور عالی شان محلات کی تعمیر سونے چاندی کی دلفریب اینٹوں اور کستوری کے معطر سیمنٹ سے کی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟''

رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''پانی سے''۔

میں نے عرض کیا! ''جنت کس چیز سے تیار کی گئی ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے۔ اس کا سیمنٹ تیز خوشبودار کستوری کا ہے، اس کے سنگریزے یاقوت اور موتیوں کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا عیش کرے گا، اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ جنتیوں کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا اور جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی''۔

(المسند احمد، جلد 2، صفحہ 305-445) (مسند بزار، حدیث نمبر 3509) (السنن الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی الصفۃ الجنۃ ونعیمھا، جلد 2، صفحہ 72، حدیث نمبر 2526) (السنن الدارمی، جلد 2 صفحہ 333) (حادی الارواح، صفحہ 184)

جنت کے گلستان و خیمے

جنت کے محلات اس قدر بڑے اور کشادہ ہوں گے کہ ان میں نصب ایک ایک خیمے کا طول و عرض ساٹھ ساٹھ میل ہوگا جو کسی جوڑ کے بغیر ہیروں کو کرید کر بنائے گئے ہوں گے۔ ان محلات میں جگہ جگہ چمکتے دمکتے فانوس اور سونے کی انگیٹھیاں ہوں گی جن سے عود کی مسحور کن خوشبو نکل کر سارے محلات کی فضا کو معطر کر دے گی۔ یہ بنگلے، کوٹھیاں، محلات، باغات اس قدر صاف اور شفاف ہوں گے کہ ان کے اندر سے باہر کی ہر چیز اور باہر سے اندر کی ہر چیز صاف و شفاف نظر آئے گی۔ ایسے عالی شان محلات میں اہلِ جنت عیش و عشرت اور آرام کی زندگی بسر کریں گے۔

اے مولا ہمیں بھی ان محلات اور دلکش خیموں کا مالک بنا دے (آمین)

جنت کے ملبوسات اور زیورات

(1) جنت میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور فرماں بردار بندوں کو انتہائی نرم و نازک ریشمی ملبوسات اور خوبصورت و دلکش زیورات سے آراستہ و پیراستہ کرے گا۔ جنت کے لباس اور زیورات ایسے عمدہ اور حسین ہوں گے جو کبھی کسی بادشاہ نے خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ) ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں، وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے، وہاں تختوں پر تکیہ لگائے، کیا ہی اچھا ثواب ہے اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے"۔

(القرآن المجید، پارہ 15، سورۃ نمبر 18 (الکھف) آیت نمبر 31) (کنز

Marfat.com

الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) اطلس (کریب) اور قنادیز دونوں اعلیٰ اور نفیس قسم کے ریشمی کپڑے ہیں جن میں سونے اور چاندی کی تاریں استعمال ہوتی ہیں۔

جنت کا ریشم اس قدر عمدہ، نفیس اور خوبصورت ہوگا کہ اس سے تیار ہونے والے ستر جوڑے پہننے کے باوجود اندرونی خوبصورتی اور حسن صاف نظر آئے گا۔

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو گروہ دوسرے نمبر پر داخل ہوگا اس کے چہرے ستاروں کی طرح چمک دمک رہے ہوں گے۔ دونوں گروہوں کے مردوں کو (دنیا کی نیک عورتوں سے) دو (2) دو بیویاں عطا کی جائیں گی۔ ہر عورت ستر ستر جوڑے پہنے گی جن میں اس کی پنڈلیوں کا حسن جھلکتا نظر آئے گا''۔

(السنن الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ جلد 2، عربی صفحہ 75، حدیث نمبر 2522) (الترغیب والترہیب جلد 4، صفحہ 529) (مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 16) (طبرانی کبیر، جلد 10، صفحہ 197) (مجمع الزوائد جلد 10، صفحہ 411) (مجمع البحرین، صفحہ 80) (کنز العمال، حدیث نمبر 39372) (بزار، جلد 4 وحدیث نمبر 202) (حادی الارواح صفحہ 264) (البعث والنشور، حدیث نمبر 327)۔

(3) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا!

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمیں بتائیں کہ جنت کے لباس کیسے ہوں گے۔ وہ لباس پیدا ہو چکے یا پیدا کئے جائیں گے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اور بعض لوگ ہنس پڑے۔ آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم لوگ ہنستے کیوں ہو؟ نہ جاننے والے کو چاہئے کہ جاننے والے سے پوچھے (جیسا کہ اس آدمی نے مجھ سے پوچھا ہے)''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنے والا کون ہے؟''

اس آدمی نے عرض کیا! میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنت کے لباس جنت کے پھلوں سے نکالے جائیں گے''۔

یہ جملہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔

(مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 203، 204، 225) (صفۃ الجنۃ لابو نعیم اصفہانی، حصہ سوم، حدیث نمبر 356) (زہد ابن مبارک، جلد 2، صفحہ 75) (طبرانی صغیر، جلد 1، صفحہ 47) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1948) (حاوی الارواح، صفحہ 264) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 415) (البعث والنشور حدیث نمبر 323) (کشف الاستار، جلد 4، صفحہ 3521) (الفتح الربانی، باب نمبر 24، حدیث نمبر 202)

اس کے علاوہ جنت کے زیورات بھی اتنے حسین اور دلکش ہوں گے کہ ان کی چمک کے سامنے سورج چاند کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کی چیزوں میں سے اگر کوئی چیز ایک ناخن (تھوڑی سی مقدار) کے برابر بھی ظاہر ہو جائے تو وہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو منور کر دے اور جنتی مرد اگر جھانکتے ہوئے اپنے کنگن کی ایک جھلک دنیا پر ڈال دے تو اس کی چمک سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے جس طرح سورج کی چمک ستاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے''۔

(السنن الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ اھل الجنۃ جلد 2، صفحہ 76، حدیث نمبر 2538) (مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 169) (الترغیب والترہیب، جلد 4 صفحہ 557)

(تفسیر در منثور، جلد 4، صفحہ 221) (صفۃ الجنۃ از امام ابی الدنیا، حدیث نمبر 220) (نھایہ از امام ابن کثیر، جلد 2، صفحہ 442) (حادی الارواح، صفحہ 262) (اتحاف السادۃ، جلد 10، صفحہ 536)

جنت کے بستر کی کیفیت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کے بستروں کی بلندی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(1) ''اگر کوئی (جنتی) اپنے بستر سے گرایا جائے تو نیچے پہنچنے میں سو سال لگیں گے''۔ (صفۃ الجنۃ لابونعیم اصفہانی، حصہ سوم، حدیث نمبر 357)

''اِستَبرَقٍ'' کے بارے میں ارشاد فرمایا:

''ان بستروں کا اندرونی حصہ باریک ریشم کا اور ظاہری حصہ گہرا سرخ ہوگا''۔

(صفۃ الجنۃ لابونعیم اصفہانی، حصہ سوم، حدیث نمبر 358)

جنت کے طعام

دنیا میں جسم اور روح کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ کھانا پینا انسان کی مجبوری ہے لیکن کھانے پینے کے معاملے میں کسی بھی شخص کو مکمل آزادی حاصل نہیں۔ طبیعتوں کے اختلاف کی وجہ سے ایک کے لیے اگر کوئی چیز منع ہے تو دوسرے کے لیے کوئی اور۔ لیکن جنت میں ان تمام پابندیوں سے آزادی ہوگی۔ جب چاہے، جہاں چاہے، جتنا چاہے کھائے اور پیئے کسی جنتی کو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○

(ترجمہ) ''(وہ پھل) جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں''۔

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 56، (الواقعۃ) آیت 33) (کنزالایمان، اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

سائل کے سوالات

اہل جنت کو جو چیز سب سے پہلے ضیافت کے طور پر دی جائے گی وہ لذیذ مچھلی ہوگی۔ جنت میں من پسند مشروب سلسبیل کے جام پیش کیے جائیں گے۔

چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا کہ اتنے میں یہودی علماء میں سے ایک عالم آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے لگا!

''جب زمین اور آسمان الٹ پلٹ دیئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس وقت لوگ پل صراط کے قریب اندھیرے میں کھڑے ہوں گے۔

اس یہودی عالم نے پھر سوال کیا! سب سے پہلے پل صراط کو کون لوگ عبور کریں گے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''

تنگدستی میں وقت گزارنے والے مہاجر''۔

اس یہودی عالم نے پھر دریافت کیا! ''جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے ان کی خدمت میں کون سا تحفہ پیش کیا جائے گا''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مچھلی کے جگر کا گوشت''۔

پھر اس یہودی عالم نے پوچھا! اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

''جنت میں چرنے والا بیل ان کے لیے ذبح کیا جائے گا''۔

سوال کرنے والے یہودی نے پھر کہا:

''انہیں کھانے کے بعد پینے کے لیے کیا دیا جائے گا۔؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سلسبیل کے جام''۔

اس یہودی عالم نے تسلیم کرتے ہوئے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔

(صحیح المسلم، کتاب الحیض، باب بیان صفۃ منی الرجل والمرأۃ، جلد 1، عربی صفحہ 146) (مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 367) (السنن البیہقی، جلد 1، صفحہ 169) (طبرانی کبیر، حدیث نمبر 1414) (صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر 232) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1908) (صفۃ الجنۃ از امام ابونعیم اصفہانی، حدیث نمبر 337) (صفۃ الجنۃ از امام ابی الدنیا حدیث نمبر 117) (صفۃ الجنۃ از امام ابن کثیر، صفحہ 90-85) (البعث والنشور، حدیث نمبر 346)

جنتی خادموں کی کیفیت

مذکورہ ضیافت کے بعد ہر روز چاک و چوبند خوبصورت اور حسین وجمیل خدام، سونے اور چاندی کے چمکدار شیشے کے برتنوں میں شیریں اور تازہ پھل، من پسند پرندوں کا بھنا ہوا گوشت اور شراب طہور کے ساغر لیے ہمہ تن خدمت میں حاضر رہیں گے۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ) ان کے لیے گرد لیے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے۔ کوزے اور آفتاب اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب، کہ اس سے نہ انہیں دردسر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 56 (الواقعہ) آیت 17 تا 21) (کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

جنتیوں کی ازواج کیسی ہوں گی

کائنات کا حسن و دلکشی عورت کے وجود سے ہے۔ نیک بیوی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جو دنیا میں بھی اپنے گھر کو جنت نظیر بنا دیتی ہے۔ جنت کی حسین مملکت کا حسن بھی خواتین جنت کے دم سے دوبالا ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی اہلِ جنت پر مہربانیوں سے ایک مہربانی یہ بھی ہو گی کہ وہ جنت میں ان کے ساتھ ان کی نیک بیویوں کو بھی اکٹھا کرے گا اور انہیں خواتین اول کا درجہ اور حوروں پر سرداری عطا فرمائے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ

(ترجمہ) "بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو (جنت میں داخل ہونے کے) لائق ہوں (گے) ان کے باپ، دادا اور بیبیوں اور اولاد میں (سے)"۔

(القرآن المجید، پارہ 13، سورۃ نمبر 13 (الرعد) آیت نمبر 23)
(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

دنیاوی خاتون اور جنتی خاتون کا فرق

(2) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا!

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت میں دنیا کی عورت افضل ہوگی یا حور؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"دنیا کی عورت کو حوروں پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جو باہر والے کپڑے

کو استر (اندر والے) کپڑے پر حاصل ہوتی ہے"۔ (طبرانی) استر یعنی اندر والا کپڑا باہر والے کپڑے کے مقابلے میں بہت معمولی سا ہوتا ہے۔ اسی لیے جنت کی ملکہ یا خاتون اول کے سامنے حوروں کی حیثیت بہت معمولی سی ہوگی اور خاتون جنت کا حسن بھی حوروں سے کئی گنا زیادہ ہوگا اور یہ حسن اسے اس کی عبادت کی وجہ سے عطا فرمایا جائے گا اور یہ حسن روز بروز بڑھتا ہی چلا جائے گا اس میں کسی قسم کی کوئی خرابی واقع نہ ہوگی۔

دنیاوی خاتون کا زوج کون

بشرطِ ایمان دنیاوی میاں بیوی جنت میں بھی میاں بیوی کی حیثیت سے اکٹھے رہیں گے۔ اگر کسی عورت کا شوہر جنتی نہ ہوا تو اس کی شادی کسی دوسرے جنتی شخص سے کر دی جائے گی۔ اگر کسی نیک عورت کے دنیا میں ایک سے زائد شوہر (بسبب وفات) ہوئے تو اسے اس کی مرضی کے مطابق جس کے ساتھ وہ چاہے گی رہنے کا اختیار دیا جائے گا۔

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا!

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بعض عورتیں (بسبب وفات) دو، تین یا چار شوہروں سے نکاح کرتی ہیں اور موت کے بعد جنت میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہ سارے مرد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں جن کے ساتھ یکے بعد دیگرے اس کا نکاح ہوا تھا تو ان میں سے کون سا مرد اس کا شوہر بنے گا؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وہ عورت ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی اور وہ یقیناً اچھے

Marfat.com

اخلاق والا ہو گا۔ وہ عورت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گی!

اے مولا! یہ مرد دنیا میں میرے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا اس لیے اسے میرا ساتھی بنادے"۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے ام سلمہ! اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں پر سبقت لے گیا ہے"۔

(البدایہ والنھایہ، جلد 2، صفحہ 387) (طبرانی، باب 23، حدیث نمبر 367) (تفسیر ابن جریر، جزء 23، حدیث نمبر 57) (مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 119) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 417) (البدور السافرہ حدیث نمبر 2013) (حادی الارواح، صفحہ 297) (الترغیب والترھیب، جلد 4، صفحہ 536) (مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 119) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 417) (البدور السافرہ حدیث نمبر 2013)

جنتی خواتین کی حالت

(4) جنت میں جانے والی تمام خواتین ظاہری آلائشوں مثلاً حیض، نفاس وغیرہ اور باطنی آلائشوں مثلاً غصہ، حسد، کینہ، چغلی وغیرہ سے پاک وصاف ہوں گی۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"وَلَهُمْ فِيهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ"

(ترجمہ) اوران کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں"۔

(القرآن المجید، پارہ 1، سورۃ نمبر 2 (البقرہ) آیت نمبر 25)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

جنتی عورت

(5) جنتی عورت جب جنت میں داخل ہو گی تو کنواری، نوخیز جوانی کی حامل، نسوانی جذبات سے مالا مال، خوش گفتار، خوش اطوار، شوہر کا دل بہلانے والی اور اس کی

Marfat.com

ہم عمر ہو گی۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝

(ترجمہ) بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا۔ تو انہیں بنایا کنواریاں، اپنے شوہر پر پیاریاں، انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں۔

(القرآن المجید، پارہ 27، سورہ نمبر 56) (الواقعہ) آیت 35 تا 37)

(کنزالایمان، امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

خاتون جنت کا حسن

(6) جنت میں جانے والی خواتین کو بیوٹی پارلر جانے کی کبھی زحمت نہ کرنی پڑے گی بلکہ ان کا فطری حسن ہی نگاہوں کو خیرہ کر رہا ہو گا چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنتی عورتیں بیک وقت ستر ستر پوشاکیں زیب تن کیے ہوں گی لیکن اس کے باوجود ان کی خوبصورتی کے سبب گوشت سے ہڈیوں کا گودا نظر آئے گا''۔

(السنن الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، جلد 2، عربی صفحہ 75، حدیث نمبر 2522) (الترغیب و الترہیب، جلد 4، صفحہ 529) (مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 16) (طبرانی کبیر، جلد 10، صفحہ 197) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 411) (مجمع البحرین، صفحہ 80) (کنزالعمال، حدیث نمبر 39372) (بزار، جلد 4، حدیث نمبر 202) (حادی الارواح، صفحہ 264) (البعث والنشور، حدیث نمبر 327)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی خواتین کی خوبصورتی اور خوشبو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا!

''اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت دنیا میں جھانک لے تو اپنے حسن کی جھلک سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو منور کر دے اور

اپنی خوشبو سے پوری دنیا کو معطر کر دے"۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الحور العین، جلد 1، عربی صفحہ 392) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 535-533) (مسند احمد، جلد 3، صفحہ 141-147) (مسند بزار، حدیث نمبر 3528) (مجمع الزوائد، جلد 10 صفحہ 418) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 2014-2015-2025) (البعث از امام ابوداؤد صفحہ 80) (زہد امام احمد، صفحہ 185) (صفۃ الجنۃ از امام ابونعیم، حدیث نمبر 380) (صفۃ الجنہ از امام ابن ابی الدنیا، حدیث نمبر 278) (صفۃ الجنۃ از امام ابن کثیر، صفحہ 110) (تذکرۃ القرطبی جلد 4 صفحہ 474) (حاوی الارواح، صفحہ 306)

حور کی تعریف

(1) حور عربی زبان میں گوری، چٹی اور خوبصورت نین ونقش والی عورت کو کہتے ہیں۔ جنت میں نیک بیویوں کے علاوہ مومنین کو اللہ کی طرف سے کم از کم (72) موٹی اور نشیلی آنکھوں والی حوریں عطا کی جائیں گی۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنت میں سب سے کم درجہ کے حامل جنتی کو اسی ہزار خدام اور بہتر حوریں عطا کی جائیں گی"۔

(المسند الاحمد، جلد 3، عربی صفحہ 76) (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 246) (تذکرۃ القرطبی، جلد 2، صفحہ 475) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2562) (زوائد زہد ابن المبارک، جلد 2، صفحہ 127) (مسند ابویعلیٰ، حدیث نمبر 1404) (حاوی الارواح، صفحہ 298) (موارد الظمآن حدیث نمبر 2638)

(2) جنت کی حوریں نہایت خوبصورت وخوب رو، سرگیں آنکھوں، سرخ وسفید رنگت اور ایسے چمکدار موتیوں کی طرح ہوں گی جن کا صحیح بیان صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے!

وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝

(ترجمہ) اور بڑی آنکھ والی حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی"۔

(القرآن الجید، پارہ 27، سورۃ 56 (الواقعۃ) آیت 22-23)

(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

کس طرح کی حوریں؟

(3) شرمیلی نگاہوں والی، شرم وحیا کی پیکر حوروں کو جنتیوں کے عقد میں آنے سے پہلے کسی نے چھوا تک نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝

(ترجمہ) "حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین، تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے، ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی نے اور نہ جن نے"۔

(القرآن الجید، پارہ 27 سورۃ نمبر 55 (الرحمٰن) آیت 73-74) (کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

(4) خوبصورت اور سڈول جسموں کی مالک، موتی اور خوبصورت آنکھوں سے گھائل کرنے والی یہ حوریں، خوبصورت جنتی لباس زیب تن کیے ہوئے اہل جنت کا ہر طرح سے خیال رکھیں گے، ان کی دلداری کریں گی، اور ناز ونخرے اٹھائیں گی۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے!

"وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝"

(ترجمہ) اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے۔

(القرآن الجید، پارہ 25، سورۃ نمبر 44 (الدخان آیت 54) (کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

نغماتِ جنت

جنت میں اہل جنت کے لیے محافلِ غناء وسماع بھی منعقد کی جائیں گی، جس میں نرم و نازک، نازنینِ جنت اپنی میٹھی سریلی اور پر سوز آوازوں میں اپنے جنتی خاوندوں کو غزلیں سنائیں گی ان غزلوں کے چند مصرعے یہ ہیں۔

(ترجمہ) ہم حسین اجسام و عادات والی حوریں ہیں۔ ہم نیک اور کریم النفس خاوندوں کے لیے پیدا کی گئیں ہیں۔ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہمیں کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔ ہم امن وسکون فراہم کرنے والیاں ہیں، ہم سے کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ نہیں۔ ہم ساتھ نبھانے والیاں ہیں، کبھی چھوڑ کر نہ جائیں گی"۔

جب محفل سماج وغنا کا مقام جنت ہوگا تو سننے والے بھی جنتی ہوں گے اور جب غزل سرا حوریں ہوں گی تو کیا سماں ہوگا۔ ان خوبصورت، موتی اور سرمگیں آنکھوں والی حوروں کے ان گیتوں کو سن کر اہل جنت خوب خوب لطف اندوز ہوں گے۔ (انشاء اللہ)

(اللّٰھم اجعلنا منھم)

اس کے علاوہ حوریں اور بھی کئی طرح کے اشعار گنگنائیں گی جیسا کہ ان کتابوں میں موجود ہیں۔

(المعجم الصغیر للطبرانی، جلد 1، صفحہ 260، حدیث نمبر 734) (البدور السافرہ، جلد 5، حدیث نمبر 2093-2092) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 419) (حادی الارواح، صفحہ 325-323) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 538) (صفۃ الجنۃ از امام ابن کثیر، صفحہ 113) (تاریخ کبیر از امام بخاری، جلد 7، صفحہ 16) (البعث والنشور حدیث نمبر 254) (کنز العمال، حدیث نمبر 39460) (صفۃ الجنۃ، ضیاء الدین مقدسی، حصہ 3، حدیث نمبر 82) (البعث از ابن ابوداؤد، حدیث نمبر 76) (مجمع البحرین حدیث نمبر 477) (نھایہ از امام ابن کثیر، جلد 2، صفحہ 507) (الفتح الکبیر، جلد 1، صفحہ 208) (المطالب العالیہ، جلد 4 و صفحہ 402) (تفسیر درمنثور، جلد 6 صفحہ 150) (تذکرۃ القرطبی جلد 2، صفحہ 476)۔

Marfat.com

تشریح حور

(حاوی الارواح 258)

حور، حوراء کی جمع ہے۔ اور حوراء اس عورت کو کہا جاتا ہے جو جوان حسین وجمیل، سفید رنگ والی اور انتہائی سیاہ آنکھوں والی ہے۔

(حاوی الارواح ص 258)

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ حوراء اس عورت کو کہا جاتا ہے (کہ اس کے چمکیلے چہرے کی وجہ سے) جس کے چہرہ پر نظر نہ جم سکے اور متحیر ہو جائے۔

(حاوی الارواح)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی نرم جلد اور رنگت کی صفائی سے نظر متحیر ہو۔

(حاوی الارواح 258)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کا سفید حصہ انتہائی سفید اور سیاہ حصہ انتہائی سیاہ ہو۔

(حاوی الارواح)

حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حور عین وہ ہیں کہ جن کو دیکھ کر نظر حیران ہوگی اور ان کے کپڑوں کے اندر سے بھی ان کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔ ان کی نرم جلد اور صاف ستھری رنگت کی وجہ سے ان کی جانب دیکھنے والا اپنا چہرہ ان کے جگر میں دیکھے گا جیسا کہ آئینے میں دیکھتا ہے۔ (حاوی الارواح)

تشریح عین

عین، جمع ہے عیناء کی۔ ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جن کی آنکھوں میں حسن اور خوبصورتی کی صفات جمع ہوں۔

حضرت مقاتل کہتے ہیں ''عین'' خوبصورت آنکھوں والی عورتوں کو کہتے ہیں۔
علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ ''عین حوراء'' اس آنکھ کو کہتے ہیں جس میں سفیدی انتہائی سفید ہو اور سیاہی انتہائی سیاہ ہو۔ (حادی الارواح)

قاصرات الطرف

اللہ تعالیٰ نے حوروں کی تعریف میں تین جگہ ''قاصرات الطرف'' ذکر فرمایا ہے ایک سورۃ رحمٰن (56) دوسری جگہ سورۃ صافات (48) تیسری سورۃ ص 52۔
علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ عورتیں اپنی نگاہیں اپنے خاوندوں پر ہی جمائے رکھیں گی اور کسی غیر کی طرف نظر نہ اٹھائیں گے۔ (حادی الارواح)
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ عورتیں اپنی نگاہیں اپنے خاوندوں پر ہی رکھیں گی ان سے کسی کی جانب نگاہ نہ پھیریں گی۔
اللہ تعالیٰ کی قسم کہ وہ نہ تو اپنی زینت کو کسی دوسرے کے سامنے ظاہر کرنے والی ہوں گی اور نہ کسی کو جھانکنے والی ہوں گی۔ (حادی الارواح)
حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کو اور اپنے دلوں کو اور اپنے آپ کو اپنے خاوندوں تک ہی محدود رکھیں گی کسی دوسرے کی جانب میلان نہ رکھیں گی۔ (حادی الارواح)

اتراب

''اتراب'' ترب کی جمع ہے اور یہ انسان کے ہم عمر کو کہتے ہیں۔
(حادی الارواح)
ابوعبیدہ اور ابواسحاق کہتے ہیں کہ وہ ہمسر اور ہم عمر ہوں گی ان کی عمریں ایک

جیسی ہوں گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ وہ تمام کی تمام ایک ہی عمر میں برابر، برابر ہوں گی اور ہر ایک کی عمر 33،33 سال ہوگی حسن وجوانی میں۔

ابواسحاق کہتے ہیں کہ وہ بھرپور جوانی اور حسن والی ہوں گی۔ اور انسان کے ہم عمر کو اس کا ''ترب'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ زمین کی مٹی ایک ہی وقت میں دونوں کو مس کرتی ہے اور قرآن کریم میں یہ بتانا کہ وہ ہم عمر ہوں گی اس سے یہ واضح کرنا ہے کہ ان میں کوئی بوڑھی نہ ہوگی۔ جس کا حسن فوت ہو جائے اور نہ ہی کم عمر بچیاں ہوں گی جن سے خواہش پوری نہ کی جا سکے۔ بخلاف مردوں کے ان میں والدین بھی ہوں گے۔ (حادی الارواح)

عرب

''عرب'' یہ جمع ہے عروب کی اور یہ ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جو اپنے خاوندوں کو پیار کرنے والی ہوں۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ ''عروب'' وہ عورت ہوتی ہے کہ جو اپنے خاوند کی فرمانبردار اور اس کی جانب محبوب ہو۔ (حادی)

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ''عروب'' اس سے جماع کے وقت اس عورت کا اپنے خاوند کے سامنے اچھے انداز سے لیٹنا اور نرمی کرنا مراد ہے۔

مبرد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ''عروب'' وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے خاوند پر عاشق ہو اس پر اس نے بطور دلیل لبید کا یہ شعر پڑھا:

(ترجمہ) عورتوں کی سواریوں میں ایسی عروب عورتیں ہیں جو بدکار نہیں۔
خوش منظر ہیں، پیچھے رہنے والی ہیں ان کے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھنے سے اندھیرا اچھا جاتا ہے۔ (حادی الارواح)

مفسرین کرام نے ''عرب'' کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ بے شک وہ عشق کرنے والی، پیار دلانے والی، ناز نخرہ والی، آنکھوں کے سفید حصہ میں سرخ ڈورے والی، بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ شہوت والی، یہ سب الفاظ مفسرین سے منقول ہیں۔

کواعب

علامہ ابن قیم تحریر فرماتے ہیں کہ:

''کواعب'' کاعب کی جمع ہے اور وہ ایسی عورت کو کہتے ہیں جس کے پستان ابھرے ہوئے ہوں۔ (حادی الارواح)

حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ گول پستان ابھرے ہوئے ہوں اس کو کاعب کہتے ہیں۔ اس لفظ کا اصل معنی گولائی ہے اور مراد یہ ہے کہ ان کے پستان انار کی طرح ابھرے ہوئے ہوں گے نیچے کی جانب لٹکے ہوئے نہ ہوں گے اور ایسی عورت کو ''نواہد'' اور کواعب کہا جاتا ہے۔

خیرات حسان

''خیرات'' جمع ہے خیرۃ کی اور ''حسان'' جمع ہے حسنۃ کی۔ پس وہ اچھی صفات اور اعلیٰ اخلاق اور عادات والی ہوں گی۔ خوبصورت چہرہ والی ہوں گی۔

(حادی الارواح)

حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہر مسلمان کو خیرہ ملے گی اور ہر خیرہ کے لیے خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے ان میں سے ہر دروازے سے ہر دن ایسے تحفہ اور ہدیہ اور بزرگی لے کر فرشتے داخل ہوں گے جو اس سے پہلے ان کو نہ ملے ہوں گی۔ وہ عورتیں نہ پریشان ہوں گی اور نہ وہ بدبودار ہوں گی اور نہ ان کے منہ سے بدبو آئے گی اور نہ

خاوند کے علاوہ کسی کی جانب نظر اٹھانے والی ہوں گی۔

حوروں کے حسن پر جامع حدیث

(رواہ الطبرانی، حاوی الارواح 268)

ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ارشاد "حورعین" کے متعلق مجھے کچھ بتائیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حور کا معنی سفید اور عین کا معنی موٹی آنکھوں والی سیاہ اور سفید آنکھوں والی گدھ کے پروں کی طرح۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ارشاد خداوندی، كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ، کے بارے میں وضاحت کر دیں،تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کی صفائی اس موتی کی صفائی کی طرح ہوگی جو سیپی میں ہو اور اس کو کسی نے ہاتھ سے نہ چھوا ہو میں نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد خداوندی "فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ" (۵۵:۷۰) کے بارے میں بتلا دیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خیرات کا مطلب ہے کہ وہ اخلاق کے لحاظ سے اعلیٰ اور حسان کا معنی ہے کہ وہ چہرے کے لحاظ سے خوبصورت ہوں گی میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے، كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ، (۳۷:۴۹) کی تفسیر بتلا دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کی باریکی ایسی ہوگی جیسے انڈے کے اندر اس جھلی کی باریکی آپ دیکھتی ہیں جو کہ چھلکے کے قریب ہو فرماتی ہیں میں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے "عربا اترابا" کے بارے میں بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ عورتیں جو اس دنیا سے بوڑھی کمزور نظر اور کمزور اعضاء والی قبض کی گئیں ان کو اللہ تعالیٰ بڑھاپے کے بعد پیدا کرے گا تو ان کو کنواری بنا دے گا۔

(الحدیث رواہ الطبرانی کذافی الترغیب)

دنیوی عورتوں کو حوروں پر فضیلت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حور عین۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حور عین سے دنیا کی عورتیں اس طرح افضل ہیں جس طرح ظاہر کا ریشم استر سے افضل ہوتا ہے فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کی نمازوں، روزوں اور ان کی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور اور جسموں کو ریشم کا لباس پہنائے گا۔ ان کے جسم حیران کر دینے والے ہوں گے۔ گورے رنگ والی ہوں گی سبز لباس والی ہوں گی پیلے زیورات والی ہوں گی (خوشبو کی) انگیٹھیاں موتی کی طرح ہوں گی اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی یہ کہہ رہی ہوں گی:
(ترجمہ) ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی مریں گی نہیں۔ اور ہم ناز و نعمت والی ہیں کبھی بدحالی کا شکار نہ ہوں گی۔ اور ہم ٹھہرنے والی ہیں کبھی کسی جگہ کوچ کر کے نہ جائیں گی۔ اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ سعادت ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے (طبرانی)۔ حضرت حبان بن ابی جبلہ کہتے ہیں کہ دنیا کی عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو ان کو دنیا میں نیک اعمال کرنے کی وجہ سے حوروں پر فضیلت عطا کی جائے گی۔ (درجہ میں بھی اور حسن میں بھی)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً

Marfat.com

روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''دنیوی عورتیں حوروں سے ستر ہزار گنا افضل ہوں گی''۔
(تذکرہ القرطبی ج 2 ص 774) (جنت میں دو دنیوی عورتوں کے حسن کا منظر) (حادی الارواح 269)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کی جماعت میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث صور، ذکر فرمائی اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں پس میں نے کہا اے میرے پروردگار تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے تو میری شفاعت اہل جنت کے بارے میں قبول فرما کر ان کو جنت میں داخل فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بے شک میں نے تیری شفاعت قبول کر لی۔ اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے تم دنیا میں اپنے گھروں اور بیویوں کو اتنا نہیں پہچانتے جتنا کہ جنت والے اپنی رہائش گاہوں اور بیویوں کو پہچانتے ہیں پس ان میں سے ہر شخص (72) بیویوں پر دخول کرے گا جو اللہ تعالیٰ ان کے لیے پیدا فرمائے گا۔ ان میں دو بیویاں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گی۔ ان کو باقی تمام عورتوں پر فضیلت ہو گی جن کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور یہ فضیلت ان کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وجہ سے حاصل ہو گی۔

جنتی جب ان دونوں میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا تو وہ یاقوت سے بنے ہوئے کمرے میں سونے سے بنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہوئی ہوں گی جو موتیوں سے مرصع کیا گیا ہو گا۔ اور اس نے باریک اور موٹے ریشم کے ستر جوڑے پہنے ہوں گے۔ (وہ عورت اتنی حسین ہو گی) کہ وہ جنتی جب اپنا ہاتھ اس عورت کے کندھے پر رکھے گا تو اس عورت کے کپڑوں اور جلد اور گوشت کے باوجود اپنا ہاتھ اس کے سینے کے اندر سے دیکھے گا اور بے شک اس کی پنڈلی کا گودا دیکھے گا جیسا کہ تم سے کوئی اس

دھاگے کو دیکھتا ہے جو کھلے یاقوت میں پرو دیا جاتا ہے۔ اس آدمی کا جگر اس عورت کے لئے اور اس عورت کا جگر اس آدمی کے لیے شیشہ ہو گا۔ پس وہ آدمی اس عورت کی موجودگی میں اور وہ عورت اس مرد کی موجودگی میں اکتائیں گے نہیں اور جس مرتبہ بھی اس عورت کے پاس جائے گا تو اس کو کنواری ہی پائے گا۔ نہ تو مرد کے آلہ تناسل میں فتور آئے گا اور نہ ہی اس عورت کی شرمگاہ کے متعلق اس کو کوئی شکایت ہو گی۔ پس وہ اس حال میں ہوں گے کہ آواز دی جائے گی بے شک ہم نے جان لیا ہے کہ یقیناً نہ تو اکتایا ہوا ہے اور نہ ہی وہ عورت اکتائی ہوئی ہے مگر بے شک یہاں نہ منی کا نزول ہے اور نہ ہی موت۔ مگر یہ کہ اس کے علاوہ بھی بیویاں ہوں گی تو وہ عورت چلی جائے گی پھر اس مرد کے پاس اس کی بیویوں میں سے ایک ایک کر کے آئے گی۔ جب کبھی ان میں سے کوئی اس کے پاس آئے گی تو کہے گا اللہ کی قسم جنت میں تجھ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں۔ اور نہ ہی جنت میں موجود کوئی چیز مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔

(حادی الارواح)

دنیوی عورت کا جنت میں ایک عجیب منظر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا دوست ایک تخت پر جلوہ افروز ہو گا اس تخت کی بلندی پانچ سو سال کے سفر کے برابر ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وفرش مرفوعة (۵۶:۳۴) (اور تخت ہوں گے بلند)۔ فرمایا: یہ تخت یاقوت احمر کا ہو گا۔ اس کے زمرد اخضر کے دو پر ہوں گے اور تخت پر ستر بچھونے ہوں گے۔ ان سب کا ڈھانچہ نور کا ہو گا اور ظاہر کا حصہ باریک ریشم کا ہو گا اور استر موٹے ریشم کا ہو گا۔ اگر اوپر کے حصے کو نیچے کی طرف لٹکایا جائے تو چالیس سال کی مقدار تک بھی نہ پہنچے۔ اس کے تخت پر ایک حجرۂ عروسی ہو گا جو لؤلؤ موتی سے بنا ہو گا۔ اس پر نور کے ستر پردے ہوں گے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''(جنتی حضرات) اور ان کی بیویاں سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے''۔(یٰسین:۵۶)

یہاں سایوں سے مراد درختوں کے سائے نہیں۔ یہ جنتی اس طرح سے اپنی بیوی سے بغل گیر ہوگا کہ نہ بیوی اس سے سیر ہوگی اور نہ مرد اس سے سیر ہوگا۔ یہ بغل گیری کا عرصہ چالیس سال تک ہوگا۔ اچانک یہ اپنا سر اٹھائے گا تو دیکھے گا کہ ایک اور بیوی اس کو جھانک لے گی اور اس کو پکار کر کہے گی۔ ''اے دوستِ خدا! کیا ہمارا آپ میں حصہ نہیں؟''

جنتی کہے گا۔''اے میری محبوب! تم کون ہو''۔

وہ کہے گی۔''میں ان بیویوں میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ہمارے پاس اور بھی ہیں''

چنانچہ اس کا وہ تخت یا سونے کی دو پروں والی کرسی اڑ کر اس بیوی تک پہنچ جائے گی۔ جب یہ جنتی اپنی اس بیوی کو دیکھے گا تو وہ اس پہلی بیوی سے نور کے ایک لاکھ حصے زیادہ حسین ہوگی۔ یہ اس سے چالیس سال بغل گیر رہے گا۔ نہ یہ اس سے اکتاتی ہوگی اور نہ وہ اس سے اکتاتا ہوگا۔

جب یہ اسے سر اٹھا کر دیکھے گا تو اس کے محل میں ایک نور لشکارا مارے گا تو یہ حیران و ششدر رہ جائے گا اور کہے گا۔''سبحان اللہ! کیا کسی شان والے فرشتے نے جھانک کر دیکھا ہے یا ہمارے پروردگار نے اپنی زیارت کرائی ہے؟''

فرشتہ اس کو جواب دے گا جبکہ یہ جنتی نور کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوگا اور اس کے اور فرشتے کے درمیان ستر سال کا فاصلہ ہوگا۔ یہ فرشتہ باقی دربان فرشتوں کے پاس ہوگا۔

''نہ تو کسی فرشتے نے تیری زیارت کی ہے اور نہ ہی تجھے تیرے پروردگار عزوجل نے جھانک کر دیکھا ہے''۔

وہ پوچھے گا۔ ''تو پھر یہ نور کس کا تھا؟''

فرشتہ کہے گا:

''تیری دنیا کی بیوی ہے۔ یہ بھی جنت میں تیرے ساتھ ہے۔ اسی نے آپ کی طرف جھانک کر دیکھا ہے۔ اس کے دانتوں کا چمکتا ہوا نور ہے''۔

چنانچہ یہ جنتی اس کی طرف اپنا سر اٹھا کر دیکھے گا تو وہ کہے گی۔

''اے ولی اللہ! کیا ہمارا آپ میں کوئی نصیب نہیں؟''

وہ پوچھے گا۔ ''اے میری دوست آپ کون ہیں؟''

وہ کہے گی۔ اے ولی اللہ! میں ان بیویوں میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''کوئی جی نہیں جانتا کہ ان جنتیوں کے لیے کیا کیا آنکھوں کی راحتیں چھپا کر رکھی ہوئی ہیں''۔

فرمایا: چنانچہ اس کا وہ تخت اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گا۔ جب یہ اس سے ملاقات کرے گا تو یہ اس آخری بیوی سے نور کے اعتبار سے ایک لاکھ گنا بڑھ کر ہوگی۔ کیونکہ اس عورت نے دنیا میں روزے بھی رکھے تھے، نمازیں پڑھی تھیں اور اللہ عزو جل کی عبادت بھی کی تھی۔ یہ جنت میں داخل ہوگی تو جنت کی تمام عورتوں سے افضل ہوگی۔ کیونکہ وہ تو محض پیدا ہی ہوئی ہوں گی (اور اس نے دنیا میں عبادت کی ہوگی) یہ جنتی اس سے چالیس سال تک بغل گیر ہوگا۔ نہ وہ تھکے گی اور نہ وہ اس سے سیر ہوگا۔

جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی تو اس نے یاقوت کے پازیب پہن رکھے ہوں گے۔ جب اس سے قربت کی جائے گی تو اس کی پازیبوں سے جنت کے ہر پرندے کی حسین آواز سنی جائیں گی۔ جب وہ اس کی ہتھیلی کو مس کرے گا تو وہ ہڈی کے گودے سے زیادہ نرم ہوگی اور اس کی ہتھیلی سے جنت کے عطر کی خوشبو سونگھے گا۔ اس

پرنور کی ستر پوشاکیں ہوں گی۔ اگر ان میں سے کسی اوڑھنی کو پھیلا دیا جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو منور کر دے۔ ان کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ پوشاکوں پر کچھ سونے کے کنگن ہوں گے، کچھ چاندی کے کنگن ہوں گے اور کچھ لؤ لؤ کے کنگن ہوں گے۔

یہ پوشاکیں مکڑی کے جال سے زیادہ باریک ہوں گی اور اٹھانے میں تصویر سے زیادہ ہلکی ہوں گی۔ ان پوشاکوں کی نفاست اتنی زیادہ ہو گی کہ اس بیوی کی پنڈلی کا گودا بھی نظر آتا ہو گا اور اس کی رقت ہڈی، گوشت اور جلد کے پیچھے سے چمکتی ہو گی۔

پوشاکوں کی دائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہو گا:

''سب تعریفیں اللہ کی جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا''۔

اور بائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہو گا:

''سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا''۔ اس کے جگر پر نور سے لکھا ہو گا:

''اے میرے دوست! میں آپ کی ہوں، میں آپ کی جگہ کسی اور کو نہیں چاہتی''۔

اس عورت کا سینہ مرد کا آئینہ ہو گا۔ یہ عورت یاقوت کی طرح صاف و شفاف ہو گی جس میں مرجان ہو گی۔ سفیدی میں محفوظ رکھے ہوئے انڈے کی طرح ہو گی، اپنے خاوند کی عاشق ہو گی، پچیس سال کی عمر میں ہو گی، کشادہ دانتوں والی ہو گی، اگر مسکرائے گی تو اس کے اگلے دانتوں کا نور چمک اٹھے گا۔ اگر مخلوقات اس کی گفتگو سن لیں تو اس پر سب نیک و بد دیوانے ہو جائیں۔ جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہو گی تو اس کی پنڈلی کا نور اور حسن اس کے قدموں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہو گا، اور اس کی سرین کا حسن اور نور اس کی رانوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہو گا اور اس کے پیٹ کا حسن اور نور اس کی سرینوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہو گا۔ اور اس کے سینے کا حسن اور نور اس

کے پیٹ سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کے چہرے کا حسن اور نور اس کے سینے سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا۔

اگر یہ دنیا کے سمندروں پر اپنا لعاب ڈال دے تو یہ سب شیریں ہو جائیں۔ اگر یہ اپنے گھر کی چھت سے دنیا کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو اس کا نور اور حسن سورج اور چاند کے حسن کو ماند کر دے۔ اس پر یاقوت احمر کا ایک تاج ہوگا جس میں در و مرجان کا جڑاؤ ہوگا۔ اس کے دائیں طرف اس کے بالوں کی ایک لاکھ زلفیں ہوں گی۔ یہ زلفیں بعض تو نور کی ہوں گی۔ بعض یاقوت کی، بعض لؤلؤ کی، اور بعض زبرجد کی اور بعض مرجان کی اور بعض جواہر کی۔ ان کو زمرد اخضر اور احمر کے تاج پہنائے گئے ہوں گے۔ رنگ رنگ کے موتی ہوں گے جن سے ہر طرح کی خوشبوئیں پھوٹتی ہوں گی۔ جنت کی ہر خوشبو اس کے بالوں کے نیچے ہوگی۔ ہر ایک زلف کے دُر (یعنی موتی) جواہر چالیس سال کی مسافت سے چمکتے نظر آئیں گے۔ بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس کی پچھلی طرف ایک لاکھ مینڈھیاں اس کے سینے پر پڑتی ہوں گی، پھر اس کی سرین پر پڑتی ہوگی، پھر اس کے قدموں تک لٹکتی ہوں گی۔ حتیٰ کہ ہوا ان کو گھسیٹتی ہوگی۔ اس کی دائیں طرف ایک لاکھ خادمائیں ہوں گی۔ ہر زلف ایک خادمہ کے ہاتھ میں ہوگی (جس کو اس نے اٹھا رکھا ہوگا) اور اس کے بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا۔

پھر اس کی پشت کی طرف بھی ایک لاکھ خادمائیں ہوں گی۔ ہر ایک خادمہ نے اس کے بالوں کی ایک لٹ اٹھا رکھی ہوگی۔ اس بیوی کے آگے ایک لاکھ خادمائیں چلتی ہوں گی۔ ان کے پاس موتیوں کی انگیٹھیاں ہوں گی جن میں آگ کے بغیر بخور جلتے ہوں گے اور ان کی خوشبو جنت میں سو سال کی مسافت تک پہنچتی ہوگی۔ اس کے گرد سدا رہنے والے لڑکے ہوں گے۔ ان پر کبھی موت نہ آئے گی۔ گویا کہ وہ موتی ہوں گے جو اپنی کثرت کی وجہ سے بکھر گئے ہوں گے۔ یہ بیوی اللہ تعالیٰ کے دوست کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی خیریت اور سرور کا مزہ لے رہی ہوگی اور اس سے مسرور ہو کر

اس پر فدا ہو رہی ہو گی۔ پھر اس سے کہے گی۔ ''اے اللہ کے دوست! آپ رشک و سرور میں اور ملاحظہ فرمائیے''۔ پھر وہ اس کے سامنے ایک ہزار طرح کی چال کے ساتھ چل کر دکھائے گی۔ ہر ایک چال میں نور کی ستر پوشاکیں نمودار ہوتی رہیں گی اس کے بالوں کو سلجھانے والی اس کے ساتھ ہوں گی۔ جب وہ چلے گی تو ناز و نخرہ سے چلے گی۔ اس پر خوبصورت ہو کر خوشی اور مستی دکھائے گی اور مسکرائے گی۔ جب وہ کسی طرف مائل ہو گی تو اس کی کنیزیں اس کے بالوں کے ساتھ گھوم جائیں گی اور ان کی مینڈھیاں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔

جب وہ گھومے گی تو اس کی کنیزیں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔ جب وہ اپنا رخ سامنے کرلے گی تو وہ بھی رخ سامنے کرلیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسی شکل میں (جنت میں جانے کے لئے دوسری بار) اس طرح سے پیدا کیا ہو گا کہ وہ اپنا رخ زیبا سامنے کرے گی تو وہ بھی سامنے رہے اور اگر پشت پھیرے تو بھی اس کا چہرہ سامنے رہے۔ نہ اس کا چہرہ اس کے خاوند سے ہٹے گا اور نہ اس سے غائب ہو گا۔ جنتی اس کی ہر شے دیکھے گا۔ جب وہ ایک لاکھ انداز سے چلنے کے بعد بیٹھے گی تو اس کے سرین تخت سے باہر نکل رہے ہوں گے اور اس کی زلفیں اور مینڈھیاں لٹک رہی ہوں گی۔

ان پر کیف مناظر حسن کو دیکھ کر ولی اللہ ایسا بے چین اور بے قرار ہو گا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے موت نہ آنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ خوشی کے مارے مر جاتا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت برداشت کی نہ دی ہوتی تو یہ اس کی طرف اس خوف سے دیکھ بھی نہ سکتا کہ اس کی بینائی کھو جائے۔ یہ اپنے خاوند سے کہے گی۔ ''اے ولی اللہ! خوب عیش کرو جنت میں موت کا نام و نشان نہیں''۔

(بستان الواعظین ابن جوزی صفحہ نمبر 194 تا 196)

دنیوی عورتوں کی حوروں پر عبادت سے فوقیت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں حور عین کی ایک مجلس ہوا کرے گی۔ یہ ایسی خوبصورت آواز میں گیت گائیں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی نغمہ سرائی کبھی نہ سنی ہوگی یہ کہیں گی:

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ بشارت ہو اس کے لئے جو ہمارا خاوند بنا اور ہم اس کی بیویاں بنیں''۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حور عین یہ ترانہ کہیں گی تو دنیا کی عورتیں ان کے جواب میں یہ ترانہ کہیں گی:

''ہمیں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔ ہم نے روزے رکھے ہیں اور تم نے روزے نہیں رکھے، ہم نے وضو کئے ہیں تم نے وضو نہیں کئے۔ ہم نے زکوٰۃ اور صدقات ادا کئے ہیں تم نے نہیں کئے''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس جواب کے ساتھ دنیا کی عورتیں غالب آجائیں گی۔ (التذکرہ للقرطبی)

دنیوی بوڑھی عورتوں کا جنت میں جوان ہونا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''بے شک ہم ان عورتوں کو ایک خاص انداز میں پیدا کریں گے، پھر ہم

Marfat.com

ان کو کنواریاں پیار دلانے والی ہم عمر بنائیں گے"۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے انسانی عورتیں مراد ہیں۔

حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ اور مقاتل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی یہ دنیا والی عورتیں ہوں گی جو ادھیڑ عمر اور بوڑھی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دنیا میں پہلے ان کو پیدا کرنے کے بعد جب وہ ادھیڑ عمر اور بوڑھی ہو جائیں گی تو قیامت کے دن ان کو دوبارہ جوان پیدا کیا جائے گا"۔

اس تفسیر کی تائید حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث سے ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کہ وہ تمہاری بوڑھی، کم نظر اور کم اعضاء والی عورتیں ہوں گی"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا یہ میری خالہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو کہ جنت میں بوڑھیاں داخل نہ ہوں گی۔ یہ ارشاد سن کر اس بوڑھی کو اس قدر پریشانی لاحق ہوئی جس قدر اللہ نے چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (فرمانِ باری تعالیٰ)

"بے شک ہم ان کو نئے سرے سے پیدا کریں گے"۔

آدم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کہ بوڑھیاں جنت میں داخل نہ ہوں گی"۔

"تو وہ بوڑھی رو پڑی"۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اس کو بتاؤ کہ اس دن وہ بوڑھی نہ ہوگی۔ وہ اس دن جوان ہوگی''۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک ہم ان کو نئے سرے سے پیدا کریں گے۔ (حادی الارواح)

حوروں کو زعفران سے پیدا کیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا''۔ (بیہقی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔ (طبرانی)

حوروں کو آدم وحوا نے نہیں جنا

(حادی الارواح 274)

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن تابعی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے دوست کے لیے جنت میں ایسی بیوی ہوگی جس کو آدم وحوا علیہما السلام نے نہ جنا ہے بلکہ وہ زعفران سے پیدا کی گئی''۔

(حور کو مٹی سے نہیں بنایا)

حضرت زید بن اسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو مٹی سے پیدا نہیں کیا بلکہ کستوری، کافور اور زعفران سے پیدا کیا ہے۔ (البدور السافرۃ)

حور کی مشک وعنبر اور نور سے تخلیق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حور عین کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان کو کس چیز سے بنایا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین چیزوں سے پیدا کی گئی ہیں۔ ان کا نچلا حصہ مشک (کستوری) کا ہے اور درمیانہ حصہ عنبر کا ہے اور اوپر کا حصہ کافور کا ہے۔ ان کے بال اور ابرو سیاہ نور سے ان کا خط کھینچا گیا ہے''۔ (ترمذی کذافی التذکرہ)

حور کی تخلیق کے بعد ان پر خیمے نصب کرنا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے پوچھا کہ مجھے بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ حور عین کو کس طرح پیدا فرماتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

''اللہ تعالیٰ ان کو عنبر اور زعفران کی شاخوں سے پیدا فرماتا ہے پھر ان کے اوپر خیمے نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے ان کے پستانوں کو خوشبو دار گورے رنگ کی کستوری سے پیدا کرتا ہے، اس پر باقی بدن کی تعمیر کرتا ہے۔'' (تذکرۃ القرطبی)

حوروں کے بدن کے مختلف حصے کس چیز سے بنائے گئے

(التذکرۃ 560)

''حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو پاؤں کی انگلیوں سے اس کے گھٹنے تک زعفران سے بنایا ہے اور اس کے سینے سے گردن تک شعلہ کی طرح چمکنے والے عنبر سے بنایا اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے تخلیق کیا ہے اور اس کے اوپر گل لالہ جیسی خوبصورت ستر پوشاکیں ہوں گی جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کا چہرہ زبردست نور سے ایسے چمک اٹھتا ہے جیسے دنیا والوں کے لیے سورج

Marfat.com

چمکتا ہے۔ اور جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ کا اندرونی حصہ لباس اور جلد کی باریکی کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے۔ ان کے سر میں خوشبو دار کستوری کے بالوں کی چوٹیاں ہیں۔ ہر ایک چوٹی کو اٹھانے کے لیے ایک خدمت گار ہوگی جو اس کے کنارے کو اٹھانے والی ہوگی۔ یہ حور کہتی ہوگی یہ انعام ہے دوستوں کا اور بدلہ ہے ان اعمال کا جو بجالاتے تھے''۔

قطرات رحمت سے حوروں کی تخلیق

(التذکرۃ فی احوال الموتی 519)

''حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک بدلی نے عرش سے بارش برسائی تو ان کے قطرات رحمت سے حوروں کو پیدا کیا گیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک پر نہر کے کنارے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا۔ اس خیمے کی چوڑائی چالیس سال ہے اس کا کوئی دروازہ نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا دوست (اس کے پاس) خیمہ میں جانا چاہے گا تو اس خیمہ کو راستہ ہو جائے گا تا کہ ولی کو اس کا علم ہو جائے کہ فرشتوں اور خدمت گاروں کی مخلوق کی نگاہوں نے اس حور کو نہیں دیکھا۔ یہ ایسی حوریں ہیں جو مخلوقات کی نگاہوں سے بالکل اوجھل ہیں''۔

جنت کے گلابوں سے حوروں کی تخلیق

حضرت رباح قیسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(جنات النعیم) جنات الفردوس اور جنات عدن کے درمیان واقع ہیں۔ ان میں ایسی حوریں ہیں جو جنت کے گلاب سے پیدا کی گئی ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان (جنات النعیم) میں کون داخل ہوگا؟ تو فرمایا: اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے: وہ حضرات جو گناہ کا ارادہ نہیں کرتے۔ جب وہ میری عظمت کو یاد کرتے ہیں تو مجھے اپنے سامنے پاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو میرے خوف وخشیت میں پروان چڑھتے ہیں (وہ بھی جنات النعیم میں داخل ہوں گے)

(صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا)

حوروں پر فرشتوں کے خیمے نصب کرنا

(حاوی الارواح 277)

''حضرت ابن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حورعین کو محض قدرت خداوندی سے پیدا کیا گیا ہے جب ان کی تخلیق پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے ان پر خیمے نصب کر دیتے ہیں''۔

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت) ابوسلیمان درانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جن کے کناروں پر خیمے نصب کیے گئے ہیں۔ ان میں حورعین موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو نئے طریقے سے پیدا کیا ہے۔ جب ان کا حسن کامل ہو گیا تو فرشتوں نے ان پر خیمے لگا دیئے۔ یہ ایک میل در میل کرسی پر بیٹھی ہیں۔ جبکہ اس کی سرینیں کرسی کے اطراف سے باہر نکل رہی ہیں۔ جنت والے اپنے محلات سے (نکل کر ان کے پاس آئیں) گے اور جس طرح چاہیں گے ان کے نغمات اور ترانے سنیں گے۔ پھر ہر جنتی ہر ایک کے ساتھ خلوت میں چلا جائے گا۔

(صفۃ الجنۃ)

Marfat.com

بادلوں سے نعمتوں کی بارش

حضرت ابوطیبہ کلاعی فرماتے ہیں: جنت والوں پر نعمتوں سے بھری ہوئی بدلی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سایہ کرے گی اور پوچھے گی کہ میں آپ حضرات پر کس نعمت اور لذت کی بارش کروں؟ پس جو شخص جس قسم کی خواہش کرے گا، اس پر اسی کی بارش ہو گی۔ (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا 292)

نہر بیدخ سے حوروں کو ساتھ لانا

(رواہ ابن ابی الدنیا کمافی حاوی الارواح ص 275)

''حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بیدخ ہے۔ اس پر یاقوت کے قبے ہیں جن کے نیچے لڑکیاں اگتی ہیں اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتی ہیں۔ جنتی آپس میں کہیں گے کہ ہمارے ساتھ بیدخ کی طرف چلو۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور لڑکیوں سے مصافحہ کریں گے۔ جب کوئی لڑکی کسی مرد کو پسند آئے گی تو وہ اس کی کلائی کو چھولے گا تو وہ لڑکی اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری لڑکی اگ آئے گی''۔

لڑکیاں اُگانے والی نہر

شمر بن عطیہ کہتے ہیں کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جو لڑکیاں اگاتی ہیں یہ لڑکیاں مختلف آوازوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتی ہیں کہ ویسی خوبصورت آوازیں کانوں نے کبھی نہیں سنی۔ وہ کہتی ہیں:

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ ہم لباس پہننے والی ہیں کبھی بے لباس نہ ہوں گی۔ ہم ہمیشہ نعمتوں والی ہیں کبھی بھوکی نہ ہوں گی اور ہم

ہمیشہ نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی رنج و تکلیف میں نہ جائیں گی"۔
(صفۃ الجنۃ ابونعیم)

سیب سے حوروں کا نکلنا

(الجامع الاحکام القرآن للقرطبی ص 133 جلد 17)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص جنت کے سیبوں میں سے ایک سیب کو پکڑے گا تو وہ سیب اس کے ہاتھ میں پھٹے گا۔ اس سے ایک (خوبصورت) حور نکلے گی۔ اگر وہ سورج کی طرف جھانک لے تو سورج کی روشنی اس کے سامنے شرمندہ ہو جائے۔ جبکہ سیب سے حور نکلنے کی وجہ سے سیب میں تو کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ایک شخص نے پوچھا کہ عجیب بات ہے، اس سیب سے حور نکلے اور اس میں کمی نہ آئے؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں (ایسا ہی ہوگا) اس کی مثال یہ ہے جیسے چراغ سے چراغ روشن کیا جائے، اس میں کمی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے کرنے پر قادر ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد 17 صفحہ 133)

خیرہ عورت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہر مسلمان کو خیرہ ملے گی اور خیرہ کے لیے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے۔ ان میں سے ہر دروازے میں سے ہر دن ایسے تحفے اور ہدیے اور بزرگی لے کر فرشتے داخل ہوں گے جو ان سے پہلے ان کو نہ ملے ہوں گے۔ وہ عورتیں نہ پریشان ہوں گی نہ وہ بدبودار ہوں گی اور نہ ان کے منہ سے بدبو آئے گی اور نہ خاوند کے علاوہ کسی کی جانب نظر اٹھانے والی ہوں گی۔ (حادی الارواح)

Marfat.com

عیناء

التذکرہ (555)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک حور ہے جس کا نام ''عیناء'' ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کے اردگرد ستر ہزار خدمت کرنے والی لڑکیاں چلتی ہیں۔ اس کے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی (اتنی ہی خدمت گار لڑکیاں) ہوتی ہیں۔ یہ حور کہتی ہے کہ کہاں ہیں امر بالمعروف کرنے والے اور نہی عن المنکر کرنے والے (میں ان کا انعام ہوں)''۔ (التذکرہ)

عیناء مرضیة

شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے جہاد کی تیاری کی۔ میں نے اپنے ساتھ والے رفیقوں سے کہا کہ جہاد کے فضائل میں سے ہر ایک شخص دو آیتیں پڑھنے کے لیے تیار ہو جائے تو ایک شخص نے یہ آیت پڑھی:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان و مال اس قیمت پر خریدی کہ ان کے لئے جنت ہے''۔

یہ آیت سن کر ایک لڑکا جو چودہ پندرہ سال کا تھا اور اس کا باپ بہت سامان چھوڑ کر مر گیا تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ اے عبدالواحد! کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لی؟ شیخ نے فرمایا بے شک اس نے خرید لی۔ اس نے کہا تو میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا جان و مال جنت کے بدلے بیچ دیا۔

میں نے کہا خوب سوچ سمجھ لو۔ تلوار کی دھار بڑی تیز ہوتی ہے اور تو بچہ ہے۔ مجھے خوف ہے کہ شاید تجھ سے صبر نہ ہو سکے اور عاجز ہو جائے۔ اس نے جواب میں کہا۔ اے شیخ! میں اللہ تعالیٰ سے معاملہ کروں اور پھر عاجز ہو جاؤں، اس کے کیا معنی

Marfat.com

ہیں؟ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنا سب جان و مال فروخت کر دیا۔

شیخ نے کہا، میں اتنی بات کہہ کر بہت پشیمان ہوا اور نادم ہوا اور اپنے جی میں کہا کہ دیکھ اس بچے کی عقل کیسی ہے اور ہم کو باوجود بڑے ہونے کے عقل نہیں۔ مختصر یہ کہ اس لڑکے نے اپنے گھوڑے اور ہتھیار اور کچھ ضروری خرچ کے سوا کل مال صدقہ کر دیا۔ جب چلنے کا دن ہوا تو وہ سب سے پہلے ہمارے پاس آیا اور کہا۔ یا شیخ! السلام علیکم! شیخ کہتے ہیں میں نے اس کے سلام کا جواب دے کر کہا، خوش رہو تمہاری بیع نفع مند ہوئی۔ پھر ہم جہاد کے لئے چلے۔ اس لڑکے کی یہ حالت تھی کہ راستہ میں دن کو روزہ رکھتا اور رات کو نماز میں کھڑا ہوتا اور ہماری ہمارے جانوروں کی خدمت کرتا۔ جب ہم سوتے تھے تو ہمارے جانوروں کی حفاظت کرتا تھا۔

جب ہم روم کے شہر کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ وہ جوان چلا چلا کر کہہ رہا ہے کہ اے عیناء مرضیہ تو کہاں ہے؟ میرے رفیقوں نے کہا شاید مجنوں ہو گیا۔ میں نے اسے بلا کر پوچھا بھائی تو کسے پکار رہا ہے؟ اور عیناء مرضیہ کون ہے؟ تو اس نے ساری کیفیت کچھ اس طرح بیان کی کہ میں غنودگی کی سی حالت میں تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ عیناء مرضیہ کے پاس چلو۔ میں اس کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔ وہ مجھے باغ میں لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نہر جاری ہے۔ پانی نہایت صاف و شفاف ہے، نہر کے کنارے نہایت حسین لڑکیاں ہیں کہ گراں بہا زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئیں اور آپس میں کہنے لگیں کہ عیناء مرضیہ کا خاوند ہے۔ میں نے انہیں سلام کر کے پوچھا کہ تم میں سے عیناء مرضیہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا ہم تو اس کی لونڈیاں اور باندیاں ہیں، وہ تو آگے ہے۔

میں آگے گیا تو ایک نہایت عمدہ باغ میں لذیذ ذائقہ دودھ کی نہر بہتی دیکھی اور اس کے کنارے پر پہلی عورتوں سے زیادہ حسین عورتیں دیکھیں۔ انہیں دیکھ کر تو میں مفتون ہو گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور کہا کہ یہ عیناء مرضیہ کا خاوند ہے۔

Marfat.com

میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا وہ آگے ہے۔ ہم تو اس کی خدمت کرنے والیاں ہیں، تم آگے جاؤ۔ میں آگے گیا تو دیکھا کہ ایک نہر خالص مزے دار شراب کی جاری ہے اور اس کے کنارے ایسی حسین وجمیل عورتیں بیٹھی ہیں کہ انہوں نے پہلی سب عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے انہیں سلام کر کے پوچھا کہ عیناء مرضیہ کیا تم میں ہے؟ تو انہوں نے کہا، نہیں ہم سب تو اس کی کنیزیں ہیں، وہ آگے ہے تم آگے جاؤ۔ میں آگے گیا تو ایک چوتھی نہر خالص شہد کی بہتی دیکھی اور اس کے کنارے کی عورتوں نے پچھلی سب عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے ان سے بھی سلام کر کے پوچھا کہ عیناء مرضیہ کیا تم میں ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے ولی! ہم تو اس کی لونڈیاں ہیں تم آگے جاؤ۔ میں آگے چلا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید موتیوں کا خیمہ ہے اور اس کے دروازے پر ایک حسین لڑکی کھڑی ہے اور وہ ایسے عمدہ زیور اور لباس سے آراستہ ہے کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئی اور خیمہ میں پکار کر کہا، اے عیناء مرضیہ! تمہارا خاوند آ گیا۔ میں خیمے کے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جڑاؤ سونے کا تخت بچھا ہوا ہے۔ اس پر عیناء مرضیہ جلوہ افروز ہے۔ میں اسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا، اس نے دیکھتے ہی کہا: مرحبا مرحبا اے ولی اللہ! اب تمہارے یہاں آنے کا وقت قریب آ گیا۔ میں دوڑا اور چاہا کہ اسے گلے سے لگا لوں، اس نے کہا: ٹھہرو ابھی وہ وقت نہیں آیا اور ابھی تمہاری روح میں دنیوی حیات باقی ہے۔ آج رات تم یہیں روزہ افطار کرو گے۔ میں یہ خواب دیکھ کر جاگ اٹھا اور اب میری یہ حالت ہے کہ صبر نہیں ہوتا۔

شیخ عبدالواحد فرماتے ہیں: ابھی یہ باتیں ختم نہ ہوئیں تھیں کہ دشمن کا ایک گروہ آیا اور اس لڑکے نے سبقت لے کر حملہ کیا اور نو کافروں کو مار کر شہید ہوا تو میں اس کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ خون میں لت پت ہے اور کھلکھلا کر خوب ہنس رہا ہے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ (روض الریاحین)

عیناء کا خواب میں دیکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے صاحبزادے فرمانے لگے کہ ہم ایک غزوہ میں گئے ہوئے تھے۔ ہمارا ایک ساتھی تھا (ایک دن وہ جوش میں آکر) کہنے لگا ''وا اھلا وا اھلا'' یعنی کیا ہی اچھی شادی ہے، کیا ہی اچھی شادی ہے۔

ہم اس کی طرف اترے کہ اسے کیا ہو گیا۔ ہم نے اس سے پوچھا: کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اپنے دل میں یہ سوچ کر رکھا تھا کہ میں دنیا میں شادی نہیں کروں گا۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ میری شادی حورعین سے کر دے۔ لیکن جب شہادت میں تاخیر ہوگئی تو میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر میں (گھر کو) واپس جاؤں تو شادی کرلوں گا۔ (اسی خیال میں تھا کہ) میں نے خواب دیکھا کہ ایک منادی کہتا ہے کہ تو ہی ہے جس نے کہا تھا کہ اگر میں واپس ہو جاؤں تو شادی کروں گا۔ اٹھ جا، اللہ تعالیٰ نے تیری شادی (عیناء حور) کے ساتھ کر دی ہے۔ وہ (شخص) مجھے ایک سبز گنجان باغ کی طرف لے کر چلا گیا تو اس باغ میں دس خوبصورت لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں (کچھ عجیب قسم کی) صنعت (کاریگری) تھی جس میں وہ (لڑکیاں) مشغول تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم میں سے عیناء کون ہے تو انہوں نے کہا ہم تو اس کی خدمت گار ہیں، وہ تو آگے ہے۔ میں وہاں سے آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ پہلے سے زیادہ گنجان باغ میں جا پہنچا جو پہلے باغ سے بہت زیادہ خوبصورت تھا۔ اس میں بیس (خوبصورت) لڑکیاں تھیں۔ وہ (لڑکیاں اتنی حسین تھیں کہ) پہلی والی دس لڑکیاں ان کے حسن و جمال کے مقابلہ میں کچھ نہ تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں صنعت (کاری گری) تھی جس میں وہ مشغول تھیں۔ میں نے ان سے (بھی) پوچھا کہ تمہارے اندر عیناء تو نہیں۔ تو وہ لڑکیاں کہنے لگیں۔ ہم تو اس کی خدمت گار ہیں وہ تو آگے ہے۔

میں وہاں سے اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ پہلے اور دوسرے باغ سے بہت زیادہ خوبصورت گنجان باغ ہے جس میں چالیس لڑکیاں ہیں جو کہ اپنے کھیل میں مشغول ہیں اور وہ اتنی حسین ہیں کہ پہلی دس بیس لڑکیوں کا حسن ان کے مقابلے میں کچھ نہ تھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ تم میں عیناء تو نہیں۔ تو وہ بھی بول پڑیں کہ نہیں ہم تو اس کی خدمت کرنے والی ہیں وہ تو آپ کے آگے ہے۔ تو میں وہاں سے کچھ آگے چلا تو اچانک میری نگاہ یاقوت کے ایک کھوکھلے محل پر پڑی۔ جس میں ایک تخت بچھا ہوا تھا۔ اس پر ایک (حسین وجمیل) عورت ٹیک لگائے ہوئے بیٹھی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ ارے تو عیناء ہے؟ تو وہ کہنے لگی۔ ہاں ہاں میں ہی عیناء ہوں۔ مرحبا مرحبا (آپ کا آنا مبارک ہو) میں آگے بڑھا اس سے مصافحہ کرنے لگا تو وہ کہنے لگی۔ ٹھہر جا! اب تک تو حیات کے عالم میں ہے (جب تجھ سے روح نکلے گی تو پھر تجھ سے ملاقات ہوگی) آج رات کو ہماری ملاقات ہوگی۔ اس صاحب کے خواب دیکھنے کے کچھ دیر بعد لڑائی گرم ہوگئی اور شام سے پہلے پہلے وہ شہید ہوگیا۔

(درالمنثور ص152 ج5)

حور مزید

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنتی آدمی جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھے گا پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی جس کے رخساروں میں وہ اپنے چہرے کو آئینے سے زیادہ صاف دیکھے گا۔ اس پر ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دینے والا ہوگا۔ یہ اس کو سلام کرے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے دے گا اور پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟

وہ بتائے گی، میں ''مزید'' میں سے ہوں۔ اس عورت پر ستر جوڑے ہوں گے۔ ان سے بھی نظر گزر جائے گی حتیٰ کہ وہ اس کی پنڈلی کے گودے کو ان کے جوڑوں کے پیچھے سے دیکھ لے گا۔ اس عورت پر تاج بھی ہوں گے جن کے ادنیٰ درجے کا موتی مشرق مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہوگا''۔ (رواہ احمد کذا فی المشکوٰۃ ج2 صفحہ 500)

حوروں کی اپنے خاوندوں کیلئے دعائیں

''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حورعین تعداد میں تم سے بہت زیادہ ہیں وہ اپنے خاوندوں کے لئے دعائیں کرتی ہیں کہ اے اللہ! میرے اس خاوند کی دین کے بارے میں مدد فرما اور اس کے دل کو اطاعت کی طرف متوجہ فرما اور یا ارحم الراحمین اپنے قرب کے ساتھ اس کو ہم تک پہنچا دے''۔

(حاوی الارواح، 276)

دنیوی عورت کی اپنے شوہر کو ایذاء دینے پر حور کی تنبیہ

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی عورت دنیا میں جب بھی خاوند کو ایذاء اور تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی حورعین (جنت) میں کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے، اس کو ایذا مت دو۔ یہ تمہارے پاس کچھ وقت کا مہمان ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ یہ تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا''۔

(حاوی الارواح 276)

حور کا دنیا میں اپنے شوہر کو دیکھنا

حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جنت کی عورت کو، جب کہ وہ جنت میں موجود ہے، کہا جاتا ہے۔ کیا تو پسند کرتی ہے کہ دنیا کے اپنے خاوند کو دیکھے تو وہ کہتی ہے کہ ہاں (کیوں نہیں) چنانچہ اس کے لئے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کو دیکھتی اور پہچان رکھتی ہے اور ٹکٹکی لگا کر دیکھتی رہتی ہے اور یہ کہ وہ اپنے خاوند کو دیر سے آنے والا سمجھتی ہے۔ یہ عورت اپنے خاوند کی اتنی مشتاق ہے کہ جتنا (دنیا کی) عورت اپنے گھر سے کہیں دور دراز گئے ہوئے اپنے خاوند کی واپسی کی مشتاق ہوتی ہے۔

شاید کہ دنیا کے مرد اور بیوی کے درمیان وہی حالت ہوتی ہے جو بیوی کے اپنے خاوند کے درمیان نوک جھونک اور جھگڑا ہوتا ہے تو یہ جنت کی حور دنیا کی بیوی پر ناراض ہوتی ہے اور اس کو صدمہ ہوتا ہے اور اس کی تکلیف کی بنا پر کہتی ہے کہ تجھے ہلاکت ہو، تو اس کو چھوڑ دے یہ تمہارے پاس چند راتوں اور دنوں کا مہمان ہے (اس کو تکلیف نہ دو) (تذکرہ)

حوروں کا حساب کتاب کے وقت اپنے شوہر کو دیکھنا

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا قیامت کے دن حساب لے رہا ہوگا' اس وقت اس کی بیویاں جنت سے جھانک کر دیکھ رہی ہوں گی۔ جب پہلا گروہ حساب سے فارغ ہو کر (جنت کی طرف) لوٹے گا تو وہ عورتیں ان کو دیکھ رہی ہوں گی اور کہیں گی، اے فلانی! خدا کی قسم یہ تمہارا خاوند ہے وہ بھی کہے گی ہاں اللہ کی قسم یہ میرا خاوند ہے۔ (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا 290)

حور کا اپنے شوہر کے احوال معلوم کرنے کے لئے اپنے خادموں کو بھیجنا

حضرت ابن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اپنے نوکروں سے کہے گی۔ تو تباہ ہو جائے، جا کر دیکھ تو سہی (حساب کتاب میں) ولی اللہ یعنی میرے خاوند کے ساتھ کیا ہوا جب وہ اطلاع پہنچانے میں دیر کر دے گا تو وہ دوسرے خدمت گار کو بھیجے گی۔ وہ بھی دیر کر دے گا تو تیسرے کو روانہ کر دے گی۔ پھر پہلا آکر کہے گا کہ میں نے اس کو میزان عدل کے پاس چھوڑا ہے دوسرا آکر کہے گا کہ میں نے اس کو پل صراط کے پاس چھوڑا ہے۔ تیسرا آکر کہے گا کہ وہ جنت میں داخل ہو چکا ہے۔ اس کا حور خوشی اور فرحت سے استقبال کرے گی اور یہ جنت کے دروازے تک پہنچ کر اس سے بغل گیر ہو گی جس سے کبھی نہ نکلنے والی عود کی خوشبو جنتی کے ناک میں داخل ہو جائے گی۔ (حادی الارواح ص 306)

جنت کے دروازے پر حور کا اپنے شوہر کا استقبال

''حضرت یحییٰ ابن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حور عین اپنے خاوندوں سے جنت کے دروازوں پر ملاقات کریں گی اور خوبصورت ترین ترنم کے ساتھ کہیں گی کہ ہم نے عرصہ دراز تک آپ حضرات کا انتظار کیا ہے۔ ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والی ہیں کبھی نکالی نہ جائیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ اور یہ بھی کہیں گی کہ آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کی محبوبہ ہوں۔ میں آپ ہی کے لئے ہوں۔ میرے نزدیک آپ کی ہمسری کرنے والا کوئی نہیں''۔ (حادی الارواح)

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی

Marfat.com

ہے۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (مریم:۸۵) کے متعلق پوچھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفد تو سوار ہی ہوتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو وہ اپنے سامنے سفید ایسی اونٹنیوں کو پائیں گے جن کے پر ہوں گے۔ ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے۔ ان کے جوتوں کے تسمے چمکتے ہوئے روشن ہوں گے۔ ان اونٹنیوں کا ہر قدم حد نظر تک ہو گا اور وہ جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے تو اس کی زنجیر سرخ یاقوت کی ہوگی جس کے گرد سونے کے تختے ہوں گے۔ اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہوگا جس کی جڑوں سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے تو جب ان میں سے ایک سے پانی پئیں گے تو ان کے چہروں میں آرام کی تازگی پھیل جائے گی اور جب دوسرے چشمے سے وضو کریں گے تو ان کے بال کبھی پراگندہ نہ ہوں گے۔ پھر وہ زنجیروں کو تختوں پر ماریں گے تو زنجیر کی آواز سنائی دے گی۔ پھر وہ آواز حوروں کو پہنچے گی تو وہ معلوم کر لے گی کہ ان کا خاوند آ گیا ہے۔ جلد بازی ان کو ہلکا پھلکا کر دے گی۔ پھر وہ جنت کے قیم کو جلد دروازہ کھولنے کو کہے گی تو وہ اس کے لئے دروازہ کھولے گا۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان اس کو نہ کرائی ہوتی تو یہ آدمی اس قیم کو دیکھ کر سجدہ میں گر جاتا جبکہ وہ اس کی چمک اور روشنی دیکھے گا پھر وہ کہے گا میں تیرا قیم ہوں مجھے تیرے ہی لئے مقرر کیا گیا ہے۔ پھر وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی کے پاس پہنچ جائے گا تو وہ جلد سے اٹھے گی اور خیمہ سے نکل کر اس سے بغل گیر ہوگی اور کہے گی۔

Marfat.com

تو میری محبت ہے اور میں تیری محبت ہوں۔ اور راضی رہوں گی کبھی
ناراض نہ ہوں گی اور ہمیشہ خوش وخرم رہوں گی کبھی پریشان نہ ہوں گی اور
ہمیشہ رہوں گی کسی دوسری جگہ نہ جاؤں گی۔ پھر وہ اپنے مکان میں داخل
ہوگا۔اس کی بنیاد سے لے کر چھت تک سو ذراع کا فاصلہ ہوگا جو موتیوں
اور یاقوت کی چٹانوں سے تعمیر کیا گیا ہوگا۔ اس کے کچھ پتھر سرخ ہوں
گے، کچھ سبز اور کچھ زرد ہوں گے۔ ان میں سے کوئی پتھر دوسرے سے
مشابہ نہ ہوگا۔ پھر وہ آراستہ تخت کے پاس آئے گا تو تخت پر تخت ہوں
گے۔ان پر ستر بستر ہوں گے ان بستروں پر بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر
ستر جوڑے لباس کے ہوں گے۔ اس کے باوجود اس بیوی کی پنڈلی کی
ہڈی کے اندر سے گودا دکھائی دے گا۔ رات بھر کے اندازے میں وہ ان
سے اپنی خواہش پوری کرتا رہے گا۔ (الحدیث)

(حادی الارواح ص198)

چالیس برس تک حور کو دیکھتے رہنا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک طویل روایت ہے جس میں ادنیٰ
درجے کے جنتی کا جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے اس کے آخر میں فرماتے ہیں: جب
وہ (جنتی) اپنی دار سلطنت کی انتہاء تک پہنچے گا تو اس کے خادم اس کے لئے کھانا لائیں
گے پانی پلائیں گے جس سے جب وہ خوب شکم سیر ہوگا تو وہ خادم کہیں گے کہ اب اس
کو اپنی بیویوں سے ملاقات کرنے دو تو وہ خدام چلے جائیں گے۔ اتنے میں اس جنتی
کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر پڑے گی۔ جو کہ ایک تخت پر بیٹھی ہوئی ہوگی جس نے
ستر پوشاکیں پہن رکھی ہوں گی اور ہر پوشاک کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا۔ جنتی کو
اس کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت اور خون اور ہڈی اور کپڑے کے اوپر سے نظر آئے

گا تو یہ جنتی اس کو دیکھتے ہی کہے گا کہ تو کون ہے تو وہ کہے گی میں ان حوروں میں سے ہوں جو تیرے لئے پوشیدہ کر رکھی ہیں یہ جنتی اس کی طرف متوجہ ہوگا تو اس کو دیکھتے دیکھتے چالیس سال گزر جائیں گے۔ پھر اس کے بعد جب اس کی نگاہ ایک اور کمرے میں پڑے گی تو وہاں پہلی عورت سے زیادہ خوبصورت عورت ہوگی وہ کہے گی ارے میاں ہم میں تیرا کوئی حصہ ہی نہیں تو یہ جنتی اس کی طرف چالیس سال بڑھتا رہے گا نگاہ تک بھی اس سے نہیں ہٹے گی۔ الحدیث

(رواہ ابن ابی الدنیا فی اسنادہ من لا اعرفہ الان)(الترغیب والترھیب ج 4 ص 304)
(ترغیب ص304 ج4)

حور کی طلب میں دعا نہ مانگنے پر حور کا افسوس

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب نمازی سلام پھیرتا ہے اور یہ نہیں کہتا: اے اللہ مجھے دوزخ سے نجات عطا فرما اور جنت میں داخل فرما اور مجھے حورعین سے بیاہ دے تو فرشتے کہتے ہیں افسوس کیا یہ شخص بے بس ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرے۔ اور جنت کہتی ہے افسوس کیا یہ شخص عاجز ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے اور حور کہتی ہے یہ شخص عاجز ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے کہ وہ اس کی حورعین سے شادی کرے۔ (طبرانی)

حور کب تک متوجہ رہتی ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب یہ مسلمان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لیے جنت کو کھول دیا

جاتا ہے اور اس کے اور اس کے رب کے درمیان پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور اس کی طرف اپنا رخ کر لیتی ہے جب تک وہ نہ تھوکے اور نہ ناک سنکے۔ (طبرانی)

حوروں کا صبح تک انتظار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص تھوڑا کھانا کھا کر نماز پڑھتے ہوئے رات گزار دیتا ہے تو صبح تک حور عین انتظار میں رہتی ہیں (کہ شاید اللہ تعالیٰ اس نیک بندے سے ہمیں بیاہ دے۔ واللہ اعلم) (طبرانی)

حور کا پیغام نکاح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے استقبال کے لیے سنورتی ہے پھر جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام میسرہ ہے اس کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور دروازوں کے کنڈے ہلتے ہیں اس سے ایسی بھینی بھینی آواز پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے زیادہ خوبصورت آواز نہیں سنی ہوگی پس حور عین ظاہر ہو جائیں گی بالاخانوں سے باہر نکل کر کہیں گی کوئی ہے جو (ہم سے) شادی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو پیغام نکاح دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی (ہم سے) کر دے۔ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے: اے رضوان! جنت کے سب دروازے کھول دے اور اے

Marfat.com

مالک! دوزخ کے سب دروازے بند کر دے۔

(شعب الایمان بیہقی) (جنت کے حسین مناظر 390)

لعبہ کا پیغام

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جنت میں ایک حور ہے جس کو لعبہ کہتے ہیں جنتیوں کی تمام حوریں اس سے تعجب کرتی ہیں اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہیں اے لعبہ تجھے خوشخبری ہو اگر طالبین کو تیرا پتا چل جائے تو وہ آپ تک پہنچنے میں نہایت ہی کوشش سے کام لیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے اس کو چاہئے کہ میرے رب کی رضا کے لئے عمل کرے۔ (حادی الارواح ص 276)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنت میں ایک حور ہے جس کا نام لعبہ ہے اس کو چار چیزوں سے پیدا کیا گیا ہے۔ مشک، عنبر، کافور، زعفران اور اس کا گارا نہر حیوان کے پانی سے گوندا گیا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو جا تو وہ ہو گئی۔ (وہ ایسی حور ہے کہ) جنت کی ساری حوریں اس پر عاشقہ ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کو شیریں کر دے۔ اس کی گردن پر لکھا ہے کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے تو اسے میرے رب کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ (تنبیہ الغافلین ص 33)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جنت میں ایک حور ہے جس کو لعبہ کہتے ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کو شیریں کر دے اس کی گردن پر لکھا ہے کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے تو اس کو میرے رب کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہئے''۔

(التذکرہ 555)

حوروں کی تعداد (دو حوریں)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں سب سے پہلے جو حضرات داخل ہوں گے، وہ چودھویں کے رات کے چاند کی طرح (روشن چہرے اور جسموں والے) ہوں گے اور اس کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے زیادہ چمکدار ستاروں کی طرح (روشن) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص کے لیے دو، دو بیویاں ہوں گی جن کا پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے جھلکتا ہوا نظر آئے گا اور جنت میں کوئی انسان بغیر اہل خانہ کے نہ ہوگا''۔

(بخاری شریف) (کذافی فی حادی الارواح 268)

ادنیٰ جنتی کی بہتر بیویاں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ادنیٰ درجے کے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور 72 بیویاں ہوں گی ہر ایک جنتی کے لئے لؤلؤ یاقوت اور زبرجد کا ایک قبہ نصب کیا جائے گا (جس کی لمبائی) جابیہ سے صنعا تک ہوگی''۔

(ترمذی شریف) (کذافی الترغیب ص 305)

وراثت میں حوروں کا ملنا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو بھی اللہ جنت میں داخل فرمائے گا' اس کی بہتر حوروں سے اور دو دوزخیوں کی میراث سے شادی کرے گا۔ ان عورتوں میں سے ہر ایک خواہش کرتی ہوگی اور مرد کا نفس کمزور نہیں ہوتا ہوگا''۔

(ابن ماجہ)

ایک ہزار حوریں

''حضرت ابن عمر فرماتے ہیں:

ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ایک ہزار محل ہوں گے اور ہر دو محل کے درمیان ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوگا۔ جنتی اس کے آخری حصہ کو ایسے دیکھے گا جیسے اس کے قریبی حصہ کو دیکھے گا۔ ہر محل میں حورعین ہوں گی، خوشبو دار پودے ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے۔ وہ جس چیز کی خواہش کرے گا اس کو پیش کی جائے گی''۔

(ترغیب ترہیب ج 4 ص 305)

ساڑھے بارہ ہزار عورتوں سے نکاح

''حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنتی مرد کی پانچ سو حوروں اور چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں سے شادی کی جائے گی۔ جنتی ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنی دنیوی زندگی کی مقدار کے برابر معانقہ کرے گا''۔

(ترغیب وترہیب ص 327 جلد 4)

Marfat.com

چار ہزار خدمت گار لڑکیاں

''حضرت ابن وہب فرماتے ہیں:

- ''جنت میں ایک غرفہ ایسا ہے جس کا نام ''سخا'' ہے جب اللہ کا ولی اس میں جانے کا ارادہ کرے گا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس غرفہ کے پاس جا کر پکاریں گے تو وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ اس غرفہ میں چار ہزار خدمت کے لائق لڑکیاں ہوں گی جو اپنے دامن اور بالوں کو ناز و انداز سے اٹھائے ہوئے چلیں گی اور وہ عود کی انگیٹھیوں سے خوشبو حاصل کریں گی''۔ (رواہ نعیم فی الحلیۃ)

ستر حوریں

ابن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو ایک ہی لولو سے بنے ہوئے محل کے پاس لے جایا جائے گا۔ اس محل کے ستر بالا خانے ہوں گے۔ ہر بالا خانہ میں حورعین میں سے ایک بیوی ہو گی۔ ہر بالا خانہ کے ستر دروازے ہوں گے۔ اس جنتی پر ہر دروازہ سے ایسی خوشبو داخل ہو گی جو اس خوشبو سے مختلف ہو گی جو دوسرے دروازے سے داخل ہو گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا:

''کسی شخص کو خبر نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانہ غیب میں موجود ہے'' (تذکرہ)

قصر عدن کی دو کروڑ پچاس لاکھ عورتیں

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

جنت میں ایک محل ہے جس کا نام ''عدن'' ہے اس کے گرد کئی گنبد ہیں۔

اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے میں پانچ ہزار پاکیزہ عورتیں ہیں۔ اس میں نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا''۔ (تفسیر کبیر ص136 ج16)

فائدہ: پانچ ہزار کو پانچ ہزار سے ضرب دی جائے تو دو کروڑ پچاس لاکھ حوریں ہوئیں۔

دس کروڑ حوریں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ آیت پڑھی: جنات عدن پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جنت عدن کیا ہے؟ فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کے چار ہزار دروازوں کے پٹ ہیں، ہر دروازے میں پچیس ہزار حور عین ہیں۔ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا مگر نبی۔ فرمایا اس قبر والے کے لئے مبارک ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یا صدیق داخل ہو گا (اس محل میں) حضرت ابوبکر کے لئے بھی مبارک ہو۔ یا شہید داخل ہو گا مگر عمر کے لئے شہادت کا رتبہ کہاں؟ پھر فرمایا وہ ذات جس نے مجھے (کفر کی) بدحالی سے نکالا وہ اس پر قادر ہے کہ مجھے شہادت کا رتبہ عطا فرمائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص126 ج13)

دو کروڑ چالیس لاکھ دس ہزار حوریں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ (التوبہ:۷۲) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک محل ہے لؤلؤ کا اس محل میں ستر گھر ہیں سرخ یاقوت کے۔ پھر ہر گھر میں ستر کمرے ہیں سبز زمرد کے اور ہر کمرے میں ستر تخت ہوں

Marfat.com

گے اور ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر بچھونے ہوں گے اور ہر بچھونے پر حورعین میں سے ایک عورت ہو گی۔ ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہوں گے۔ ہر دستر خوان پر ستر قسم کے کھانے رکھے ہوں گے۔ ہر کمرے میں ستر لڑکے اور لڑکیاں خدمت گار ہوں گی۔ اللہ رب العزت مومن کو ایک صبح میں اتنی طاقت عطا فرمائے کہ وہ ان نعمتوں سے مستفید ہو سکے"۔

نوٹ: ہر گھر میں چار ہزار نو سو کمرے ہوئے اور ہر کمرے میں تین لاکھ سینتالیس ہزار تخت ہوئے اور ان تختوں پر دو کروڑ چالیس لاکھ دس ہزار بچھونے اور حوریں ہوئیں۔ (کذا فی التذکرہ 445)

چار ارب نوے کروڑ حوریں

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جنت میں یاقوت (کی ایک ایسی چٹان) ہو گی جس میں نہ شگاف ہو گا نہ کوئی جوڑ۔ جس میں ستر ہزار گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ستر ہزار حوریں ہو گی۔ اس میں صرف نبی، صدیق، شہید یا امام عادل یا محکم فی نفسہ داخل ہوں گے"۔ (اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ ج13 ص 127)

فائدہ: محکم فی نفسہ اس اسیر کو کہتے ہیں جو کسی دشمن اسلام کی قید میں ہو جس کو یہ کہا جائے کہ تم کافر ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے تو اس نے قتل ہو جانا قبول کر لیا مگر اللہ کے ساتھ کفر نہ کیا۔

ایک عورت کے ایک لاکھ چالیس ہزار خدمتگار

حضرت ابو مسعود غفاری رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن کی اس آیت: حورٌ مقصورٰت فی الخیام (الرحمٰن:۷۲) کی تفسیر منقول ہے کہ وہ حوریں کھوکھلے موتی کے

ایک خیمے میں رہائش پذیر ہوں گی۔ ان میں سے ہر عورت نے ستر ایسے رنگ برنگ پوشاک پہنے ہوں گے کہ ایک پوشاک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا۔ اور ان میں ہر عورت کو ستر انواع کی ایسی خوشبوئیں دی جائیں گی کہ ایک خوشبو دوسری خوشبو سے نہیں ملتی ہوگی۔ ہر عورت کے لیے سرخ یاقوت سے بنے ہوئے تخت ہوں گے۔ جن کے کناروں پر دُرّ اور یاقوت کی دھاریاں لگی ہوئی ہوں گی۔ ہر تخت پر ستر بچھونے بچھے ہوئے ہوں گے اور بچھونے پر تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ اس میں سے ہر ایک عورت کو حوائج کو پورا کرنے کے لیے ستر ہزار کنیزیں ہوں گی اور ستر ہزار خادم ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس سونے کا ایک مجمعہ ہوگا جس میں مختلف انواع واقسام کے ایسے کھانے ہوں گے جس کے آخری لقمہ کی جو لذت ہوگی وہ پہلے لقمہ میں نہیں ہوگی۔

اس عورت کے شوہر کو بھی اس طرح کے انعامات دیئے جائیں گے جو سرخ یاقوت کے تخت پر بیٹھا ہوگا، جس نے سونے سے بنے ہوئے دو کنگن پہنے ہوئے ہوں گے جن میں سرخ یاقوت کی دھاریاں بنی ہوئی ہوں گی۔ یہ سارا ثواب اس کو صرف رمضان المبارک کے ایک روزہ کے بدلہ میں ملے گا۔ باقی اعمال کا اجر وثواب علیحدہ ہوگا۔ (رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول کذافی التذکرہ للقرطبی 557)

حوروں کا حسن و جمال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

"(ترجمہ) سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی اور دوسری جماعت آسمان میں خوب چمکنے والے ستارے کی طرح خوبصورت ہوگی۔ ان حضرات میں ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی ان کی پنڈلی کا گودا اس کے حسن (ونزاکت)

Marfat.com

کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ (متفق علیہ)

مسند احمد میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر جنتی کی دو بیویاں ایسی ہوں گی کہ ستر ستر جوڑے پہننے کے باوجود بھی ان کی پنڈلیوں کی جھلک نمودار رہے گی بلکہ اندر کا گودا بھی صفائی کی وجہ سے دکھائی دے گا''۔ (ابن کثیر)

حور کے چہرے کا حسن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''اگر کوئی حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیان ظاہر کر دے تو تمام مخلوق اس کے حسن کی دیوانی ہو جائے اور اگر وہ اپنے دوپٹہ کو ظاہر کر دے تو اس کے حسن کے سامنے سورج چراغ کی طرح بے نور نظر آئے۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو کھول دے تو اس کے حسن سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ جگمگا اٹھے''۔ (کذافی الترغیب ج 4 ص 330)

حور کے ہاتھ کا حسن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم حضرت کعب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فرمانے لگے۔ اگر حور اپنے ہاتھ کو آسمان سے نیچے کر دے تو دنیا کو روشن کر دے گی جیسے سورج دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ پھر کہنے لگے یہ تو اس کا ہاتھ ہے پس اس کے چہرے کی سفیدی اور حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا''۔

(حادی الارواح ص 276)

حور کی پیشانی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حور کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

میں نے اس کی پیشانی کو چودھویں کے طویل چاند کی طرح دیکھا جس کی لمبائی ایک ہزار تیں ہاتھ کے برابر تھی۔ اس کے سر میں سو مینڈھیاں تھیں۔ ہر مینڈھی سے دوسری تک ستر ہزار چوٹیاں تھیں اور ہر چوٹی چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن تھی۔ موتی کا تاج سجایا ہوا تھا اور جواہر کی لڑیاں اس کی پیشانی پر پڑتی تھیں۔ جواہر کے ساتھ دو سطریں لکھی تھیں۔ پہلی سطر میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی تھی اور دوسری میں یہ لکھا تھا۔

''جو شخص میری جیسی حور کا طلب گار ہو اس کو چاہیے کہ وہ میرے پروردگار کی اطاعت کرے''۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ اور اس طرح کی حوریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خوش ہوں اور اپنی امت کو بھی اس کی خوشخبری سنا دیں اور ان کو نیک اعمال میں محنت اور کوشش کا حکم دیں''۔ (تذکرہ قرطبی 556)

حور کی مسکراہٹ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک نور چمکا جب لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک حور کی مسکراہٹ تھی جس نے اپنے خاوند کے چہرے کو دیکھ کر مسکراہٹ ظاہر کی تھی''۔ (متفق علیہ)

ابن ابی الدنیا یزید الرقاشی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنت میں ایک روشنی پھیلے گی جنت میں کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جہاں یہ روشنی نہ پہنچے۔ پوچھا جائے گا یہ کیا ہے؟ جواب ملے گا یہ ایک حور اپنے خاوند کے چہرے میں مسکرائی ہے یہ سن کر مجلس کے کونے میں ایک شخص نے چیخنا شروع کیا چیختا چیختا مر گیا۔ (محافل جنت 243)

حور کے بال

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

''جنتی حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ اس کا معانقہ اور مصافحہ سے استقبال کرے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (آپ کو معلوم ہے کہ) وہ ہاتھ کی کیسی (حسین) انگلیوں سے استقبال کرے گی؟ اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آ جائے۔ اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیان حصہ کو اپنی خوشبو سے معطر کر دے'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حور عین میں ہر عورت کے بال گدھ کے پروں سے بہت زیادہ طویل ہیں''۔

(درالمنثور ص33 ج4)

حور کا لعاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر کوئی حور (کڑوے) سمندر میں تھوک دے تو اس کے لعاب کی مٹھاس سے وہ سمندر شیریں ہو جائے۔ (ترغیب وترہیب ص330 ج 4)

حور کی خوشبو

''حضرت مجاہد فرماتے ہیں:

''حورعین میں سے ہر حور کی خوشبو پچاس سال کے سفر سے محسوس ہوگی''۔

(ج13، ص106)

حور کے جھانکنے سے دنیا کا معطر ہونا

حضرت سعید بن عامر بن حدیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی خاتون جھانک لے تو تمام روئے زمین کو کستوری کی خوشبو سے معطر کر دے اور سورج کی روشنی ماند کر دے''۔ (ترغیب ترہیب ج4، صفحہ 328)

حور کے اعضاء میں چہرہ نظر آنا

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں:

''جنتی مرد اپنے چہرے کو اپنی بیوی کے چہرہ میں دیکھے گا اور اس کی بیوی اپنے چہرہ کو مرد کے چہرے میں دیکھے گی، اور مرد اپنے چہرے کو بیوی کے

سینہ میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرے کو اس کے سینے میں دیکھے گی۔ یہ اپنا چہرہ اس کی کلائی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرے کو اس کی کلائی میں دیکھے گی اور وہ اپنے چہرے کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرے کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گی۔ یہ بیوی ایسی پوشاک پہنے گی جو ہر گھڑی میں ستر رنگوں میں تبدیل ہوگی''۔ (مصنف عبدالرزاق ص414 ج11)

جام شراب پینے سے حسن میں اضافہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جنتی آدمی کے پاس ایک گلاس پیش کیا جائے گا جب کہ وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوگا وہ اس کو پی کر بیوی کی طرف متوجہ ہوگا تو یہ کہے گا تو میری نگاہ میں اپنے حسن میں ستر گنا بڑھ چکی ہے''۔

(ابن ابی شیبہ ص104 ج13)

حور کی پنڈلی کا حسن

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کی عورتوں میں ہر عورت کی پنڈلی کی گوری رنگت ستر پوشاکوں کے پیچھے سے بھی دکھائی دے گی حتیٰ کہ اس کا خاوند اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھتا ہوگا اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت میں فرمایا: ''گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں'' (الرحمٰن:۵۸) یاقوت ایسا پتھر ہے اگر اس میں کوئی دھاگہ ڈالے پھر اس کو دیکھنا چاہے تو اس کو باہر سے دیکھ سکتا ہے''۔

حور کا تاج

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو خوشبو سے معطر کر دے اور ان کے درمیانی حصہ کو روشن کر دے۔ اور اس کے سر کا تاج دنیا و مافیہا سے قیمتی ہے"۔ (التذکرہ)

حور کی تسبیح

"حضرت یحییٰ ابن ابی کثیر فرماتے ہیں: جب حورعین تسبیح پڑھتی ہیں تو جنت کے ہر درخت پر پھول لگ جاتے ہیں"۔ (حادی الارواح ص 204)

حور کے زیورات کی تسبیح

"ایک روایت میں آیا ہے کہ حور جب راستہ میں چلتی ہے تو اس کی پنڈلیوں کے پازیب اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے ہیں اور اس کی کلائیوں کے کنگن اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کے سینے کا یاقوتی ہار تحمید کرے اور دونوں پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہوں گی جن کے تسمے موتی کے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے اور تقدیس و تمجید و تسبیح کی یہ آوازیں سنی جائیں گی"۔

(تفسیر مظہری ص 254 ج 11)

حور کی چمک دمک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''صبح کی ایک گھڑی یا شام کی ایک گھڑی اللہ کے راستہ میں گزار دینا، دنیا ومافیہا سے زیادہ قیمتی ہے اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو تمام زمین کو روشن کر دے۔ اور روئے زمین معطر کر دے۔ اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا ومافیہا سے زیادہ قیمتی ہے''۔

(رواہ البخاری)

حور کے ناز و نخرے

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دوست جنت میں ایسی حالت میں ہوگا کہ اس کی بیوی حورعین میں سے سرخ یاقوت سے بنی ہوئی چارپائی پر جلوہ افروز ہوگی، جس کے اوپر نور کا قبہ سجایا گیا ہوگا۔ جب اس کا شوہر اسے کہے گا کہ (اب) میں آپ کی آمد کا مشتاق ہو چکا ہوں تو وہ حور (فوراً) اپنی سرخ یاقوت کی چارپائی سے سبز مرجان کے باغیچہ میں اترے گی۔ (اس کے اترتے ہی) اللہ جل شانہ اس حور کے لئے اس باغیچہ میں نور کے دو راستے بنا دے گا۔ ایک ان میں سے زعفران اور دوسرا نور کا ہوگا۔ تو یہ حور زعفران کے راستہ سے جاتے ہوئے کافور کے راستہ سے واپس ہوگی۔ اور (یہ اپنے اس چلنے کے دوران) ستر ہزار نخروں سے بھری ہوئی چال دکھائے گی''۔

(بستان الواعظین 190)

حوروں سے ہم بستری

اہل جنت، جنت میں اپنی بیویوں سے خوب لذت اٹھائیں گے۔ ہم بستری کی وجہ سے نہ منی خارج ہوگی، نہ مذی، نہ کمزوری لاحق ہوگی۔ پاک، صاف، ستھرے ہوں گے۔ ایک عجیب مستی میں ہوں گے۔ جس کے بارے میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ (یٰسین 55)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اہل جنت کا شغل باکرہ عورتوں سے جماع کرنا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اہل جنت کا شغل باکرہ عورتوں سے جماع ہو گا۔

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: اہل جنت کنواری عورتوں سے جماع کرنے کی وجہ سے جہنم میں پڑے اپنے رشتہ داروں سے غافل ہو جائیں گے۔ پس نہ ان کا تذکرہ کریں گے اور نہ ان کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔

ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: باکرہ عورتوں سے جماع کی وجہ سے آراستہ کمروں میں لگے ہوئے تختوں سے بھی غافل ہو جائیں گے۔

جنتی کی شہوت

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اس (جنتی) کی شہوت ستر سال تک اس کے جسم میں گردش کرتی رہے گی جس سے وہ لذت پاتا رہے گا اور اس کی وجہ سے ان کو جنابت لاحق نہ ہوگی نہ اس کو غسل اور طہارت کی ضرورت پڑے اور نہ ہی کمزوری ہوگی اور نہ ہی طاقت میں لاغری ہوگی بلکہ ان کی ہم بستری لذت حاصل کرنے کے لیے ہوگی اور ایسی نعمتیں ہوں گی جن پر کسی بھی لحاظ سے آفت

Marfat.com

نہ آئے گی۔

(حادی الارواح ص 281)

ایک دن میں سو کنواریوں سے جماع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے ہم بستری کر سکیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک آدمی دن میں سو کنواریوں سے جماع کرے گا۔

(حادی الارواح ص289)

دنیا جیسی لذت حاصل کرنا

حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم جنت میں کس کس نعمت سے لطف اندوز ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاف شفاف شہد کی نہروں سے اور شراب ایسی نہروں کے پیالوں سے جن میں نہ تو نشہ ہوگا اور نہ ندامت ہوگی، اور ایسے پانی سے جو کبھی خراب نہ ہوگا اور ایسے میوؤں سے، تمہارے خدا کی قسم! جن کو تم جانتے ہو جبکہ وہ ان میوؤں سے بہت بہتر ہوں گے اور پاک وصاف بیویوں سے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہمارے لئے جنت میں اس قابل بیویاں ہوں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کے لئے نیک عورتیں ہوں گی، وہ ان بیویوں سے اس طرح لطف اندوز ہوں گے جس طرح تم دنیا میں لطف اندوز ہوتے ہو اور وہ تم سے لطف اندوز ہوں گی۔

(حادی الارواح ص289)

جماع کے بعد بکارت کا لوٹنا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم جنت میں عورتوں سے وطی کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ہاں تم ضرور وطی کرو گے ''دحما دحما'' دھکا دینے کی طرح کود کود کر۔ پس جب وہ آدمی اس سے پیچھے ہٹے گا تو وہ عورت پھر مطہرہ اور باکرہ بن جائے گی''۔ (حادی الارواح ص 279)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک جنت والے اپنی عورتوں سے جماع کریں تو وہ عورتیں پھر باکرہ بن جائیں گی''۔

اہل جنت کا اپنی بیویوں سے جماع

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا اہل جنت اپنی بیویوں سے جماع کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ایسے آلہ تناسل کے ساتھ وطی کریں گے جس میں فتور نہ آئے گا اور عورت کی ایسی شرمگاہ ہوگی جو رکاوٹ نہ ڈالے گی اور ایسی شہوت ہوگی جو ختم نہ ہوگی۔ (حادی الارواح ص 280)

ستر سال تک لذت محسوس کرنا

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جنت میں مرد کا قد ستر میل کے برابر ہوگا اور عورت کا تیس میل کے برابر ہوگا۔ اس

عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے۔ مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی لذت اس کو محسوس ہوگی۔

(صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا ص 271)

ابن ابی شیبہ نے اس روایت کو یوں نقل کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جنتیوں میں سے ہر مرد کا قد نوے میل اور عورت کا قد اسی میل ہوگا اور عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے۔ مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی لذت اس کو محسوس ہوگی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص 104 ج 13)

ہر دفعہ دیکھنے سے نئی خواہش کا پیدا ہونا

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنت میں جو چاہیں گے وہی ہوگا وہاں اولاد پیدا نہیں ہوگی۔ فرمایا: جنتی ایک مرتبہ اہلیہ کو دیکھے گا تو اس کی خواہش ہوگی پھر دوبارہ دیکھے گا تو اور خواہش پیدا ہوگی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص 116 ج 13)

جنابت کستوری بن کر خارج ہوگی

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک پیشاب اور جنابت جنتیوں کے پہلوؤں کے نیچے سے پسینہ کی شکل میں بہہ کر قدموں تک جاتے جاتے کستوری بن جائے گی''۔

(طبرانی)

حوروں کے گیت اور نغمے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور جس دن قیامت ہوگی اس دن لوگ جدا جدا ہوں گے۔ پس بہر حال وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو وہ باغوں میں آؤ بھگت کیے جائیں گے''۔ (روم 14)

عامر بن نساف سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن کثیر سے ارشاد خداوندی فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ (الروم:۱۵) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حبرۃ لذت اور سماع کو کہتے ہیں (اس لحاظ سے معنی ہوگا کہ وہ باغ میں لذت دیئے جائیں گے اور خوش کرنے والے نغمے سنائے جائیں گے)

حوروں کی ایک اجتماع گاہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں حورعین کا ایک اجتماع منعقد ہوگا جس میں اپنی ایسی خوش کن آوازیں بلند کریں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی آوازیں نہ سنی ہوں گی، وہ کہیں گی:

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں پس ہم ہلاک نہ ہوں گی اور ہم نعمتوں والی ہیں پس ہم بدحال نہ ہوں گی اور ہم راضی رہنے والی ہیں پس ہم ناراض نہ ہوں گی خوش بختی ہے اس کے لئے جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں''۔

ایک نہر کے کنارے پر حوروں کے نغمے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جو جنت کی لمبائی کے برابر ہے، جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں آمنے سامنے کھڑی ہوں گی جو آوازوں کے ساتھ گیت گائیں گی یہاں تک کہ مخلوق ان کو سنے گی تو اس جیسی

لذت کسی اور چیز میں نہ دیکھے گی۔ تو ہم نے کہا:

''اے ابوہریرہ! وہ گیت کیا ہوں گے؟ تو انہوں نے کہا اللہ کی حمد، تسبیح، تحمید اور ثناء پر مشتمل ہوں گے''۔

دوحوروں کے گیت

''حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اس کے سر، پاؤں کی طرف دو حورعین بیٹھیں گی جو اس کے لیے بہترین آواز کے ساتھ جس کو جن وانس نے نہیں سنا ہوگا، گیت گائیں گی اور وہ شیطانی بانسریاں نہ ہوں گی (بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس بیان ہوگی)''۔ (حادی الارواح ص293)

جنت کے ایک درخت کے نیچے حوروں کے نغمے

''ایک قریشی شخص نے حضرت امام شہاب الدین زہری سے پوچھا کہ کیا جنت میں گانا بھی ہوگا کیونکہ مجھے خوبصورت آواز بہت پسند ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جس ذات کے قبضہ قدرت میں شہاب کی جان ہے بالکل ہوگا۔ جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے پھل موتی زبرجد ہوں گے۔ اس کے نیچے ابھرے ہوئے گول پستانوں والی کنواری لڑکیاں ہوں گی اور وہ کہیں گی ہم نعمتوں والیاں ہیں پس ہم بدحال نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں پس ہم مریں گی نہیں۔ تو جب درخت یہ آواز سنے گا تو اس کی شاخیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر بانسری کی سی آواز پیدا کریں گی تو ان لڑکیوں کے گیت کا جواب دیں گی۔ تو ہم جان نہیں سکتے کہ ان لڑکیوں کی آواز زیادہ خوبصورت ہوگی یا درخت کی''

(رواہ الطبرانی کذافی حادی الارواح ص293)

حوروں کا اپنے خاوندوں کے سامنے نغمے سنانا

''ابن وھب نے اپنی سند کے ساتھ خالد بن یزید سے روایت کی ہے کہ بے شک حورعین اپنے خاوندوں کے سامنے گیت گائیں گی۔ پس وہ کہیں گی کہ ہم عمدہ خوبصورت ہیں، باعزت جوانوں کی بیویاں ہیں اور ہمیشہ رہنے والیاں ہیں پس ہم نہ مریں گی، اور ہم نعمتوں والیاں ہیں پس ہم بدحال نہ ہوں گی اور ہم راضی رہنے والیاں ہیں پس ہم ناراض نہ ہوں گی اور ہم یہاں ہی ٹھہرنے والیاں ہیں یہاں سے کوچ نہ کریں گی۔ ان میں سے ہر ایک کے سینے پر لکھا ہوگا ''تو میرا محبوب اور میں تیری محبوبہ ہوں' میرے نفس کی انتہا تو ہے، میری آنکھوں نے تیرے جیسا نہیں دیکھا''۔ (حادی الارواح ص293)

حوروں کا مہر

نیک اعمال کے بدلے میں پاک بیویاں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اور خوشخبری سنا دیجئے آپ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اس بات کی کہ بے شک ان کے واسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے نہریں، جب دیئے جائیں گے رزق وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پہلے اور ملے گا ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں بیویاں ہوں گی صاف پاک کی ہوئی اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے''۔

(سورۃ بقرہ، 25)

Marfat.com

دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے

''حضرت یحییٰ ابن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا کو چھوڑنا مشکل کام ہے مگر آخرت کے انعامات فوت ہو جانا بہت زیادہ شدید ہے حالانکہ دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے''۔ (التذکرہ ص 557)

مسجد کی صفائی حورعین کا حق مہر ہے

(حدیث) جناب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسجدوں کو صاف کرنا حورعین کے حق مہر ہیں''۔ (تذکرہ ص 557۔ج 2)

راستہ کی تکلیف دہ چیزیں ہٹانا اور مسجد کو صاف کرنا

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے علی! حورعین کے حق مہر ادا کرو راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینے سے اور مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے کے ساتھ کیونکہ یہ حورعین کا حق مہر ہے''۔ (التذکرہ)

کھجوروں اور روٹی کے ٹکڑے کا صدقہ

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مٹھی بھر کھجوریں اور روٹی کا ٹکڑا (صدقہ) حورعین کا حق مہر ہے''۔

(تذکرہ ص 479 ج 2)

معمولی سے صدقات کرنے میں جنت کی حوریں

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے ہر ایک شخص فلاں کی بیٹی فلاں سے کثیر مال کے حق مہر کے بدلے میں شادی کر لیتا ہے مگر حورعین کو ایک لقمہ اور کھجور اور معمولی سے کپڑے (کے صدقہ نہ کرنے کی وجہ) سے چھوڑ دیتا ہے۔''

(التذکرہ 557)

حوروں کا طلبگار کیوں سوئے۔ حکایت

حضرت سحنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مصر میں ایک آدمی رہتا تھا نام اس کا سعید تھا، اس کی والدہ عبادت گزار خواتین میں سے تھیں جب یہ شخص رات کو نوافل کے لیے کھڑا ہوتا تو اس کی والدہ اس کے پیچھے کھڑی ہوا کرتی تھیں جب اس آدمی پر نیند کا غلبہ ہوتا تھا اور نیند کے غلبے سے اونگھنے لگتا تھا تو اس کی والدہ اس کو آواز دے کر کہتی تھیں اے سعید! وہ شخص نہیں سوتا جو دوزخ سے ڈرتا ہو اور حسین وجمیل حوروں کو نکاح کا پیغام دے رکھا ہو چنانچہ وہ اس سے مرعوب ہو کر پھر سیدھا ہو جاتا تھا۔

(تذکرہ ص 479 ج 2)

تہجد حور کا حق مہر ہے

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میرے والد گرامی رات کی تاریکی میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔ یہ فرماتے ہیں میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ ایک ایسی عورت ہے جو دنیا کی عورتوں سے میل ومشابہت نہیں کھاتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں اللہ کی باندی ہوں۔ میں نے کہا تم اپنا نکاح مجھ سے کر دو؟ اس نے کہا آپ میرے نکاح کا پیغام میرے پروردگار کے حضور پیش کریں اور حق مہر ادا کریں۔ میں نے پوچھا

تمہارا حق مہر کیا ہے؟ تو اس نے کہا طویل تہجد پڑھنا اسی موقع کے لئے لوگوں نے اشعار کہے ہیں:

(ترجمہ) 1- اے حور کو اس کی باپردہ جگہ میں نکاح کا پیغام دینے والے اور اس کو اس کے عالی مقام کے باوجود اس کی طلب کرنے والے!

2- کوشش کر کے کھڑا ہو جا سست مت ہو اور اپنے نفس کو صبر کا جہاد سکھا۔

3- اور لوگوں سے کنارہ کش رہ بلکہ ان کو چھوڑ دے اور حور کی فکر میں تنہائی میں رہنے کی قسم کھالے۔

4- جب رات اپنا چہرہ دکھائے تو تو کھڑا ہو جا (عبادت کے لئے) اور دن کو روزہ رکھ یہ اس حور کا حق مہر ہے۔

5- جب تیری آنکھیں اس کو اپنے سامنے دیکھیں گی اور اس کے سینے کے انار ظاہر نظر آئیں گے۔

6- اور یہ اپنی ہم جولیوں کے ساتھ چل رہی ہوں گی اور اس کا ہار اس کے سینے پر چمک رہا ہوگا۔

7- تو جو کچھ تیرے نفس نے دنیا کی رعنائیوں اور حسن و جمال کو دیکھا تھا سب بے قیمت نظر آئے گا۔ (تذکرہ ص479 ج2)

عبادت کے ساتھ بیدار رہنے سے حوروں کے ساتھ عیش نصیب ہوگا

حضرت مفر القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات مجھ پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ میں اپنا وظیفہ پورا کئے بغیر سو گیا تو خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا گویا اس کا چہرہ ماہ تمام ہے اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس نے کہا شیخ آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟

Marfat.com

میں نے کہا کیوں نہیں۔ اس نے کہا تو آپ اس کو پڑھیں۔ میں نے اس کو کھولا تو اس میں یہ لکھا تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی اس کو یاد کرتا ہوں میری نیند اڑتی ہے۔

ترجمہ: 1- تجھے لذتوں اور خواہشات نے بے پروا کر دیا ہے جنت الفردوس اور جھکے جھکے سایوں سے۔

2- اور نیند کی لذت نے جنتیوں کے بالا خانوں میں حسین ترین عورتوں کے ساتھ پر تعیش زندگی گزارنے سے۔

3- اٹھ بیدار ہو جا اپنی نیند سے کیونکہ نیند کی بجائے قرآن پاک کے ساتھ تہجد پڑھنا بہتر اور خوب ہے۔ (تذکرہ ص480 ج2)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: میرے چند وظائف ایسے تھے جن کو میں ہر رات پورا کر کے سویا کرتا تھا۔ ایک رات میں ویسے ہی سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسن و جمال کی ملکہ حسین لڑکی ہے اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے اس نے کہا کیا آپ اس کو اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں تو اس نے وہ رقعہ مجھے دے دیا اس رقعہ میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

ترجمہ: 1- آپ کو نیند نے اپنی (جنت کی) طلب سے بے فکر کر رکھا ہے اور جنتیوں میں محبت کرنے والی دوشیزاؤں سے بھی۔

2- آپ (جنت میں) ہمیشہ زندہ رہیں گے اس میں موت کبھی نہ آئے گی، آپ خیموں میں حسین وجمیل بیویوں سے کھیل کود کرتے ہوں گے۔

3- بیدار ہو جایئے اپنی نیند سے کیونکہ نیند سے بہتر تہجد ادا کرنا ہے قرآن پاک کی قرأت کے ساتھ۔

(تذکرہ ص480 ج2)

حسن و جمال میں بنی ٹھنی لڑکیاں اور ان کا حق مہر

شیخ مظہر سعدی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے شوق میں برابر ساٹھ سال تک روتے رہے تھے۔ ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا نہر کا ایک کنارہ مشک خالص سے بہہ رہا ہے اس کے دونوں کناروں پر لولو کے درخت ہیں جو سونے کی شاخوں کے ساتھ لہلہا رہے ہیں۔ اتنے میں چند لڑکیاں حسن و جمال میں یکتا بن ٹھن کر آئیں اور پکار پکار کر یہ الفاظ گانے لگیں۔

''یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی ہر زبان پاکی بیان کرتی ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر جگہ موجود ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانہ میں ہمیشہ رہنے والی ہے، پاک ہے وہ، پاک ہے وہ''۔ میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ سبحانہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا۔

(ترجمہ) ہمیں لوگوں کے معبود اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار نے اس قوم کے لئے پیدا کیا ہے جو رات کو (اپنے پروردگار کے سامنے عبادت کے لئے) قدموں پر کھڑے رہتے ہیں۔

2- اپنے (معبود) رب العالمین سے اپنے حق کے حصول کے لئے مناجات کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کے ذوق وشوق میں ان کی یہ حالت ہے) شب کو ان کے اذکار برابر چلتے رہتے ہیں جب کہ اور لوگ پڑے سو رہے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا بس، بس یہ کون لوگ ہوں گے جن کی اللہ تعالیٰ آنکھیں ٹھنڈی کرے گا؟ انہوں نے پوچھا کیا آپ نہیں جانتے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں ان کو نہیں جانتا انہوں نے کہا وہ لوگ ہیں جو راتوں کو تہجد پڑھتے ہیں اور سوتے نہیں۔

(تذکرہ قرطبی ص 480 ج 2)

حور کی قیمت

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ایک روز بصرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ایک کنیز کو نہایت جاہ وجلال اور چشم وخدم کے ساتھ جاتے دیکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے آواز دے کر پوچھا کہ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟ اس نے کہا شیخ کیا کہتے ہو ذرا پھر کہو، مالک نے کہا کہ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تجھ جیسا مفلس خرید لے گا؟ کہا ہاں تو کیا چیز ہے میں تجھ سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں وہ سن کر ہنس پڑی اور خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے گھر تک لے آؤ۔ خادم لے آیا وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اس سے سارا قصہ بیان کیا وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ اس درویش کو ہم بھی دیکھیں یہ کہہ کر مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلایا دیکھتے ہی اس کے قلب پر ایسا رعب چھا گیا کہ پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہا یہ کنیز میرے ہاتھ بیچ دو۔ اس نے کہا آپ اس کی قیمت دے سکتے ہیں؟ فرمایا اس کی قیمت ہی کیا ہے؟ میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی گٹھلیاں ہیں۔ یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں تجویز فرمائی؟ کہا اس میں بہت سے عیب ہیں، عیب دار شے کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے جب اس نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو شیخ بولے سنو جب یہ عطر نہیں لگاتی تو اس میں بدبو آنے لگتی ہے۔ جو منہ صاف نہ کرے تو منہ گندا ہو جاتا ہے بو آنے لگتی ہے اور جو کنگھی چوٹی نہ کرے اور تیل نہ ڈالے تو جوئیں پڑ جاتی ہیں اور بال پراگندہ ہو جاتے ہیں اور جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو بوڑھی ہو کر کسی کام کی بھی نہ رہے گی۔ حیض اسے آتا ہے، پیشاب پاخانہ یہ کرتی ہے۔ طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے۔ ہر قسم کی کدورتیں اور رنج وغم اسے پیش آتے ہیں۔ یہ تو ظاہری عیب ہے اب باطنی سنو خود غرض اتنی ہے کہ تم سے اگر محبت ہے تو غرض کے ساتھ ہے یہ وفا کرنے والی نہیں اور

اس کی دوستی سچی دوستی نہیں۔ تمہارے بعد تمہارے جانشین سے ایسے ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے جس کے لئے میری ایک کوڑھی بھی صرف نہیں ہوئی اور وہ سب اس سے فائق ہے کافور، زعفران، مشک اور جوہر نور سے اس کی پیدائش ہے۔ اگر کسی کھارے پانی میں اس کا لعاب دہن گرا دیا جائے تو وہ شیریں وخوشذائقہ ہو جائے اور جو کسی مردے کو اپنا کلام سنا دے تو وہ بھی بول اٹھے اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شرمندہ ہو جائے اور جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اجالا ہو جائے اور اگر وہ پوشاک وزیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آجائے تو تمام جہاں معطر و مزین ہو جائے اور زعفران کے باغوں اور یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح طرح کے آرام میں رہی ہے اور تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے اپنے عہد کی پوری ہے دوستی کو نبھانے والی ہے۔ اب تم بتاؤ ان میں سے کون سی خریدنے والی ہے کہا کہ جس کی آپ نے حمد وثناء کی ہے یہی خریدنے اور طلب کرنے کی مستحق ہے۔ شیخ نے فرمایا اس کی قیمت ہر وقت ہر شخص کے پاس موجود ہے اس کی قیمت یہ ہے کہ رات بھر میں ایک گھڑی کے لئے تمام کاموں سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ جب تمہارے سامنے کھانا چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ کی رضا کے لئے دے دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راہ میں اگر کوئی نجاست یا اینٹ ڈھیلا پڑا ہوا ہو تو اسے اٹھا کر راستے سے پرے پھینک دیا کرو، اور اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگ دستی اور فقر و فاقہ اور بقدر ضرورت سامان پر اکتفا کرنے میں گزار دو اور اس مکار دنیا سے اپنی فکر کو بالکل الگ کر دو اور حرص سے برکنار ہو کر قناعت کی دولت اپنا لو۔ پھر اس کا ثمر یہ ہو گا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام وراحت کا مخزن ہے عیش اڑاؤ گے۔

Marfat.com

اس شخص نے سن کر کہا اے کنیز سنتی ہے شیخ کیا فرماتے ہیں سچ ہے یا جھوٹ ہے؟ کنیز نے کہا سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی ارشاد فرماتے ہیں، کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں فلاں جائیداد تجھے دی، اور غلاموں سے کہا کہ تم بھی آزاد ہو اور فلاں فلاں زمین تمہارے نام کر دی۔ اور یہ گھر اور تمام مال اللہ کی راہ میں صدقہ کیا پھر دروازے پر ایک بہت موٹے کپڑے کو کھینچ لیا اور تمام پوشاک فاخرہ اتار کر اسے پہن لیا اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ تمہارے بعد میرا کون ہے اس نے بھی اپنا لباس پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حال دیکھ کر ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے اور ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت ہی میں جان دے دی۔ رحم اللہ علیہما (روض الریاحین)

حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال صالحہ

غصہ پینے پر حور ملے گی

(حدیث) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا' حتیٰ کہ اس کو اختیار دے گا کہ حوروں میں سے جس کو چاہے لے لے"۔

(مسند احمد ص440ج3)

حصول حور کا موجب تین کام

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین کام ایسے ہیں جس شخص کے پاس ان میں سے ایک بھی ہوگا اس کی حورعین کے ساتھ شادی ہو جائے گی۔

1- وہ شخص جس کے پاس ضرورت کی امانت خفیہ طور پر رکھی گئی ہو اور اس نے اس کو خوف خدا کی وجہ سے ادا کر دیا۔

2- وہ شخص جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (پوری) سورۃ اخلاص کی تلاوت کی۔ (ترغیب اصبہانی)

(فائدہ) ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی سا عمل جتنی مرتبہ کرے انشاء اللہ اتنی حوریں ملیں گی۔

اچھے طریقے سے ہر روزہ رکھنے کا انعام سو حوریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت ایک سال سے دوسرے سال (کے شروع ہونے) ماہ رمضان کے لئے سنورتی ہے، اور حور بھی ایک سال کے شروع سے دوسرے سال کے شروع تک رمضان المبارک کے لئے سنورتی ہے۔ جنت کہتی ہے اے اللہ! میرے لئے اپنے بندوں میں سے اس مہینہ میں مکین مقرر فرما دے، اور حوریں یہ دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! ہمارے لئے اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے خاوند مقرر فرما دے جن سے ہماری آنکھیں

ٹھنڈی ہوں"۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے خود رمضان المبارک میں روزہ رکھا، کچھ کھایا پیا نہیں اور کسی مومن پر بہتان بھی نہیں لگایا اور اس روزے کی حالت میں کوئی گناہ بھی نہ کیا اللہ تعالیٰ (روزے کی) ہر رات میں اس کے لئے سو حوروں سے اس کی شادی کرے گا اور اس کے لئے جنت میں لؤلؤ، یاقوت اور زبرجد کا محل بنائے گا' اگر تمام دنیا کو اس محل میں منتقل کر دیا جائے تو یہ دنیا میں بکریوں کی جگہ جتنا نظر آئے گا"۔ (البدور السافرۃ ص 2047)

درج ذیل ورد کے انعامات

ارشاد خداوندی ہے "لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (الزمر:۶۳) (اسی کے پاس ہیں چابیاں آسمانوں اور زمین کی) اس کی تفسیر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق سوال فرمایا (کہ آسمانوں اور زمین کی چابیاں کیا ہیں یعنی کون سی عبادت اس کی یا اس سے اعلیٰ درجہ یعنی جنت کی وارث بناتی ہیں) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، و سبحان اللہ و بحمدہ واستغفر اللہ، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ، الاول والاخرہ والظاھر والباطن، وبیدہ الخیر یحیی و یمیت وھو علی کل شیء قدیر۔

جو شخص ان کلمات کو دس مرتبہ صبح کے وقت پڑھے گا اس کی شیطان اور اس کے (ضرر رساں) لشکر سے حفاظت کی جائے گی، اس کو اجر کا ایک قیراط عطا کیا جائے گا، اس کے لئے جنت میں ایک درجہ بلند کیا جائے گا،

Marfat.com

حورعین سے اس کی شادی کی جائے گی اور اگر اس دن (جس دن اس نے یہ وظیفہ پڑھا تھا) فوت ہوگیا اس کے لئے شہداء والی مہر لگادی جائے گی۔ (البدور السافرہ)

حوریں چاہئیں تو یہ اعمال کرو

شیخ محمد بن حسین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک سال میں حج کے لیے گیا ایک روز مکہ مکرمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا کہ ایک بوڑھا مرد ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے نظر آیا۔ لونڈی کا رنگ بدلا ہوا، جسم دبلا تھا چہرے سے نور چمکتا تھا اور روشنی ظاہر ہوتی تھی وہ ضعیف شخص پکار رہا تھا کہ کوئی لونڈی کا طلب گار ہے؟ کوئی اس کی رغبت کرنے والا ہے؟ کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے؟ میں اس لونڈی کے تمام عیبوں سے بری الذمہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے میں اس کے قریب گیا اور کہا کہ لونڈی کی قیمت تو معلوم ہوگئی مگر اس میں عیب کیا ہے؟ کہا یہ لونڈی مجنونہ ہے غمگین رہتی ہے، راتوں کو عبادت کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے، نہ کچھ کھاتی پیتی ہے ہر جگہ تنہا اور اکیلی رہنے کی عادی ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی میرے دل نے اس لونڈی کو چاہا اور قیمت دے کر اس کو خرید لیا اور اپنے گھر لے گیا۔ لونڈی کو سر جھکائے دیکھا پھر اس نے اپنا سر میری جانب اٹھا کر کہا۔ اے میرے چھوٹے مولا! خدا تم پر رحم کرے تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا عراق میں رہتا ہوں۔ کہا کون سا عراق بصرے والا یا کوفے والا؟ میں نے کہا نہ کوفے والا نہ بصرے والا۔ پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینۃ الاسلام بغداد میں رہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا واہ واہ۔ وہ عابدوں اور زاہدوں کا شہر ہے۔ راوی کہتے ہیں مجھے تعجب ہے میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی، زاہدوں عابدوں کو کیسے پہچانتی ہے؟ پھر میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دل لگی کے طور پر پوچھا تم بزرگوں

میں سے کس کس کو پہچانتی ہو؟ کہا میں مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ، بشر حافی، صالح مزنی، ابو حازم بجستانی، معروف کرخی، محمد بن حسین بغدادی، رابعہ عدویہ، شعوانہ، میمونہ ان بزرگوں کو پہچانتی ہوں۔ میں نے کہا ان بزرگوں کی تمہیں کہاں سے شناخت ہے؟ لونڈی نے کہا اے جوان کیسے نہ پہچانوں؟ قسم خدا کی وہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، یہ محبّ کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں۔ پھر میں نے کہا اے لونڈی؟ میں محمد بن حسین ہوں۔ اس نے کہا میں نے اے ابو عبداللہ خدا سے دعا مانگی تھی کہ خدا تم کو مجھ سے ملا دے۔ تمہاری وہ خوش آواز جس سے مریدوں کے دل زندہ کرتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسے ہے؟ میں نے کہا اپنے حال پر ہے۔ کہا تمہیں خدا کی قسم مجھے قرآن شریف کی کچھ آیتیں سناؤ میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اس نے بڑے زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی۔ میں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی اور کہا اے ابو عبداللہ یہ تو اس کا نام ہے۔ کیا حال ہوگا اگر میں اس کو پہچانوں اور جنت میں اس کو دیکھوں۔ خدا تم پر رحم کرے اور پڑھو۔ میں نے یہ آیت پڑھی: (یعنی کیا گمان کرتے ہو جنہوں نے گناہ کئے ہیں کہ ہم ان کو ایمان والوں اور نیک عمل والوں کے برابر کریں گے، ان کی موت اور زندگی برابر ہے؟ برا ہے جو حکم کفار لگاتے ہیں)۔ اس نے کہا اے ابو عبداللہ! ہم نے نہ کسی بت کو پوجا اور نہ کسی معبود کو قبول کیا پڑھتے جاؤ خدا تم پر رحم کرے۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ (یعنی ہم نے ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی ہے۔ ان کے گرد آگ کے خیمے ہوں گے اگر پانی طلب کریں گے گرم پانی پگھلے ہوئے تانبے کی مثل پائیں گے جو ان کے چہرے جھلسا دے گا، ان کا پینا بھی برا ہے اور آرامگاہ بھی بری ہے)

پھر کہا اے ابو عبداللہ تم نے اپنے نفس کے ساتھ ناامیدی لازم کر لی ہے۔ اپنے دل کو خوف اور امید کے درمیان آرام دو۔ اور کچھ پڑھو خدا تم پر رحم کرے۔

پھر میں نے پڑھا: (یعنی بعض چہرے قیامت کے دن خوش ہشاش بشاش ہوں

گئے۔ مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ میں اس جزیرہ میں بت کی عبادت کیا کرتا تھا۔ میں اسے پہچانتا نہ تھا اس وقت بھی اس نے مجھے ضائع نہ کیا۔ تو پھر جب میں اسے جاننے لگا تو اب وہ مجھے کس طرح ضائع کردے گا۔

تین دن بعد ایک شخص نے مجھے آ کر خبر دی کہ وہ نومسلم مر رہا ہے اس کی خبر لو۔ یہ سن کر میں اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ تجھے کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں جس ذات پاک نے تجھے جزیرے میں پہنچایا اسی نے میری سب حاجتیں پوری کر دیں۔ عبدالواحد فرماتے ہیں: مجھے وہیں بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سرسبز باغ ہے، اس میں ایک قبہ ہے اور مکلّف تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک نہایت حسین اور نوعمر عورت جلوہ افروز ہے اور کہتی ہے۔ ''خدا کے لئے اس نومسلم کو جلد بھیجو، مجھے اس کی جدائی میں بڑی بے قراری اور بے صبری ہے''۔

اتنے میں میری آنکھ کھلی اور دیکھا کہ وہ سفر آخرت کر چکا تھا۔ میں نے اسے غسل وکفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں وہی قبہ اور باغ اور تخت پر وہی عورت اور پہلو میں نومسلم کو دیکھا کہ وہ یہ آیت پڑھ رہا ہے۔

''اور فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے ہر دروازے سے آئیں گے کہ سلامتی ہے تم پر پس کیا اچھا بدلہ ہے آخرت کا''۔ (روض الریاحین)

اذان کی آواز پر حور کا سنگھار

(حدیث) حضرت مریم بن ابی مریم سلونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مومن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے اور حور بناؤ سنگھار کرتی ہے''۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ اذان چونکہ نماز کے لئے دی جاتی ہے اور لوگ اس کو

سن کر نماز ادا کرتے ہیں اس لئے ان کے اعمال آسمان پر چڑھنے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور چونکہ اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اس لئے دعا مانگنے والے کی دعا بھی اس وقت قبول ہوتی ہے اور کسی بھی نیک عمل کی قبولیت پر ان بیاہی حوروں کو جو ابھی مسلمان کے لئے مخصوص نہیں ہوئی ہوتیں، زیب و زینت کرتی ہیں کہ شاید اس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کسی نیک بندے کے ساتھ اس کے نیک عمل کو قبول کرنے کی وجہ سے منسوب کر دے اور جو حوریں پہلے سے مسلمانوں کے لئے مخصوص ہو چکی ہیں، وہ اپنے خاوند کے نیک اعمال کرنے کی خوشی میں یا نیک عمل کرنے کی وجہ سے درجہ میں ترقی ہونے سے بطور خوشی کے یا اپنے جنتی شوہر کو مزید نیک اعمال کی ترغیب دلانے کے لیے اذان کے وقت سنگھار کرتی ہیں۔ واللہ اعلم

(البدور السافرہ)

ایک عجیب وغریب اثر

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے وھب بن منبہ کا ایک عجیب وغریب اثر نقل فرمایا ہے جسے ہم قارئین کرام کے استفادہ کے لئے یہاں پورا نقل کرتے ہیں۔

"وھب بن منبہ فرماتے ہیں:

جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے۔ اس کے سایہ میں شاہ سوار سو سال تک بھی چلتا رہے تو اس کا سایہ ختم نہ ہوگا۔ اس کے پھول ریشمی کپڑے کے ہوں گے۔ اس کے پتے چادریں ہوں گی۔ اس کی ٹہنی عنبر کی ہوں گی، اس کی کنکر یاقوت ہیں اس کی مٹی کافور کی ہے، اس کا کیچڑ کستوری ہے۔ اس درخت کی جڑوں سے شراب، دودھ اور شہد کی نہریں نکلتی ہیں۔ اہل جنت کے باہر مل بیٹھنے کی جگہ یہ ہے ایک دفعہ وہ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوں گے کہ ان کے رب کی طرف سے فرشتے آجائیں

گے۔ وہ بڑی تیز رفتار اونٹنیاں لائیں گے جن کی مہاریں سونے کی زنجیریں ہوں گی۔ ان کے چہرے خوبصورتی کے لحاظ سے چراغ کی طرح روشن ہوں گے۔ ان کی اون نرمی میں مرغزی ریشم کی طرح ہوگی۔ ان پر کجاوے ہوں گے جن کی پھٹیاں یاقوت کی ہوں گی پالکیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کے اوپر سندس، استبرق، ریشم کے کپڑے ہوں گے۔ فرشتے ان کو بٹھاتے ہوئے اہل جنت سے عرض کریں گے اللہ تعالیٰ نے ہم کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور سلام عرض کرلیں۔ اہل جنت ان سواریوں پر سوار ہو جائیں گے۔ یہ سواریاں پرندوں سے بھی تیز رفتار چلیں گی۔ بستر سے بھی زیادہ نرم و نازک ہوں گی۔ وہ بغیر کسی تکلیف کے دوڑیں گی۔ ہر ایک سوار اپنے ساتھی کے پہلو بہ پہلو باہم گفتگو کرتا ہوا جائے گا۔ کسی سواری کا کان دوسری سواری کے ساتھ نہ چھوئے گا۔ کسی کا پہلو کسی کے پہلو سے نہ لگے گا۔ چلتے چلتے اگر کہیں راستہ میں درخت آ جائے تو خود راستے سے ہٹ جائے گا تا کہ ان دونوں بھائیوں میں دوری پیدا نہ ہو جائے۔ چلتے چلتے رحمان و رحیم کی بارگاہ اقدس میں جا پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنا روشن چہرہ ان کے سامنے کھول دے گا تا کہ یہ لوگ اس کے چہرے کو دیکھ لیں۔ جب زیارت کرلیں گے تو کہیں گے اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے۔ جلال و اکرام کا صرف تو ہی حقدار ہے۔ اہل جنت کی یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں ہی سلام ہوں اور سلامتی مجھ ہی سے حاصل ہوتی ہے، میری رحمت اور محبت تیرے لئے واجب ہو چکی ہے، میں اپنے بندوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ سے ڈرتے رہے اور میرے احکام پر عمل کرتے رہے۔ اہل جنت عرض کریں گے اے اللہ ہم تیری کما حقہ عبادت نہ کر سکے اور تیری تعریف کا بھی حق ادا نہ کر سکے لہٰذا ہمیں اجازت دے کہ تیرے سامنے تجھے سجدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ جگہ عبادت اور تکلیف کی نہیں، یہ ایسا گھر ہے جہاں سے انعام و کرام کی بارش ہوگی میں نے اب عبادت کا بوجھ ختم کر دیا ہے، اب جو

چاہتے ہو سوال کرو کیونکہ اس وقت جو مانگو گے ملے گا۔ چنانچہ کم از کم جس کا سوال ہوگا وہ یہ ہوگا کہ اے اللہ دنیا والے دنیا کے حصول میں ایک دوسرے کی ریس کرتے رہے اور باہم خطرے میں مبتلا رہے۔ اے میرے رب! تو مجھے ہر وہ چیز عطا کر جو دنیا والوں کو تو نے ابتدائے آفرینش سے دنیا ختم ہونے تک دی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تیری آرزوئیں بہت مختصر ہیں، تو نے اپنے مرتبے کے مطابق سوال نہیں کیا۔ یہ تو میں نے تجھے دیا اور میں تجھے اپنے مرتبے کے مطابق تحفہ دوں گا کیونکہ میری عطاء میں بخیلی اور کوتاہی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندوں کے سامنے وہ چیزیں پیش کرو جہاں تک ان کی آرزوئیں بھی نہیں پہنچیں اور ان کے دل میں ان کا خیال تک بھی نہیں آیا۔ پھر دوسرے ان کو یاد دلائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی یعنی وہ ساری چیزیں جو ان کے دل میں ہوں گی۔ ان کو پیش کر دی جائیں گی، ان میں گھوڑے بھی ہوں گے، ہر چار جتے ہوئے گھوڑوں پر ایک ہی یاقوت کا تخت بچھا ہوا ہوگا اور ہر تخت پر خالص سونے کا ایک قبہ ہوگا۔ ان میں سے ہر قبے میں جنتی بستر ہوں گے۔ ان میں سے ہر قبے میں دونو جوان سفید رنگ کی موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان میں سے ہر لڑکی پر جنتی کپڑوں میں سے دو کپڑے ہوں گے اور جنت کا کوئی رنگ ایسا نہ ہوگا جو ان دونوں کپڑوں میں نہ ہو۔ اور کسی عطر کی خوشبو ایسی نہ ہوگی جس کی مہک ان کپڑوں سے نہ آتی ہو۔ ان کے چہرے کی چمک قبے کی دبیز تہوں سے پار ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ جو ان کو دیکھے گا وہ سمجھے گا کہ یہ قبے سے باہر ہیں۔ ان کی ہڈی کا گودا پنڈلی کے اوپر ایسا نظر آئے گا جیسے سرخ یاقوت میں سفید دھاگہ پرو رکھا ہو۔ وہ عورتیں اپنے شوہر کو دیکھ کر محسوس کریں گی کہ اس کو اپنی سہیلیوں پر فضیلت حاصل ہے جیسے سورج کو پتھر کے ٹکڑے پر یا اس سے بھی بہتر، اور وہ بھی ان دونوں کو ایسا ہی دیکھے گا۔ پھر جنتی شخص ان کے پاس جائے گا تو وہ اسے سلام کریں گی اور اس کا بوسہ لیں گی اور اس سے بغل گیر ہوں گی اور اس سے کہیں

گی کہ خدا کی قسم! ہمارے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ نے تجھ جیسے آدمی پیدا کئے ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دے گا اور وہ فرشتے ان اہل جنت کو جنت میں صف بنا کر لے چلیں گے اور چلتے چلتے اس مقام تک جا پہنچیں گے جو ان کے لئے رب کریم نے تیار کیا ہے"۔

اہل جنت کی طاقت

1- اللہ تعالیٰ ہر جنتی کو دنیاوی بیوی کے علاوہ کم از کم بہتر (72) حوریں عطا فرمائے گا تو اسی اعتبار سے بلکہ اس سے زیادہ جسم میں قوت مردانہ بھی پیدا فرمائے گا۔ جنت کی خالص ملاوٹ سے پاک عمدہ اور اعلیٰ غذاؤں کی بدولت ہر شخص سو (100) آدمیوں سے زیادہ قوت اور طاقت کا حامل ہوگا۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مومن کے لئے (73) بیویاں ہوں گی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا!

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اس کو اتنی قوت ہو گی کہ (73) بیویوں سے جماع کر سکے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جنتی مردوں کو سو مردوں کے برابر طاقت دی جائے گی"۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 9، صفحہ 236) (کتاب الضعفاء للعقیلی، جلد 3، صفحہ 166) (صفۃ الجنۃ از ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 472,373) (مسند البزار، حدیث نمبر 3526) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 417)

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اہل جنت میں سے ہر جنتی کو کھانے، پینے، جماع کرنے اور شہوت میں سو (100) آدمیوں کے

برابر قوت وطاقت عطا فرمائی جائے گی''۔

(المسند الامام الاحمد، جلد 4، صفحہ 367) (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 9، صفحہ 236) (کتاب الضعفاء للعقیلی، جلد 3، صفحہ 166) (صفة الجنة، از ابو نعیم اصبہانی، حدیث نمبر 373-472) (مسند البزار، حدیث نمبر 3526) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 417)

(3) جنتی مرد اگر چاہے گا تو ایک دن میں سو کنواریوں سے جماع کر سکے گا۔
چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا!

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم جنت میں اپنی بیویوں سے جماع کر سکیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنتی مرد میں (تو اس قدر قوت و طاقت ہوگی) جس سے وہ ایک دن میں سو (100) کنواری عورتوں کی ضرورت پوری کر سکے گا''۔

(صفة الجنة، از ابو نعیم اصبہانی، حدیث نمبر 374)

جنت میں مباشرت کی کیفیت

(4) جنتی اگر چاہے گا تو شام کی بجائے صرف دوپہر تک ہی سو کنواری عورتوں سے جماع کر سکے گا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا!

''یا رسول اللہ! کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے جماع کریں گے جیسا کہ دنیا میں جماع کرتے ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک (جنتی) مرد صبح سے دوپہر تک سو کنواری لڑکیوں سے جماع

کرے گا''۔(صفۃ الجنۃ۔از ابونعیم اصبہانی،حدیث نمبر 375)

جنتیوں کا مقام

قرآن حکیم نے حسن اور قوت کے حسین ملاپ کو لطیف پیرائے میں یوں بیان فرمایا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

''ترجمہ: بے شک جنت والے آج دل کے بہلاوؤں میں چین کرتے ہیں''۔

(القرآن المجید پارہ 23،سورۃ نمبر 36،(یٰسین) آیت نمبر 55)(کنزالایمان،اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام اوزاعی،حضرت عکرمہ،حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمایا ہے کہ (اس آیت سے مراد ہے کہ) اہل جنت آج کے دن کنواری عورتوں سے شغل خاص فرما رہے ہوں گے۔(تفسیر طبری،جلد 10،تفسیر سورہ یوسف)

حیات اخروی اور حیات جنت

دنیا میں اگر کسی شخص کو ہر آسائش میسر ہو،کوٹھیاں بنگلے،اور بہترین گاڑیاں دستیاب ہوں،خدمت گاروں اور محافظوں کی چاک و چوبند جماعت مہیا ہو،کارخانے وسیع بنک بیلنس،زمینیں،جاگیریں،سب کچھ موجود ہو،دنیا کی ہر چیز اس کے تصرف میں ہو اور وہ کسی بھی شکل میں کسی کا محتاج نہ ہو،اس کے باوجود یہ تین باتیں اس کے لئے سوہانِ روح بنی رہتی ہیں۔

1- کہیں میری زندگی کا خاتمہ نہ ہو جائے۔
2- کہیں یہ عیش و آرام مجھ سے چھن نہ جائے۔
3- کہیں میں ان کے لطف سے محروم نہ ہو جاؤں۔

آج کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں دنیا کی ہر آسائش میسر ہے، ان کے دستر خوانوں پر انواع و اقسام کی خوشذائقہ اور مرغن غذائیں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن چند ابلی ہوئی سبزیوں یا پھیکی غذاؤں کے سوا کچھ کھا ہی نہیں سکتے۔ لیکن جنت کا معاملہ اس جیسا نہیں ہوگا بلکہ وہاں نہ تو نعمتوں کے چھن جانے کا خوف ہوگا اور نہ ہی زندگی ختم ہونے کا خطرہ۔ نہ ہی لطف و مزہ اٹھانے سے روک ٹوک کا اندیشہ ہوگا اور نہ ہی آدمی کھانے سے معذور بلکہ جو عطا کیا جائے گا اس کو کھانے اور اسے استعمال کرنے پر بھی قادر ہو گا۔

جنت میں انعامات کیسے ہوں گے

1- جنت کی طرح اس کی زندگی، اس کی نعمتیں، راحتیں اور لطافتیں بھی ابدی اور لازوال ہوں گی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ ان کا صلہ انکے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

(القرآن الجید، پارہ 30، سورۃ نمبر 98 (البینۃ)، آیت نمبر 7-8)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

(مسلمان جنت میں کب تک رہیں گے)

2- اس حقیقت کا اظہار کلمات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سنیئے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"منادی کرنے والا بلند آواز میں یہ اعلان کرے گا!

(اے جنت والو!) اب تم یہاں ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی موت نہیں آئے گی۔ ہمیشہ جوان رہو گے۔ کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، ہمیشہ نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہو گے اور کبھی رنجیدگی کا سامنا نہیں ہوگا"۔

(صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، جلد 2، صفحہ 380)

سفید وسیاہ مینڈھے کی صورت میں

(3) یقیناً جنت میں زندگی کے لیے خطرہ والی موت کو مینڈھے کی شکل میں لا کر اہل جنت کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا تاکہ اس مشاہدہ کے بعد ان کو یقین ہو جائے کہ اب کبھی موت نہیں آئے گی۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن موت کو سیاہ وسفید مینڈھے کے روپ میں جنت اور دوزخ کے درمیان لا کر کھڑا کیا جائے گا۔ پھر بلند آواز سے پوچھا جائے گا!

"اے جنت والو! کیا تم اسے جانتے ہو؟"

وہ اپنی گردنیں لمبی کر کے دیکھتے ہوئے کہیں گے، ہاں یہ موت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"پھر اس مینڈھے (موت) کو ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا"۔ پھر ایک منادی کہے گا!

"اے جنتیو! تمہیں ہمیشہ ہمیشہ یہیں رہنا ہے (اب کسی کو جنت سے نہیں نکالا جائے گا اور کسی کو کبھی بھی) موت نہیں آئے گی۔ اے جہنمیو! تمہیں

بھی ہمیشہ ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔ اب کسی کو جہنم سے نہیں نکالا جائے گا اور کسی کو کبھی بھی موت نہیں آئے گی"۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب نمبر 1، حدیث نمبر 4730) (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 6548) (صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا جلد 2، عربی صفحہ 382، حدیث نمبر 2849) (الفتح الربانی بترتیب مسند امام احمد، باب 24، حدیث نمبر 205-204) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 562)

رؤیت باری تعالیٰ

اہل جنت کے لیے تمام نعمتوں سے بڑی یہ نعمت ہو گی کہ انہیں بغیر کسی رکاوٹ و حجاب کے اللہ ارحم الراحمین کا دیدار نصیب ہو گا (جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان کے لائق ہے)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افق نبوت کے درخشاں ستاروں (صحابہ کرام) کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے اور چودھویں رات کا چاند افق عالم پر پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشکِ ملائکہ نفوس قدسیہ، صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

"جس طرح تم چودھویں رات کے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسی طرح تم جنت میں اپنے رب رحیم و کریم کی بھی زیارت کرو گے اور تمہیں اسے دیکھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا"۔

(صحیح البخاری جلد 2، صفحہ 52) (صحیح المسلم کتاب المواقیت، باب فضل صلوٰۃ العصر، جلد 2 عربی صفحہ 78، حدیث نمبر 212) (مسند ابوعوانہ، جلد 1، صفحہ 376) (مسند امام احمد، جلد 4 و صفحہ 362-365) (صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر 317) (تفسیر ابن جریر، جلد 6 صفحہ 168) (السنن البیہقی، جلد 1، صفحہ 464) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 2231) (البدایہ والنہایہ، جلد 2، صفحہ 477) (تذکرۃ القرطبی، جلد 2، صفحہ 495) (تھذیب تاریخ دمشق، جلد 6، صفحہ

415)(تمہید ابن عبدالبر و جلد 7 صفحہ 156)

اہل سنت و جماعت (حنفی بریلوی) کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی معراج کی رات دیدار الٰہی کرنے کا شرف حاصل کیا۔ چنانچہ بعض لوگ اس بات میں بہت اختلاف کرتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ کچھ مختصر حوالہ جات پیش کردیئے جائیں۔

کیا یہ ممکن ہے

اللہ تعالیٰ کے دیدار کے متعلق آپ کو بظاہر موافق و مخالف اقوال ملیں گے، مگر حقیقت یہ ہے کہ رویت باری تعالیٰ کا مسئلہ ہی ایسا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کا واقعہ ہی اس نوعیت کا ہے کہ جس کی لطافت و نزاکت بارِ الفاظ کی متحمل نہیں۔ اس مسئلہ میں جمہور علماء متکلمین کا مسلک یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچشمِ سر بغیر حجاب کے اپنے رب کو دیکھا مگر کیسے دیکھا؟ یہ کیسے کا معاملہ دیکھنے اور دکھانے والا ہی بتا سکتا ہے۔

بعض اہلِ ارشادات نے فرمایا: گویا اس مقام قرب میں اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے تیری آنکھوں میں وہ نور بھرا ہے کہ تو ان سے میرا جمال دیکھے اور وہ کان دیئے ہیں جن سے میری بات سنے۔

(مواہب لدنیہ، جلد 1، صفحہ 33)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ".

(ترجمہ) بے شک خدا کا ادراک نہیں ہو سکتا۔

ادراک بصری رویت سے اخص ہے اور خاص کی نفی عام کو متلزم نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس آیتِ کریمہ سے رویت کی نفی ثابت کرنا صحیح نہیں ہے۔

1- حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کا بھی یہی مطلب ہے کہ خدا کا ادراک نہیں ہوسکتا اور کوئی اللہ عزوجل کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

2- علامہ قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الشفاء میں لکھتے ہیں کہ محدثین، فقہاء و متکلمین نے اس پر اجماع کیا ہے کہ دنیا میں رویت باری تعالیٰ محال ہے۔

اس ارشاد کا مطلب بھی یہی ہے کہ دنیا میں رویت باری تعالیٰ اس لیے بھی ممتنع ہے کہ بشر غایتِ نقصان کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتا۔

(3) علامہ بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دنیا میں رویت باری تعالیٰ محال نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ محال یا ناجائز ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کبھی محال بات کی استدعا نہ کرتے۔ حالانکہ انہوں نے بارگاہ خداوندی میں

"رَبِّ اَرِنِیْ"

(ترجمہ) اے میرے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔

عرض کیا اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کبھی محال طلب نہیں کرسکتے۔

البتہ یہ کہیے کہ اس دنیا میں رویتِ باری تعالیٰ بایں معنیٰ (نہیں ہوسکتی) کہ بشر میں دیدارِ باری تعالیٰ کی طاقت نہیں۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ باقی ہے (اور انسان اور دیگر مخلوقات) فانی باقی کو نہیں دیکھ سکتا یا دنیا میں باقی نہیں دیکھا جاسکتا"۔

اس قول کو نقل کرتے ہوئے علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قال کم یر فی الدنیا لانه باقی ولا یری الباقی فی الفانی فاذا کان فی الأخرة رزقوا ابصاراً باقیة روی الباقی بالباقی"۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو دنیا میں نہیں دیکھا جاسکتا کیونکہ وہ باقی ہے اور ہم فانی اور فانی باقی کو نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن آخرت میں چونکہ ابصارِ باقیہ

غیر فانیہ عطا ہوں گی تو انسان باقی آنکھوں سے باقی (اللہ تعالیٰ) کو دیکھے گا"۔ (مواہب لدنیہ، جلد 2، صفحہ 31)

کس کا مسلک ہے کہ خدا کا دیدار محال ہے

معتزلہ کا مسلک یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں خدا کا دیدار محال ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ غلط ہے کیونکہ آخرت میں مومنین کے لیے دیدارِ باری تعالیٰ قرآن سے ثابت ہے۔

چنانچہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ○ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ○

(ترجمہ) اس دن بہت سے تروتازہ چہرے اپنے رب کو دیکھیں گے۔

(القرآن المجید، پارہ 29، سورۃ نمبر 75، (القیامہ) آیت نمبر 23-22)

نیز کفار کے متعلق فرمایا!

کَلَّآ اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ○

(القرآن المجید، پارہ 30، سورۃ نمبر 83، المطففین، آیت نمبر 15)

(ترجمہ) ہاں (کافر) اپنے رب سے حجاب میں رہیں گے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا: قیامت کے دن گو کہ کافر اللہ تعالیٰ سے حجاب میں رہیں گے لیکن مومن نہیں۔ وہ تو خوب جی بھر کر اپنے رب کو دیکھیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن مومن خدا کو اس طرح دیکھیں گے جیسے چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہیں"۔

(صحیح البخاری، جلد 2، صفحہ 52) (صحیح المسلم، کتاب المواقیت، باب فضل صلوۃ العصر، جلد 1، عربی صفحہ 78، حدیث نمبر 212) (مسند ابوعوانہ، جلد 1، صفحہ 376) (مسند امام احمد جلد 4 د

صفحہ 362-365) (صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر 317) (تفسیر ابن جریر، جلد 6، صفحہ 168) (السنن البیہقی، جلد 1، صفحہ 464) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 2231) (البدایہ والنھایہ، جلد 2، صفحہ 477) (تذکرۃ القرطبی، جلد 2، صفحہ 495) (تہذیب تاریخ دمشق، جلد 6، صفحہ 415) (تمھید ابن عبدالبر جلد 7 وصفحہ 156)

غرضکہ یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ آخرت میں مومن دیدارِ باری تعالیٰ سے مشرف ہوں گے۔ اب مسئلہ یہ رہا کہ معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو بچشمِ سر دیکھا کہ نہیں تو صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو بچشم سر دیکھا اور عینِ ذات کا مشاہدہ فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم باقی میں تھے اور باقی نظر کے مالک تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا۔

(استفادہ از علامہ محمود احمد رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ) (اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لیے فقیر کی کتاب عیون الاخبار المصطفویہ اردو ترجمہ المعصر ات الحمدیہ میں معراج کا بیان ضرور پڑھیں۔)

جنت کی ہر نعمت ہے پسندیدہ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی آیت کریمہ

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ط

(ترجمہ) بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ''۔

(القرآن المجید پارہ 11، سورۃ نمبر 10، یونس، آیت نمبر 26) (کنز الایمان اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) کی تفسیر میں فرمایا!

''جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے دریافت فرمائے گا''۔ کہ کچھ اور بھی چاہتے ہو؟''

اہل جنت عرض کریں گے۔

''اے پروردگار! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہ کئے؟ کیا تو نے ہمیں

جنت میں داخل کر کے سرخرو نہ فرمایا؟ کیا تو نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہمیں دوزخ سے نجات نہ دی؟ (یعنی تو نے یہ سب کچھ ہمیں عطا فرمایا، اب اس سے زیادہ ہمیں اور کیا چاہئے؟)'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''اس موقع پر اللہ تعالیٰ جنتیوں کو اپنا دیدار کرانے کا شرف عطا فرمائے گا اور جنتیوں کو دیدارِ الٰہی جنت کی ہر نعمت سے زیادہ محبوب ہوگا''۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رویۃ المومنین فی الاخرۃ ربھم سبحانہ وتعالیٰ، جلد 1 عربی 100) (السنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 184) (صفۃ الجنۃ ابی الدنیا، صفحہ 97) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 2229) (حلیہ از امام ابونعیم، جلد 6، صفحہ 208) (صفۃ الجنۃ از امام ابونعیم، صفحہ 91) (ضعفاء للعقیلی، جلد 2، صفحہ 274) (کلام، جلد 6، حدیث نمبر 2039) (موضوعات لابن جوزیؒ، جلد 3، صفحہ 260-262) (تفسیر ابن کثیر، جلد 6، صفحہ 570) (البعث والنشور، صفحہ 493) (مسند بزار، جلد 3، صفحہ 167) (مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 98) (البدایہ والنھایہ، جلد 2 وصفحہ 474) (الشریعۃ آجری صفحہ 267) (شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ جلد 3، صفحہ 482، حدیث نمبر 836) (الترغیب والترھیب جلد 4، صفحہ 553) (القاصد السنیہ فی الاحادیث القدسیہ از امام ابوالقاسم علی ابن لبان، صفحہ 374) (الفوائد المنتعبہ، صفحہ 4) (تفسیر درمنثور، جلد 5 صفحہ 466) (حاوی الارواح، صفحہ 397)

دیدارِ الٰہی والی حدیثِ مبارکہ کے راوی صحابہ

حضرت امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی زیارت کے متعلق سترہ احادیث مروی ہیں جو سب کی سب صحیح درجہ کی ہیں۔

(کتاب السنۃ بحوالہ البدور السافرہ حدیث نمبر 2223)

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ زیارت خداوندی کے ثبوت میں بہت سارے صحابہ کرام سے احادیث مروی ہیں اور یہ حدتواتر کو پہنچی ہیں۔ اس لئے اللہ کی زیارت یقینی ہے اور اس کا انکار گمراہی بلکہ کفر کی حد تک

پہنچا دیتا ہے۔ رویتِ باری تعالیٰ میں جن صحابہ رضی اللہ عنہ سے احادیث مروی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

1- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ 2- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما 3- حضرت جریر بجلی رضی اللہ عنہ 4- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ 5- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ 6- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ 7- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ 8- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما 9- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ 10- حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ 11- حضرت لقیط بن عامر 12- حضرت ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ 13- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 14- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ 15- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ 16- حضرت فضالہ بن عبید 17- حضرت ابوسعید خدری 18- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ 19- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ 20- حضرت بریدہ 21- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ 22- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 23- حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ 24- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ 25- حضرت کعب بن عجزۃ 26- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 27 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 28- حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ 29- ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جن کا نام مذکور نہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

(البدور السافرہ، حدیث نمبر 2224) (حادی الارواح، صفحہ 373)

خوشنودی

اس کے ساتھ ہی اللہ رحمان و رحیم اہل جنت کو اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ بھی عطا فرمائے گا تو اس بات پر اہلِ جنت کی خوشیوں کی انتہا نہ ہوگی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا:

اللہ رحمان ورحیم اہل جنت کو مخاطب کر کے فرمائے گا!

''اے جنت والو!''

وہ عرض کریں گے۔ لبیک اے مولا! یقیناً ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی پاس ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا! اب تم راضی اور خوش ہو؟

وہ عرض کریں گے۔

''اے مولا! جب تو نے ہمیں اس قدر نعمتیں عطا کی ہیں جو مخلوق میں سے کسی اور کو عطا نہیں کیں تو پھر ہم کیوں نہ راضی ہوں گے؟'' اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا!

''کیا میں تمہیں وہ نعمت عطا نہ کروں جو ان تمام نعمتوں سے افضل واعلیٰ ہے؟''

وہ عرض کریں گے۔

پروردگار! وہ کون سی نعمت ہے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا!

''میں تمہیں اپنی رضا مندی سے نوازتا ہوں۔ آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا''۔

(صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، جلد 2 عربی صفحہ 378) (صحیح ابن حبان، حدیث نمبر 7397) (الترغیب والترھیب، جلد 4، صفحہ 557) (فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد 11، صفحہ 415) (فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 13، صفحہ 478) (مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 88) (صفۃ الجنۃ از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 282) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2555) (حلیۃ الاولیاء، از امام ابونعیم اصبہانی، جلد 6، صفحہ 342) (زہد ابن مبارک، صفحہ اعلیٰ طرق نعیم بن حماد 430) (شرح السنۃ بغوی حدیث نمبر 4394) (تفسیر معالم التنزیل بغوی جلد 1، صفحہ 327) (الاسماء والصفات، صفحہ 287-639) (تحفۃ الاشراف، جلد 3، صفحہ 403) (التبصرۃ ابن جوزی جلد 1، صفحہ 438) (الاحادیث القدسیہ، صفحہ 19)

خوش آمدید

وہ لمحات کتنے حسین ہوں گے جب ہم محبوب کبریاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں لواء حمد کے زیرِ سایہ جنت کے دروازوں میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ جنت کے منتظمین فرشتے ہمارا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہیں گے اور سلامی دیں گے۔

وہ مناظر کیسے دل نشین ہوں گے؟ جب خوبصورت رنگوں اور دل آویز خوشبوؤں، پھولوں اور کلیوں سے بھرپور یاقوت ومرجان کی پہاڑیوں کے دامن میں آب حیات، دودھ، شہد اور شراب طہور کی بل کھاتی ہوئی نہریں بہہ رہی اور آبشاریں گر رہی ہوں گی۔

وہ وقت کتنا سہانہ ہوگا جب ہم گھنے اور سرسبز وشاداب پھلوں سے لدے ہوئے باغوں کے زیرِ سایہ سونے چاندی کے محلات میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے حوریں ہماری ناز برداریاں کر رہی ہوں گی۔

موتیوں کی طرح حسین غلمانِ جنت باادب ہو کر ٹھنڈے وشریں جام طہور پیش کر رہے ہوں گے اور انہیں نوش کرتے ہوئے ہماری زبانوں سے مَا شَاءَ اللّٰہِ! سُبْحَانَ اللّٰہِ! اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! کے پاکیزہ کلمات جاری ہوں گے۔

اسکے علاوہ جب مالک ارض وسماء اپنی زیارت کرائے گا اور اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا فرمائے گا تو پھر کیا سہانا عالم ہوگا؟

کون کون جنتی؟

اللہ رب العزت جل جلالہ نے قرآن مجید میں ایمان کامل والے اور اعمال صالحہ پر کاربند حضرات کو جنت کے داخلے کا مژدہ جاں فزا سنایا ہے۔

چنانچہ اللہ رحمٰن ورحیم کا ارشاد گرامی ہے:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط

(ترجمہ) اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں۔

(القرآن الجید، پارہ 1، سورۃ نمبر 2) (البقرۃ) آیت نمبر 25) (کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اللہ رب العزت نے دین پر استقامت اختیار کرنے والے حضرات کو بھی جنت کی خوشخبری سنائی ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(ترجمہ) بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے، نہ ان پر خوف نہ ان کو غم۔ وہ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یہ) ان کے اعمال کا انعام (ہے)"۔

(القرآن الجید، پارہ 26، سورۃ نمبر 46، (الاحقاف) آیت نمبر 13-14)
(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول علیہ السلام کی اطاعت کو بھی جنت میں داخلے کا معیار قرار دیا ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(ترجمہ) "اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا (تو) اللہ اسے باغوں

میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی (ہے)''۔

(القرآن المجید، پارہ 4، سورۃ نمبر 4 (النساء) آیت نمبر 13) (کنزالایمان، امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

ہر وقت اللہ سے ڈرنے والے کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ○

(ترجمہ) بے شک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔

(القرآن المجید پارہ 29، سورۃ القلم، آیت نمبر 34)

(کنزالایمان اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

توبہ کرکے اس پر قائم رہنے، (سچی توبہ) والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں، جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو، ان کا نور دوڑتا ہو گا ان کے آگے اور ان کے داہنے عرض کریں گے' اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے''۔

(القرآن المجید، پارہ 28، سورۃ نمبر 66، (التحریم) آیت نمبر 8) (کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

ہجرت کرنے والوں اور جان و مال کے ذریعے جہاد کرنے والوں کے متعلق اللہ

ارحم الراحمین کا فرمان ہے۔

(ترجمہ) ''وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہی مراد کو پہنچے۔ ان کا ربّ انہیں خوشی سناتا ہے اور اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں (ان کے لیے) دائمی نعمت ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے''۔

(القرآن المجید، پارہ 10، سورۃ نمبر 9 (التوبۃ) آیت نمبر 20 تا 22) (کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) مومنوں، نمازیوں، زکوٰۃ ادا کرنے والوں، بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرنے والوں، شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والوں اور وعدہ پورا کرنے والوں کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

(ترجمہ) ''بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ اور جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو ان دو (2) کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والا ہے۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

(القرآن المجید، پارہ 18، سورۃ نمبر 23 (المومنون) آیت نمبر 1 تا 11)

کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

رحم کرنے والوں، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں، تکالیف میں صبر کرنے والوں، برائی کا جواب بھلائی سے دینے والوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے متعلق

ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ) ''اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا حکم اللہ نے دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے رہے، انہی کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے۔ بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو (داخل ہونے کے) لائق ہوں (گے) ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں (سے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے۔ سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔''

(القرآن الجید، پارہ 13، سورۃ نمبر 13، (الرعد)، آیت نمبر 21 تا 24) (کنز الایمان، اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

زمین پر آہستہ چلنے والوں، جاہلوں سے کنارہ کشی کرنے والوں رات کے وقت نماز پڑھنے والوں، اللہ تعالیٰ سے جہنم کی پناہ مانگنے والوں، خرچ میں اعتدال پسندی برتنے والوں، اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنے والوں اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنے والوں اور برے اعمال سے بچنے والوں کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

(ترجمہ) اور رحمٰن کے بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں۔ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب، بے شک اس کا عذاب گلے کا (پھندا) ہے۔ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے

بیچ اعتدال پر رہیں۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے"۔

(القرآن مجید پارہ 19، سورۃ نمبر 25 (الفرقان) آیت نمبر 63 تا 68)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

جھوٹی گواہی نہ دینے والوں، اپنی عزت بچانے والوں، آیاتِ الٰہی سے نصیحت حاصل کرنے والوں اور اپنے گھر والوں کے لیے اچھی دعائیں مانگنے والوں کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

(ترجمہ) "اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بے ہودہ پر گزرتے ہیں (تو) اپنی عزت سنبھالے گزرتے ہیں۔ اور وہ کہ جب کہ انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر بہرے، اندھے (ہوکر) ہرگز نہیں گرتے۔ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔ ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ"۔

(القرآن المجید، پارہ 19، سورۃ نمبر 25 (الفرقان) آیت نمبر 72 تا 76)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

تنگی وفراخی کی حالت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں، غصہ کو قابو میں رکھنے والوں، عفو ودرگزر کرنے والوں اور کوتاہیوں پر اللہ سے معافی مانگنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

(ترجمہ) "وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے

محبوب ہیں۔ اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوائے اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر نہ اڑ جائیں۔ ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (کام کرنے والوں) کا کیا اچھا نیگ (اجر) ہے"۔

(القرآن المجید، پارہ 4، سورۃ نمبر 3 (آل عمران) آیت 134 تا 136)

(کنزالایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں جنتی کون کون؟

ساقیِ کوثر شافع محشر احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمانِ کامل اور اعمالِ صالحہ کی ادائیگی کو جنت میں داخل ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔ ایمان والوں اور نیک اعمال کے مالکوں کو حاملینِ جنت ہونے کی نوید جانفزا سنائی ہے۔

احادیث میں دل و جان سے ایمان لا کر اس پر قائم و دائم رہنے والوں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یقیناً عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کا ایسا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں۔ (اور یہ بھی گواہی دے کہ) جنت برحق ہے اور دوزخ بھی برحق ہے (پھر اسی حالت پر اس کی موت ہوئی تو یقیناً) اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو (بالآخر) جنت میں داخل فرما دے

گا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب یا اھل الکتاب لاتغلوا فی دینکم، جلد 1، عربی صفحہ 488)

اللہ کو معبود، اسلام کو دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر ماننے والوں کو بھی نوید جنت سنائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مان کر مطمئن اور راضی ہو گیا، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی"۔

(صحیح المسلم، کتاب الامارۃ، باب ما اعدہ اللہ تعالیٰ للمجاہدین فی الجنۃ، جلد 2، صفحہ 135)

سنتوں پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرنے والے کے لیے بھی جنت کی خوشخبری ارشاد فرمائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی مگر وہ شخص داخل نہیں ہو گا جس نے انکار کیا"۔

لوگوں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنت میں جانے سے) کون انکار کرسکتا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اسی نے (تو جنت میں جانے سے) انکار کیا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد 2، صفحہ عربی 1081)

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"من كفى الله لايشرك به شيئاً دخل الجنة".

(ترجمہ) جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب من لاشرک باللہ شیئا جلد 1، عربی صفحہ 66)

سوادِ اعظم کے ساتھ رہنے والوں کو بھی نوید جنت سنائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم جماعت کے ساتھ وابستہ رہو اور کٹ کر رہنے سے بچو (کیونکہ) تنہا آدمی کے ساتھ شیطان مردود ہوتا ہے۔ جبکہ وہ دو سے دور رہتا ہے اور جو شخص جنت کے اعلیٰ مقام میں پہنچنا چاہتا ہے وہ جماعت کے ساتھ مل کر رہے"۔

(السنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، جلد 2 وعربی صفحہ 39)

حلال کو حلال اور حرام کو حرام ماننے، غرض تمام اسلامی حدوں کی نگہبانی کرنے والے کو بھی جنتی قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا!

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کوئی بھی چیز زیادہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ہاں! (ایسا کرنے سے تو جنت کا مستحق ہو جائے گا)"۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب بیان الذی یدخل الجنۃ جلد 1، صفحہ 32)

نماز کی پابندی کرنے والوں کو بھی جنت کی نوید جاں فزا سنائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے ان نمازوں کو پابندی سے ادا کیا اور ان کو ہلکا معمولی جان کر ضائع نہ کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق جنت میں داخل فرمائے گا"۔

(موطا امام مالک، کتاب صلاۃ اللیل، باب الامر بالوتر، عربی صفحہ 108)

زکوٰۃ ادا کرنے اور اس کے فرض ہونے پر استقامت اختیار کرنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے صدقہ (زکوٰۃ) دیا پھر اسی عمل پر اس کا خاتمہ ہوا (یعنی زندگی بھر اس کی فرضیت پر استقامت اختیار کی) وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

(المسند امام احمد، جلد 5، عربی صفحہ 391)

روزے رکھنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے۔ قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ ان کے سوا کوئی اور اس دروازہ سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ آواز لگائی جائے گی (کہ روزہ دار اس دروازے سے داخل ہوں تو) روزہ دار اٹھیں گے اور (اس دروازے کے ذریعے)

جنت میں داخل ہو جائیں گے"۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین جلد 1، عربی صفحہ 254)

اللہ کی رضا اور ثواب کے حصول کی خاطر حج کرنے والے کے بارے میں بھی جنتی ہونے کا ارشاد ہے: چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیانی وقفہ (کے گناہوں) کے لیے کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا کوئی نہیں ہے"۔

(صحیح البخاری، ابواب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها جلد 1، صفحہ 238)

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو بھی جنت کی نوید سنائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدے پر یقین کے ساتھ اس کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے اور اس کا جہاد کے سوا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا یا پھر اجر وغنیمت سمیت اس کی منزل تک پہنچائے گا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب قول النبی احلت لکم الغنائم، جلد 1 وصفحہ 440)

آیت سجدہ کو تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنے والوں کو بھی جنتی قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ابن آدم جب آیتِ سجدہ پر سجدہ کرتا ہے تو شیطان مردود روتے ہوئے اس سے دور بھاگ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے بدنصیبی! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا، چنانچہ اس کے لیے جنت ہے اور

مجھے سجدہ کرنے کا حکم ملا اور میں نے انکار کیا، لہٰذا میرے لیے جہنم ہے"۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ، جلد 1، عربی صفحہ 61).

اللہ پر توکل اور بھروسہ رکھنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب لیے جنت میں داخل ہوں گے"۔

صحابہ کرام نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وہ لوگ شرکیہ منتر نہیں پڑھتے، نہ بدشگونی لیتے ہیں اور نہ داغ لگواتے ہیں بلکہ صرف اپنے رب پر ہی توکل و بھروسہ رکھتے ہیں"۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب والعذاب، جلد 1، صفحہ 116)

جھوٹ سے بچنے والوں کو بھی جنت کی نوید جاں فزا سنائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سچائی نیکی کی رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی مسلسل سچ بول کر صدیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ (اسکے برعکس) جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور برائی دوزخ میں گرا دیتی ہے۔ مسلسل جھوٹ بولنے سے آدمی اللہ کے ہاں (کذاب) لکھا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین، جلد 2، عربی صفحہ 900)

زبان اور شرمگاہوں کو ناجائز جگہ استعمال کرنے سے پرہیز کرنے والوں کو بھی جنتی قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) کی اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی ضمانت دے دے (کہ ان کو غلط استعمال نہ کرے گا تو) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، جلد 2 صفحہ 958)

حیادار ہونا بھی جنتی ہونے کی علامت ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''حیاداری ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (داخلے کا سبب) ہے۔ بے حیائی جفاء ہے اور جفاء جہنم میں لے جاتی ہے''۔

(السنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الحیاء جلد 2 صفحہ 22)

سنت مؤکدہ پر پابندی کرنا بھی جنتی ہونے کی علامت ہے چنانچہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''جو بھی مسلمان فرض نمازوں کے علاوہ ہر روز بارہ رکعتیں نفل (سنت مؤکدہ) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں خوبصورت محل تیار فرماتا ہے''۔

(صحیح المسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل السنن الراتبۃ جلد 1، عربی صفحہ 251)

سنت مؤکدہ ان سنتوں کو کہتے ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مداومت فرمائی ہو اور کبھی ترک نہ کی ہوں۔ ان کی تفصیل ایک اور احادیثِ مبارکہ میں ہے جس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں مذکور ہے کہ وہ سنت مؤکدہ یہ ہیں۔

''دو (2) رکعتیں فجر کے فرضوں سے پہلے، چار (4) رکعتیں ظہر کے فرضوں سے پہلے، دو (2) رکعتیں ظہر کے فرضوں کے بعد (2) رکعتیں مغرب کے بعد اور (2) عشاء کے فرضوں کے بعد''۔

(السنن الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ جلد 1، عربی صفحہ 55)

والدین کی تابعداری کرنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو، وہ ذلیل ورسوا ہو جائے''۔

عرض کیا گیا۔ ''یارسول اللہ کون؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا، یا ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو لیکن ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا''۔ سلام عام کرنے والوں، کھانا کھلانے والوں، صلہ رحمی کرنے والوں اور رات کے وقت تہجد وتراویح کی نماز پڑھنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے لوگو! سلام عام کرو (جب کسی مسلمان کو ملو تو السلام علیکم کہا کرو) لوگوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کے تقاضے پورے کرو، رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز تہجد اور تراویح ادا کیا کرو۔ کیونکہ اس طرح تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

(السنن الترمذی، ابواب الزہد عن رسول اللہ، باب ماجاء فی صفۃ اوانی العوض جلد 2 وعربی صفحہ 72)

جو آدمی صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جنت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرما دیتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"من سأل اللّٰہَ الجنة ثلاث مراتٍ قالت الجنةُ اللّٰهُمَّ اَدخلهُ الجنة"۔

(ترجمہ) جس نے تین بار اللہ رحمٰن و رحیم سے جنت کا سوال کیا تو اس کے لیے جنت بذات خود اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتی ہے کہ "اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرمادے"۔

(السنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة انھار الجنة، جلد 2 و عربی صفحہ 80)

بھیک نہ مانگنے والوں کے لیے بھی جنت کی بشارت ہے۔

چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے دے کہ وہ لوگوں سے بھیک نہ مانگے گا تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں"۔

(السنن ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب کراھیة المسئلة جلد 1، عربی صفحہ 239)

سورۃ الاخلاص سے محبت ہونا بھی جنتی ہونے کی علامت ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی مسجد قبا میں امام تھے۔ وہ ہر رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ضرور پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا!

"تم یہ سورت ہر رکعت میں کیوں پڑھتے ہو؟"

اس صحابی نے عرض کیا!

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اس سورتِ مبارکہ سے محبت و لگاؤ ہے۔ (جس کی وجہ سے میں اسے ہر رکعت میں پڑھتا ہوں)"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کروا دے گی"۔

(السنن الترمذی، کتاب فضائل قرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، جلد 2 وصفحہ 133)

تحیۃ الوضو کے نوافل پڑھنے والے کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو مسلمان اچھی طرح سے وضو کرے، پھر دل و دماغ کی حاضری کے ساتھ دو رکعت نماز (تحیۃ الوضوء) ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی''۔

(صحیح المسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المصب عقب الوضو، جلد 1، عربی صفحہ 122)

فرضوں کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والوں کی بھی بڑی شان ہے۔

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت کی رکاوٹ ہے۔''

(مشکوۃ شریف، کتاب الصلاۃ، باب الذکر بعد الصلاۃ، جلد 1، عربی صفحہ 89)

صبر کرنے والوں اور اس پر اجر کے طالبوں کے لیے بھی بشارت جنت ہے۔

چنانچہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اے ابن آدم! اگر تو صدمے کی ابتداء کے وقت صبر کر لے اور اجر کا طلب گار بن جائے تو میں تیرے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا''۔

(السنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبۃ صفحہ 115)

مجاہد کو، پانی میں ڈوب کر مرنے والے کو، پیٹ کی بیماری میں فوت ہونے والے کو اور طاعون کے مرض سے مرنے والے کو شہید قرار دیا گیا ہے اور جو عورت نفاس کی حالت میں فوت ہو جائے اس کے متعلق جنت کی بشارت ہے۔

چنانچہ حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، طاعون سے فوت ہونا شہادت ہے، پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے موت شہادت ہے اور (نفاس کی حالت میں فوت ہونے والی عورت بھی شہیدہ ہے) نفاس والی عورت کو اس کا بچہ اپنی نال کے ذریعے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا''۔

(المسند الاحمد، جلد 3، عربی صفحہ 489)

راستے سے تکلیف دور کرنے کی بھی بڑی فضیلتیں ہیں۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں نے ایک شخص کو گھومتے ہوئے دیکھا (اسکے جنت میں داخل ہونے کا سبب یہ ہے کہ) ایک درخت تھا جس سے گزرتے ہوئے لوگوں کو تکلیف پہنچتی تھی۔ اس شخص نے اس درخت کو راستے سے کاٹ کر ہٹا دیا تھا۔ (جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا'')۔

(صحیح المسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق، جلد 2 وعربی صفحہ 328)

کامل وضو کرنے کے بعد کلمہ پڑھنے کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔

چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی اچھی طرح کامل وضو کرے پھر یہ کلمہ پڑھے۔

''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔''

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تو اس کلمہ پڑھنے والے شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ ان میں سے جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے''۔

(صحیح المسلم، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، جلد 2، عربی صفحہ 122)

دونوں فریقوں کی گفتگو سن کر صحیح فیصلہ کرنے والے جج کو بھی جنتی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قاضی (جج) تین طرح کے ہیں۔ جن میں سے ایک طرح کے جنت میں اور دو طرح کے جہنم میں جائیں گے۔

1- وہ جج جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا۔

2- وہ جج جس نے حق کو پہچاننے کے باوجود فیصلے میں ظلم کیا وہ جہنم میں جائے گا۔

3- وہ جج جس نے (اصل بات تک پہنچے بغیر) جہالت کی بنیاد پر فیصلہ کیا وہ بھی جہنم میں جائے گا''۔

(السنن ابوداود، کتاب الضعفاء، باب فی القاضی یخطی، جلد 2، صفحہ 147)

سفر کی حالت میں وفات پانے والے کو بھی جنت کی نوید جاں فزا سنائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں

فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا!

''کاش یہ پردیس میں فوت ہوتا!''

ایک آدمی نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر کیوں؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب آدمی پردیس میں فوت ہوتا ہے تو اس کی رہائش سے لے کر موت کے مقام تک جتنی مسافت بنتی ہے اسے جنت میں اضافی جگہ دی جاتی ہے''۔

(السنن النسائی، کتاب الجنائز، باب الموت بغیر مولدہ، جلد 1، صفحہ 259)

مسلمان کی پردہ پوشی کرنا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے (دنیا میں) کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا''۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب الایظلم المسلم المسلم، جلد 1، صفحہ 330)

طبرانی کی روایت ہے کہ ''پردہ پوشی کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھی داخل فرمائے گا''۔

اللہ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کروانے والے کے نامہ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کے لیے مسجد تعمیر (کرتا یا) کراتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں خوبصورت محل تعمیر فرما دیتا ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب من بنی مسجد 1، جلد 1، عربی صفحہ 64)

اللہ کی رضا کی خاطر اذان دینے والے موذن کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے (اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے) بارہ (12) سال تک اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان، باب فضل الاذان وثواب المؤذنین وصفحہ 53)

فرض نماز ادا کرنے والی، رمضان کے روزے رکھنے والی، اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی، اور اپنے شوہر کی تابعداری کرنے والی عورت کو نوید جنت سنائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت پانچوں فرض نمازیں پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو گی''۔

(المسند احمد، جلد 1، عربی صفحہ 191)

بیمار مسلمان کی تیمارداری کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو صبح کے وقت کسی مسلمان مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک دعائیں کرتے ہیں اور جو شام کو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں تر و تازہ اور پکے ہوئے پھل ہوں گے''۔

(السنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، جلد 1، صفحہ 159)

طلب علم میں لگے رہنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص حصول علم کی راہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے''۔

(صحیح المسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، جلد 2 عربی صفحہ 345)

حسد و کینے جیسے بڑے گناہوں سے بچنے والے کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن تک ہمیں یہ نوید سناتے رہے کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ ان تینوں روز ایک ہی آدمی نمودار ہوا بالآخر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے اس خوشخبری کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا!

''میں کسی مسلمان کے خلاف دل میں کینہ نہیں رکھتا اور اللہ نے اسے جو بھی نعمت عطا کی ہو اس پر کبھی حسد نہیں کرتا''۔

(المسند احمد، جلد 3، عربی صفحہ 166)

استطاعت کے باوجود عاجزی کے طور پر فاخرانہ لباس کو چھوڑ دینے والے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے استطاعت کے باوجود صرف اللہ کے لیے تواضع اور عاجزی کی خاطر فاخرانہ لباس پہننا چھوڑ دیا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے طلب فرمائے گا اور اسے یہ اختیار عطا کرے گا کہ وہ ''حلل الایمان'' میں سے جس کا چاہے انتخاب کرلے''۔

(المسند احمد، جلد 3، عربی صفحہ 439) (المستدرک الحاکم، جلد 4، عربی صفحہ 183)

حیوانوں پر رحم کرنے کے سبب بھی اللہ تعالیٰ جنت عطا فرما دیتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک آدمی نے ایک کتے کو دیکھا جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے اپنا موزہ اتارہ اور اس میں پانی بھرا اور پھر اس کتے کو پلانے لگا حتیٰ کہ اسے سیر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی یہ نیکی قبول فرمائی اور اسے جنت میں داخل فرما دیا''۔

(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب اذا شرب الکلب فی الاناء، جلد 1، عربی صفحہ 29)

مجبور مسلمان کو تسلی دینے اور اس سے اظہار ہمدردی کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

چنانچہ حضرت عمرو بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو مومن اپنے کسی بھائی کی مصیبت پر اسے تسلی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے (جنت) میں عزت و احترام کا لباس پہنائے گا۔

(السنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، عربی صفحہ 116)

پاک و مطہر اور زکوٰۃ شدہ مال کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہونے والے مسلمان کو جنتی قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو (ایماندار) شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے (بحالتِ مظلومی) قتل کر دیا گیا تو اس کے لیے جنت ہے''۔

(السنن النسائی، کتاب المحاربۃ، باب من قتل دون مالہ، جلد 2، صفحہ 172)

یتیم کی پرورش کرنے والا قیامت کے دن جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت قریب ہوگا۔

چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور ان دونوں کو (تھوڑا سا) کھولا (یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت زیادہ قریب ہوگا۔ **اللھم اجعلنا منھم**)"

(صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، جلد 2، عربی صفحہ 798)

جہاں پانی مہیا نہ ہو وہاں پانی مہیا کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا!

"یارسول اللہ! وہ کون سا کام ہے جسے سرانجام دے کر میں جنت میں چلا جاؤں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ایسے علاقے میں رہتے ہو جہاں پانی باہر سے لایا جاتا ہے؟"

اس نے عرض کیا! جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے علاقے میں پانی کا نیا انتظام خرید لو اور وہاں کے لوگوں کو پانی پہنچاتے رہو جونہی تم وہاں کنواں کھود و گے جنت میں منزل پالو گے"۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، عربی صفحہ 82)

حق پر ہونے کے باوجود مسلمان سے (دنیاوی کام میں) مباحثہ نہ کرنے، مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولنے اور عمدہ اخلاق اختیار کرنے والے کو بھی جنت کی خوشخبری عطا

فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے حق پر ہونے کے باوجود بحث مباحثہ سے گریز کیا میں اس کو جنت کے اطراف میں گھر دلوانے کا ضامن ہوں۔ جس شخص نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے اجتناب کیا میں اس کے لیے جنت کے وسط میں گھر دلوانے کا ضامن ہوں اور جس کے اخلاق عمدہ ہوں میں اس کے لیے جنت کے اعلیٰ ترین مقام میں گھر دلوانے کا ضامن ہوں''۔

(السنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، جلد 2، عربی صفحہ 313)

قدرت ہونے کے باوجود بدلہ نہ لینے اور اپنے غصے کو قابو میں رکھنے کی بڑی برکت ہے۔ چنانچہ حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود اپنے غصے پر قابو پالیا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے قیامت کے دن سب مخلوق کے سامنے بلائے گا اور خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوروں کی بابت اسے اختیار دے گا کہ وہ ان میں سے جسے چاہے پسند کرلے''۔

(السنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، جلد 2، عربی صفحہ 311)

آنکھوں سے محروم ہونے کے باوجود صبر کرنے والے کو بھی جنت کی خوشخبری عطا فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب میں اپنے بندے کو دو (2) محبوب ترین چیزوں (یعنی آنکھوں) سے محروم کرکے آزماتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں اسے اس کے بدلے

میں جنت عطا فرماتا ہوں"۔
(صحیح البخاری، کتاب المرضیٰ، باب فضل من ذھب بصرہ، جلد 2، صفحہ 844)

کھانا کھلانے، اچھی گفتگو کرنے، پے در پے روزے رکھنے اور نماز تہجد پڑھنے والوں کو بھی جنت کی نوید جاں فزا سنائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جنت میں ایسے محلات ہیں جن کے اندر سے بیرونی مناظر اور باہر سے اندرونی مناظر نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ محلات ان لوگوں کے لیے تیار فرمائے ہیں جنہوں نے (ضرورت مندوں یا دوست احباب وغیرہ) کو کھانا کھلایا گفتگو میں نرمی اختیار کی پے در پے روزے رکھے اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں، نماز ادا کی"۔

(المسند امام احمد، جلد 5، عربی صفحہ 343) (المستدرک الحاکم جلد 1، عربی صفحہ 321)

ہمسایوں سے اچھا سلوک کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک آدمی نے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا!

"یارسول اللہ، فلاں عورت کی نمازوں، روزوں اور صدقہ کا کثرت سے ذکر ہوتا ہے (یعنی وہ کثرت سے نمازیں پڑھتی ہے، روزے رکھتی ہے اور صدقہ کرتی ہے) البتہ وہ زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی"۔

اس آدمی نے پھر عرض کیا!

یارسول اللہ! فلاں عورت کے روزوں، نمازوں اور صدقات کا معمولی ذکر ہے البتہ وہ پنیر کے ٹکڑے (بطورِ صدقہ) لوگوں میں بانٹتی ہے اور وہ زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ عورت جنت میں جائے گی''۔

(المسند امام احمد، جلد 2، عربی صفحہ 440) (المستدرک الحاکم، جلد 4، عربی صفحہ 166)

تکبر خیانت اور قرض سے بچنے کی بڑی برکت ہے۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص کو اس حال میں موت آئی کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے پاک تھا تو وہ جنت میں جائے گا''۔

(السنن الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، جلد 1، صفحہ 246)

بیٹیوں کی اچھی پرورش کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے (2) بچیوں کی پرورش کی قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح (اکٹھے) آئیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا۔ (یعنی دو بچیوں کی پرورش کرنے والا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اس طرح قریب قریب ہوں گے، جس طرح ایک انگلی دوسری انگلی کے قریب ہوتی ہے'')

(صحیح المسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، جلد 2 وعربی صفحہ 330)

بیٹیوں کے علاوہ 2 یا تین (3) بہنوں کی پرورش کرنے کا بھی یہی صلہ ہے۔ جیسا کہ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (المسند امام احمد، جلد 3، عربی صفحہ 147) میں حدیث بیان فرمائی ہے۔

خرید وفروخت میں نرمی اختیار کرنا بھی آخرت میں کامیابی وکامرانی کی دلیل ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت اور لین دین میں نرمی کرنے والے ایک شخص

کو (صرف اسی عمل کی وجہ سے) جنت میں داخل فرمادیا"۔

(المسند امام احمد، جلد 1، عربی صفحہ 58)

اذان سن کر دل کی تصدیق کے ساتھ اس کا جواب دینے والے کے لیے بھی جنت کی خوشخبری ہے۔

چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب مؤذن "اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر" کہے تو تم میں سے بھی کوئی جواب میں "اللہ اکبر، اللہ اکبر" کہے۔ جب مؤذن "اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ" کہے تو وہ بھی جواب میں "اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ" کہے۔ جب مؤذن "اشھد ان محمدًا رّسولُ اللّٰہ" کہے تو وہ بھی جواب میں "اشھد ان محمدًا رّسولُ اللّٰہ" کہے۔ پھر جب مؤذن "حَیَّ علی الصلاۃ" کہے تو وہ جواب میں "لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" کہے۔ پھر جب مؤذن "حَیَّ علی الفلاح" کہے تو وہ جواب میں "لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" کہے۔ جب مؤذن "اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر" کہے تو وہ بھی جواب میں "اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر" کہے اور جب مؤذن "لا الہ الا اللّٰہ" کہے تو وہ بھی صدق دل سے "لا الہ الا اللّٰہ" کہے، تو اس طرح اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح المسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، جلد 1، عربی صفحہ 167)

سورۃ الملک کی تلاوت کرنا بھی آخرت میں کامیابی کی دلیل ہے جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"قرآن مجید کی ایک سورت ہے جس کی صرف 30 آیات ہیں۔ وہ (قیامت کے دن) اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی اور

بالآخر اسے جنت میں داخل کروا کر رہے گی اور وہ سورۃ تبارک الذی (سورۃ الملک ہے)"۔ (صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر 3644)

اولاد کی موت پر صبر کرنے والے کے لیے بھی جنت کی خوشخبری ارشاد فرمائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات لہ ولد فاحتسب، جلد 1، عربی صفحہ 167)

سچ بولنے اور دینی بھائی سے ملاقات کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں جنت میں داخل ہونے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! ضرور یا رسول اللہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نبی، صدیق اور وہ آدمی بھی جنت میں جائے گا جو صرف اللہ کی رضا کے لیے شہر کے دوسرے حصے میں جا کر اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کرتا ہے"۔

(المعجم الصغیر، جلد 1، عربی صفحہ 74)

محبوب ترین شخص کی موت پر صبر کرنے والے کو بھی جنت کی نوید جاں فزا سنائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے۔

''جب میں دنیا میں اپنے بندے کے عزیز ترین شخص کو موت دے دوں پھر وہ ثواب کی امید کر کے، اس پر صبر کرے تو اس کے لیے میرے پاس جنت سے کم کوئی بدلہ نہیں''۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، جلد 2، عربی صفحہ 950)

قرآن مجید کی تلاوت کرنا بھی بڑی فضیلت کا کام ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''صاحب قرآن (قرآن کی تلاوت کرنے والا) جب قیامت کے دن آئے گا تو قرآن اللہ سے درخواست کرے گا!

''اے پروردگار! اسے زینت بخش دے''۔

قرآن کی یہ سفارش قبول ہو گی اور تلاوت کرنے والے کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر درخواست کرے گا! ''اے پروردگار! اس کی زینت میں اور اضافہ فرما دے''۔

یہ دعا بھی قبول ہو گی اور تلاوت کرنے والے کو کرامت و بزرگی کا لباس پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر درخواست کرے گا! ''اے پروردگار! تو اس سے راضی ہو جا''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو اپنی رضا و بخشش کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دے گا۔ پھر حکم ہو گا ''پڑھتا جا اور (جنت کی منزلیں) طے کرتا جا''۔

(السنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفا من القرآن مالہ من الاجر، جلد 2، عربی صفحہ 115)

اللہ رب العزت سے استغفار مانگنا بھی آخرت میں کامیابی کی دلیل ہے۔ چنانچہ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وظیفوں کا سردار یہ (دعا) ہے اسے اپناؤ (یعنی خوب پڑھا کرو)

(ترجمہ) اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے وعدے اور تیرے عہد پر قائم ہوں۔ میں نے جو غلط کام کیے ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تو نے جو نعمتیں مجھے عطا کی ہیں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ تو مجھے بخش دے اور یہ بات یقینی ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے اس دعا کو پورے یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھا اور وہ اسی دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہو گا اور جس نے رات کے وقت پورے یقین کے ساتھ پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا وہ بھی جنتی ہے"۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار، جلد 2، صفحہ 932)

بازار جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنا بھی بڑی فضیلت کا حامل ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ دعا پڑھی۔

(ترجمہ) اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہیں۔ وہ زندہ کرتا

ہے اور موت دیتا ہے وہ خود زندہ ہے اور اسے کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔ اسی کے قبضۂ قدرت میں خیر ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

(السنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق، جلد 2، عربی صفحہ 494)

اللہ رب العزت کے اسماء کو یاد کر کے پڑھتے رہنا بھی جنت میں جانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ اور سبب ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) ایک کم سو نام ہیں، جس نے انہیں محفوظ کیا (یاد کر کے پڑھتا رہا) وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب ان للہ مائۃ اسم الا واحد جلد 2 وعربی صفحہ 1099)

سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

''میں اپنی زمین میں کچھ کاشت کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور دریافت فرمایا!

''اے ابوہریرہ! تم کیا کر رہے ہو؟''

میں نے عرض کیا! ''یارسول اللہ درخت لگا رہا ہوں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں اس سے اچھے درخت لگانے کی ترکیب نہ بتاؤں؟''

میں نے عرض کیا!

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں، ضرور بتائیے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سبحان اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لا الٰہ الا اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا کر۔ ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا''۔

(السنن ابن ماجہ، ابواب الادب، باب فضل التسبیح، عربی صفحہ 270)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنے والے کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

1- چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے دریافت فرمایا!

''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے سے آگاہ نہ کروں؟''

میں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، آپ مجھے ضرور آگاہ فرمائیے!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' پڑھا کرو۔

(یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک بہت بڑا خزانہ ہے)''

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب قول لاحول ولاقوۃ الا باللہ، جلد 2، عربی صفحہ 948)

(2) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میں کثرت سے ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔ (المسند امام احمد، جلد 5، عربی صفحہ 159)

عدل وانصاف کرنے والے حکمران، دل کھول کر خرچ کرنے والے، شفقت و

نرمی برتنے والے، رشتہ داروں کی سلامتی چاہنے والے اور مصیبت زدہ ہونے کے باوجود حرام خوری اور دست درازی نہ کرنے والے شخص کو بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"عدل و انصاف کا دامن تھامنے اور (راہ حق میں) کھلے دل سے خرچ کرنے والا حکمران، شفقت و نرمی برتنے اور رشتہ داروں کی سلامتی چاہنے والا شخص اور عیال دار ہونے کے باوجود حرام خوری اور دست درازی کرنے سے بچنے والا شخص، یہ تینوں انسان جنت میں جائیں گے"۔

(صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب صفات النبی یعرف بھافی الدنیا اھل الجنۃ حواھل النار، جلد 2، عربی صفحہ 385)

ہم سب کیسے جنت میں جائیں گے؟

توحید، رسالت، کتابوں، فرشتوں اور تقدیر پر ایمان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری، اعمالِ صالحہ سے لگاؤ اور اعمالِ سیئہ سے بچاؤ کسی بھی شخص کے جنت میں داخلے کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(ترجمہ) اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

(القرآن الجید، پارہ 1، سورۃ نمبر 2 (البقرۃ) آیت نمبر 82)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس صلاحیت اور اس کے بھرپور استعمال کے باوجود کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ

یہ دعویٰ کرے کہ میں اپنے اعمال کی وجہ سے جنت کا مستحق ہوں کیونکہ اس کے اعمال خواہ بلندی کے اعتبار سے پہاڑوں سے بھی اونچے کیوں نہ ہوں وہ کبھی جنت کا عوض نہیں بن سکتے۔

جنت میں داخلہ رحمتِ الٰہی کے سبب سے ملے گا اور جنت میں مقام اسے حاصل ہوگا جسے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اپنی آغوش میں لے لے گی۔

یہاں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی توفیق بھی رحمت الٰہی کی مرہونِ منت ہے۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ اگر جسم کی حیثیت رکھتے ہیں تو رحمت الٰہی اس کے لیے روح کا درجہ رکھتی ہے۔ پھر جس طرح روح کے اثرات کسی جسم یا قلب پر ہی ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح رحمتِ الٰہی کا نزول بھی ایمان اور اعمالِ صالحہ کے حامل اجسام پر ہی ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو ایک حدیث شریف میں یوں بیان فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(ترجمہ) تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت نہیں دلا سکے گا"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو بھی؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ہاں مجھے بھی، لیکن اللہ کی رحمتِ خاص نے مجھے اپنی آغوش میں لے رکھا ہے۔ (یعنی مسلمان جنت میں جائے گا تو اپنے اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل وکرم اور اس کی خاص رحمت کی وجہ سے)"

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومۃ علی العمل، جلد 2، عربی صفحہ 957)

جب یہ بات یقینی ہے کہ جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت ہی سے ملے گا تو ہمیں

چاہئے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمتوں کے بھی طالب بنیں رہیں۔

اے پروردگار! تو رحیم بھی ہے، کریم بھی، تیری رحمت تیرے غضب پر غالب ہے۔ ہماری لغزشوں کی طرف نہ دیکھ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے سبب ہم پر رحم فرما۔ بے شک تو رحیم و کریم ہے۔

مولا! ہم تجھ سے تیری رضا اور رحمت کا سوال کرتے ہیں۔ تو اپنی رحمت کے زیرِسایہ ہمیں جنت الفردوس کا وارث بنا دے اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب فرما۔

کیا جنت و دوزخ پر ایمان لانا فرض ہے؟

صحیح حدیث میں ہے۔

(ترجمہ) حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شہادت دے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ربّ کی بندی کے بیٹے ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے سیدہ مریم کی طرف القا فرمایا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ جنت عطا فرمائے گا اگرچہ اس کے پاس اعمال کا کوئی وافر خزینہ نہ ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب قولہ یا اھل الکتاب لاتغلوفی دینکم حدیث نمبر 3252)
(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علیٰ من مات علی التوحید دخل الجنۃ، حدیث نمبر 28)
(مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان، عربی صفحہ 14) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 3473)

(کنز العمال، حدیث نمبر 3724) (مسند ابوعوانہ، جلد 1، صفحہ 6) (زہد ابن المبارک، صفحہ 58) (تاریخ بغداد، جلد 7، صفحہ 92) (کامل ابن عدی، جلد 3، صفحہ 930)

جنت پر ایمان فرض ہونے کو ایک اور حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: ''ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے اور بال نہایت سیاہ۔ نہ اس پر سفر کا نشان تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے اور عرض کرنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ کو اسلام کے بارے میں آگاہ فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے، اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سچ فرمایا۔ ہم کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ شخص خود ہی دریافت بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی۔ پھر اس نے سوال کرتے ہوئے کہا! مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، موت اور موت کے بعد زندہ ہونے پر، حساب و کتاب پر، جنت و دوزخ پر اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لائے''۔

(صحیح المسلم، جلد 1 صفحہ 38) (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، جلد 1، صفحہ 38) (انوار الحدیث صفحہ 49)

اس سے معلوم ہوا کہ جنت و دوزخ پر ایمان لانا ضروری و لازمی ہے۔ اور جنت کے حصول کا تعلق اعمال سے نہیں عقائد سے ہے۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اور متواتر احادیث مبارکہ میں جنت اور اس کے احوال کے متعلق جو کچھ موجود ہے ان پر بھی

ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

3- جنت پر ایمان کے متعلق صاحب بہار شریعت حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''جنت و دوزخ حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے''۔

(بہار شریف، جلد 1، حصہ اول صفحہ 61)

4- صاحب قانون شریعت حضرت علامہ مولانا شمس الدین لکھتے ہیں:

''جنت و دوزخ حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے''۔

(قانونِ شریعت، حصہ اول، صفحہ 36)

ان کے علاوہ اور بہت سے علماء اہل سنت نے اپنی کتابوں میں دلائل قاہرہ صادقہ کے ساتھ لکھا ہے کہ جنت پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔ مزید معلومات کے لئے راقم الحروف کی کتاب ''سیدھا راستہ جنت کی طرف'' ضرور پڑھیں۔

کیا جنت آسمانوں میں ہے

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عزت و عظمت والے نبی حضرت ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔

''وَاِنَّ الْجَنَّةَ فِي السَّمَآءِ'' اور بے شک جنت آسمانوں میں ہے۔

(صفۃ الجنۃ ابونعیم حصہ 1، باب 25، حدیث نمبر 132)

(المستدرک الحاکم، جلد 4، عربی صفحہ 568) (حاوی الارواح حدیث نمبر 96)

جنت کی تعریف

جنت عربی زبان میں ایسے باغ کو کہتے ہیں جو سرسبز ہو اور گھنے درختوں کی وجہ سے زمین کو چھپا دے اور جنت باغِ بہشت کے لیے اکثر و غالب استعمال ہوتا ہے اور اس کا معنیٰ ہے پوشیدہ۔

(مصباح اللغات)

یہ مقام ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے، یا عیش و آرام کی جگہ ہے، اس لیے اسے جنت کہتے ہیں۔

جنت ایسا مقام ہے جہاں عیش ہی عیش، آرام ہی آرام، خوشی ہی خوشی، سکون ہی سکون، سلامتی ہی سلامتی، راحتیں ہی راحتیں، لذتیں ہی لذتیں، نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور یہ ایسی نعمتیں، لذتیں، راحتیں، عیشیں اور خوشیاں ہوں گی کہ ان کا دنیا میں تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ

(ترجمہ) ''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے''۔

(القرآن المجید، پارہ 21، سورۃ نمبر 32 (السجدہ) آیت نمبر 17)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

حضرت سہل بن الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کے وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''فیھا مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر''۔

(ترجمہ) ''جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ

کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں ان کا تصور تک ہی پیدا ہوا"۔

(صحیح المسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا و اھلھا، جلد 2، عربی صفحہ 318، حدیث نمبر 2825) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 3292) (مسند احمد، جلد 2 و صفحہ 438) (بدور السافرہ، صفحہ 477) (العاقبۃ، صفحہ 313) (شرح السنۃ، جلد 15، صفحہ 209) (طبرانی کبیر، حدیث نمبر 6002-6003) (صحیح حاکم، جلد 2، صفحہ 413) (صفۃ الجنۃ، از ابی الدنیا، صفحہ 11) (صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 240) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 413) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 412) (مشکوۃ شریف، حدیث نمبر 5612) (ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 109) (کتاب الزہد، از ابن مبارک، جلد 2، صفحہ 77 (حلیۃ، از ابو نعیم اصبہانی، جلد 2، صفحہ 262) (اتحاف السادۃ، جلد 8 و صفحہ 567) (اتحاف السادۃ جلد 10' صفحہ 535) (طبرانی صغیر، جلد 1، صفحہ 26) (قرطبی جلد 14، صفحہ 104) (تفسیر ابن کثیر، جلد 6' صفحہ 367) (مسند حمیدی، حدیث نمبر 1133)

اسماء الجنۃ

جنت کے وہ نام جو قرآنِ مجید کی آیاتِ کریمہ میں وارد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

نمبر شمار	نام	معنی	حوالہ
1-	دار السلام	گوشہ امن وسلامتی	سورۃ انعام، آیت 127
2-	دار الخلد	ہمیشہ رہنے کا مسکن	سورۃ حم سجدہ، آیت 28
3-	دار المقامة	دلنشین محل	سورۃ فاطر، آیت 35
4-	دار الآخرة	آخرت ہاؤس	سورۃ عنکبوت، آیت 64
5-	مقام امین	گہوارہ امن وعافیت	سورۃ دخان، آیت 51
6-	مقعد صدق	مقام عزت وآبرو	سورۃ قمر، آیت 55
7-	جنة الماوی	بہت عمدہ جنت	سورۂ نجم، آیت 15
8-	جنات عدن	سدابہار جنت	سورہ صف، آیت 12
9-	جنات النعیم	نعمتوں سے لبریز باغ	سورہ قلم، آیت 33
10-	جنات الفردوس	سب سے اعلیٰ جنت	سورہ کہف، آیت 107

وجوہات اسماء

1- جنت:

یہ جنت کا مشہور نام ہے۔ جو اس کی تمام انواع و اقسام کی نعمتوں، لذتوں، راحتوں اور سرور پر استعمال ہوتا ہے۔ عربی زبان میں جنت باغ کو کہتے ہیں۔ باغ بھی ایسا کہ جس کے درخت اور پودے گھنے ہوں اور داخل ہونے والے ان میں چھپ جائیں۔

قرآن کریم میں جنت جیسے حسین لفظ کا استعمال 66 مرتبہ ہوا ہے اس خوبصورت اور دل افروز لفظ کی جمع جنات ہے۔ وہاں ایک ہی طرح کے نہیں بلکہ مختلف انواع و اقسام کے باغات اپنی دلکشی اور دل فریبی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ قرآن مجید جنات جیسے لطیف و پاکیزہ لفظ کا استعمال 69 مرتبہ ہوا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

(القرآن المجید، پارہ نمبر 1، سورۃ نمبر 2 (البقرہ) آیت 82)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

2- جنات عدن:

یہ بھی جنت کا ایک نام ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ تمام جنتوں کا مجموعی نام ہے اور

سب جنتیں جنات عدن ہیں۔ جنت عدن جنت کا درمیانی حصہ اور بلند حصہ ہے اور یہ جنت تمام جنتوں سے اونچی ہے۔ چنانچہ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں: جنت عدن وہ جنت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا عرش سجا ہے یہ درمیانی جنت ہے۔ باقی سب جنتیں اس کے اردگرد ہیں لیکن یہ ان سب سے افضل و اعلیٰ اور بہتر ہے۔

(وصف الفردوس، صفحہ 20) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، صفحہ 9)

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی شان ہے۔

جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ

(ترجمہ) بسنے کے باغ (جنات عدن) جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب میں کیا۔

(القرآن المجید، پارہ نمبر 16، سورۃ نمبر 19 (مریم)، آیت نمبر 61)

(کنزالایمان اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) ارشاد ربانی ہے:

وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

(ترجمہ) (اللہ تمہیں لے جائے گا) پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں (جنات عدن) میں ہیں۔

(القرآن الکریم، پارہ نمبر 28، سورۃ نمبر 61 (الصف) آیت 12)

(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

3- جنت الماویٰ:

ماویٰ عربی میں ٹھکانے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ جگہ مسلمانوں کا اصلی ٹھکانہ ہے اس لئے اسے جنت الماویٰ کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہی وہ جنت ہے جہاں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے جا کر آتے ہیں۔

حضرت کعب بن احبار فرماتے ہیں: جنت الماویٰ وہ جنت ہے جس میں سبز رنگ کے پرندے رہتے ہیں۔ انہی پرندوں میں شہداء کی روحیں رہتی ہیں۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ

(ترجمہ) اس (سدرۃ المنتہی) کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

(القرآن المجید، پارہ نمبر 27، سورۃ نمبر 53 (النجم) آیت 15) (کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

ارشادِ ربانی ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝

(ترجمہ) اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بے شک جنت ہی ٹھکانا (ماویٰ) ہے۔

(القرآن المجید، پارہ نمبر 30، سورۃ نمبر 79 (النازعۃ) آیت نمبر 41-40) (کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

4- جنت الفردوس:

فردوس ایک ایسا نام ہے جو تمام جنت پر بولا جاتا ہے اور جنت کے اعلیٰ وارفع درجے پر بھی۔ حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فردوس انگوروں کے باغ والی جنت ہے۔

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فردوس ایک ایسی جنت ہے جس میں بہت سارے درخت ہیں گویا کہ جنت الفردوس کی زمین درختوں کے پتوں اور ٹہنیوں سے چھپی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝

(ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے (اللہ کی طرف

سے) فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے۔

(القرآن المجید، پارہ نمبر 16، سورۃ نمبر 18 (الکھف) آیت نمبر 107)

5- جنات النعیم:

جناتِ نعیم یعنی نعمتوں والی جنتیں۔ جنت کیونکہ کھانے، پینے، لباس، صورتیں، پاکیزہ ہوائیں، خوبصورت مناظر و وسیع عریض محلات جیسی ظاہری و باطنی نعمتوں پر مشتمل ہے اس لئے اسے جنات نعیم کہا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتُ النَّعِیۡمِ○

(ترجمہ) بے شک جو (لوگ) ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے (جنات النعیم یعنی نعمت اور) چین کے باغ ہیں۔

(القرآن المجید، پارہ نمبر 21، سورۃ نمبر 31) (لقمان) آیت نمبر 8)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

6- المقام الامین:

المقام الامین یعنی امن و امان کی جگہ۔ جنت میں کیونکہ امن و امان ہوگا۔ نہ کوئی فکر ہوگی نہ کوئی پریشانی، نہ ڈر ہوگا نہ نعمتوں کے چھن جانے کا خوف۔ بلکہ جنت میں ہر طرح کا راحت وسکون اور امن و امان حاصل ہوگا۔ اس لئے اسے مقام امین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ مَقَامٍ اَمِیۡنٍ○ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ○

(ترجمہ) بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں۔ باغوں اور چشموں میں۔

(القرآن المجید، پارہ نمبر 25، سورۃ نمبر 44 (الدخان) وآیت نمبر 52-51)

(کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) ارشادِ ربانی ہے!

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ○

(ترجمہ) اس (مقام امین) میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے، امن و امان سے۔

(القرآن الجید، پارہ 25، سورۃ نمبر 44 (الدخان) آیت نمبر 55)

(کنز الایمان، اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

7- دارالخلد

دارالخلد یعنی ہمیشہ رہنے کا گھر۔ اہل جنت کیونکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہیں گے۔ وہاں سے کبھی بھی نکالے نہ جائیں گے۔ اس لیے اسے دارالخلد کہا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

"هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ"۔

(ترجمہ) انہیں ہمیشہ اس (دارالخلد) یعنی جنت میں رہنا ہے۔

(القرآن الجید، پارہ نمبر 1 سورۃ نمبر 2 (البقرۃ) آیت نمبر 82)

(کنز الایمان اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

8- دارالسلام:

دارالسلام یعنی سلامتی کی جگہ۔ جنت اس نام کی سب سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ جنت ہر آفت و مصیبت سے امن و سلامتی کی جگہ ہے۔ اس لیے اسے دارالسلام کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک بھی سلام ہے۔ جس نے اس جنت کو سلامتی والا بنایا ہے اور اس کے مکینوں کو مامون و محفوظ فرمایا ہے۔ جنت کا نام دارالسلام اس لیے بھی ہے کہ اس میں "سلام" کے تحفے پیش کیے جائیں گے۔ انبیاء کرام علیہم السلام آپس میں اور جنتیوں کو سلام فرمائیں گے۔ جنتی بھی آپس میں سلام کہیں گے۔ اس کے علاوہ فرشتے بھی سلام کہیں گے اور رب رحیم کی طرف سے بھی سلام کا تحفہ ارشاد فرمایا جائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

(ترجمہ) ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں۔

(القرآن الجید، پارہ نمبر 8 سورۃ نمبر 6 (الانعام) آیت 127)

(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

ارشادِ ربانی ہے۔

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ط

(ترجمہ) اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے۔

(القرآن الجید، پارہ نمبر 11، سورۃ نمبر 10 (یونس) آیت 25)

(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

9- دارالمقامۃ:

دارالمقامۃ یعنی ہمیشہ ہمیشہ کی قیام گاہ۔ حضرت مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ دارالمقامہ کی تفسیر دارالخلود کے ساتھ کرتے ہیں۔ جس میں جنتی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کو موت آئے گی اور نہ ہی ان کو نکالا جائے گا۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

(ترجمہ) اور (جنتی جنت میں) کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا، بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ دارالمقامۃ میں اتارا، اپنے فضل سے، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تھکان لاحق ہو۔

(القرآن الجید، پارہ 22، سورۃ نمبر 35 (الفاطر) آیت نمبر 34-35) (کنزالایمان اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

10- دارالحیوان:

دارالحیوان یعنی ایسی قیام گاہ جس میں ہمیشہ کی زندگی عطا کی جائے گی۔ کیونکہ جنت میں زندگی ختم نہ ہوگی۔ موت نہ آئے گی۔ اجسام و ارواح فنا نہ ہوں گی۔ اس لئے اسے دارالحیوان ارشاد فرمایا گیا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ

(ترجمہ) اور بے شک آخر کا گھر ضرور وہی (دارالحیوان یعنی) سچی (ہمیشہ رہنے والی) زندگی ہے۔

(القرآن المجید پارہ 21، سورۃ نمبر 29 (العنکبوت) آیت 64) (کنز الایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

جنات عدان اور دار السلام

1- ابن عبدالحکم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جنت عدن جنت کے باقی درجات سے نو لاکھ گنا بڑی ہے اور دارالسلام نامی جنت کا درجہ جنت عدن سے نو لاکھ گنا بڑا ہے۔

(حادی الارواح، صفحہ 131 تا 138) (وصف الفردوس، حدیث نمبر 61 صفحہ 2214)

قدرتِ کاملہ سے

2- حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنی قدرت کاملہ کے دست مبارک سے پیدا فرمائیں۔

1- حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی قدرتِ کاملہ کے دست اقدس سے تخلیق فرمایا۔

2- تورات شریف کو اپنی قدرتِ کاملہ کے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

3- جنت الفردوس کو اپنی قدرتِ کاملہ کے دست مبارک سے پیدا فرمایا۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 15137) (اتحاف السادۃ، جلد 9، صفحہ 502) (اتحاف السادۃ، جلد 10، صفحہ 550) (تفسیر درمنثور جلد 5، صفحہ 321)

جنت عدن

3- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن کو اپنی قدرت کاملہ کے دست اقدس سے بنایا۔ اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے۔ ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے۔ اور اس کا گارا کستوری کا ہے۔ اس کی بجری لؤلؤ موتی ہیں اور اس کی گھاس زعفران کی ہے۔ اسے بنا کر پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا! بول! تو اس نے کہا بے شک وہی لوگ کامیاب ہوں گے جو مومن ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! کوئی بخیل تیرے اندر داخل ہو کر میرا پڑوسی نہیں بنے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(ترجمہ) اور جنہیں طبیعت کے بخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(حادی الارواح، صفحہ 146) (تفسیر درمنثور، جلد 6، عربی صفحہ 192) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1668) (صفۃ الجنۃ ازابی الدنیا، صفحہ 20) (صحیح حاکم، جلد 2 وصفحہ 392) (طبرانی کبیر، جلد 12، صفحہ 147) (مجمع الزوائد، جلد 10 وصفحہ 397) (اتحاف السادۃ، جلد 10 ' عربی صفحہ 550) (اتحافات سنیہ، صفحہ 223) (الترغیب والترھیب، جلد 3، عربی صفحہ 380) (الاسماء والصفات، صفحہ 318) (تفسیر ابن کثیر، جلد 5، عربی صفحہ 455) (کنزالعمال، حدیث نمبر 39235، 39263) (کامل ابن عدی، جلد 5، عربی صفحہ 1837)

جنت الفردوس

(4) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم جب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے (جنت) مانگو تو (جنت الفردوس) ہی مانگو۔ کیونکہ وہ سب سے اعلیٰ اور بہترین جنت ہے۔ اس کے اوپر اللہ رحمٰن ورحیم کا عرش معلیٰ ہے اور جنت کی تمام نہریں بھی اسی جنت الفردوس سے ہی جاری ہوتی ہیں''۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاہدین، جلد 1، عربی صفحہ 391) (السنن ابن ماجہ حدیث نمبر 4331) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2531) (بزار، جلد 4، صفحہ 191) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 398) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حصہ سوم، باب نمبر 67، حدیث نمبر 301) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 1696) (البعث والنشور حدیث نمبر 247)

(5) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فردوس جنت کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس کے اوپر اللہ رحمٰن ورحیم کا عرش ہے اور اسی سے چاروں نہریں بہتی ہیں''۔

(صفۃ الجنۃ لابونعیم، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 302)

جنت کا نرخ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا و ما فیھا''

(ترجمہ) ''جنت میں ایک چھڑی کے برابر جگہ پوری دنیا اور اس کی ہر چیز

سے بہتر ہے"۔

(صحیح البخاری، کتاب بدءِ الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، جلد 1، صفحہ 461)(السنن الترمذی، حدیث نمبر 2527)(مسند احمد، جلد 1، صفحہ 169-171)(کتاب الزہد ابن مبارک، صفحہ 416)(شرح السنۃ، حدیث نمبر 4377)(حادی الارواح، حدیث نمبر 354)(نھایہ ابن کثیر، جلد 2 وصفحہ 442)(صفۃ الجنۃ، از ابن ابی الدنیا، صفحہ 282)(صفۃ الجنۃ از ابونعیم اصبہانی، حصہ دوم صفحہ 115)(مشکوۃ شریف، حدیث نمبر 5637)(اتحاف السادۃ، جلد 10، صفحہ 543)(الترغیب والترھیب، جلد 4، وصفحہ 558)(تفسیر در منثور، جلد 1، صفحہ 37)(السنن الترمذی حدیث نمبر 3292)(السنن الدارمی، حدیث نمبر 2823)(مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 482-438)(مسند ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر 15821)(مسند ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 101)(مسند ابی شیبہ، حدیث نمبر 10867)(مسند ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 122)(صحیح حاکم، جلد 2 صفحہ 299)(شرح السنۃ، جلد 15، صفحہ 209)(حدیث نمبر 4372)(مسند عبدالرزاق، جلد 11، صفحہ 421)(تاریخ واسط صفحہ 143)(البخاری، حدیث نمبر 2892-3250-6415)(الکنی دولابی، جلد 2، صفحہ 103)(صحیح مسلم، حدیث نمبر 1881)(السنن الترمذی، حدیث نمبر 1648)(ابن ماجہ حدیث نمبر 4330)(مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 434-433)(مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 330-337-338-339)(مسند حمیدی، حدیث نمبر 930)(شرح السنۃ، جلد 10، صفحہ 351)(حدیث نمبر 2615)(طبرانی کبیر، حدیث نمبر 5917، 5959، 5716، 5748، 5753، 5778، 5835، 5836، 5858، 5861، 5886)(سنن سعید بن منصور، حدیث نمبر 2378)(معجم شیوخ ابن جمیع میداوی، حدیث نمبر 272)(السنن النسائی، جلد 6، صفحہ 5)(ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 284)(مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 335)(صفۃ الجنہ للمقدسی، جلد 3، صفحہ 80)(زوائد ابن حبان، حدیث نمبر 2629)(تاریخ جرجان، صفحہ 146)(المجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 415)(حلیۃ الاولیاء جلد 4 صفحہ 108)(فیض القدیر، جلد 5، صفحہ 266)(التاریخ الکبیر للبخاری، جلد 2، صفحہ 291)(صفۃ الجنۃ، صفحہ نمبر 53-54-55-56)(الا ان ھذا التخریج کلہ من معاش صفۃ الجنۃ لابی نعیم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ)

زعفرانی مٹی:

2- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا:

”الجنة تبنه من ذهب ولبنه من فضة ترابها الزعفران وطينها المسك“ ۔

(ترجمہ) جنت کی تعمیر ایک سونے کی اینٹ اور ایک چاندی کی اینٹ لگا کر کی گئی ہے۔ اس کی مٹی زعفران کی ہے اور سیمنٹ کستوری کا۔

(المسند احمد، جلد 2، صفحہ 305-445) (مسند بزار، حدیث نمبر 3509) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2526) (السنن الدارمی، جلد 2، صفحہ 333) (حاوی الارواح، صفحہ 184)

جنتی نہریں

1- جنت میں دودھ، شہد، پانی اور شراب طہور کی نہروں کے علاوہ دوسری نہریں بھی بڑے بڑے دریاؤں کی طرح پوری جنت میں پھیلی ہوں گی اور ان نہروں نے تمام جنتوں کا احاطہ کیا ہوگا۔ انتہائی منظّم اور مربوط نظام کے تحت ان میں نکلنے والی چھوٹی چھوٹی خوبصورت اور بل کھاتی ہوئی نہریں جنت کے تمام باغوں اور محلات میں رواں دواں ہوں گی۔

چنانچہ حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ان فی الجنة بحر الماء و بحر العسل و بحر اللبن و بحر الخمر ثم تشعق الانها ر منها بعد“ ۔

(ترجمہ) جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے نہریں بہیں گی (تمام جنتیوں کے محلات اور باغات میں جایا کریں گی)

(مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 5) (السنن الترمذی، حدیث نمبر 2571) (السنن الدارمی، حدیث نمبر 2839) (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ 249، حدیث نمبر

7366) (البعث والنشور از امام ترمذی، حدیث نمبر 264) (البعث، از امام ابوداؤد، حدیث نمبر 71) (حاوی الارواح صفحہ 241) (حلیۃ ابونعیم اصبہانی، جلد 6 وصفحہ 204) (منتخب مسند عبد بن حمید، حدیث نمبر 410) (الاحاد و الثانی فی الصحابہ از امام ابی عاصم، حدیث نمبر 162) (کنز العمال حدیث نمبر 39239) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1919) (کامل ابن عدی، جلد 2، صفحہ 500) (الترغیب والترھیب جلد 4، صفحہ 518، حدیث نمبر 7423) (صفۃ الجنۃ لابونعیم، حصہ سوم، باب 67، حدیث نمبر 308) (السنن الترمذی، ابواب الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ انھار الجنۃ، جلد 2 عربی صفحہ 80)

جنت کی نہروں کا بہاؤ:

2- حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جنت کی نہریں زمین کو چیرنے کے بغیر ہی چلتی ہیں''۔

(صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 316) (حلیۃ ابونعیم، جلد 6، صفحہ 205) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1914) (حاوی الارواح صفحہ 242) (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا، حدیث نمبر 68) (نہایۃ وجلد 2، صفحہ 399) (ترغیب وترھیب، جلد 4 وصفحہ 518) (تفسیر ابن کثیر، جلد 4 وصفحہ 176) (تفسیر درمنثور جلد 1، صفحہ 38)

3- حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''جنت کی زمین ہموار ہے، اس کی نہریں اس کی زمین کو چیر کر نہیں چلتیں''۔

(الحاوی الارواح، صفحہ 174) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی حدیث نمبر 316) (حلیۃ ابونعیم، جلد 6، صفحہ 205) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1914) (حاوی الارواح، صفحہ 242) (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا، حدیث نمبر 68) (نہایۃ، جلد 2 وصفحہ 399) (ترغیب وترھیب، جلد 4 وصفحہ 518)

جنت کی دیواریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''جنت کی چار دیواری کو ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی کی لگا کر تعمیر کیا گیا ہے''

(زیادات زُہد ابن المبارک وصفحہ 72)(مصنف عبدالرزاق، جلد 11، صفحہ 416)

جنت کے چار مشہور دروازے

1- جنت کے دروازوں میں سے چار دروازے بہت زیادہ مشہور ہیں اور احادیث شریفہ میں ان کا بہت زیادہ ذکر آیا ہے۔ وہ دروازے یہ ہیں:

1- باب الصلوٰۃ (نمازیوں کا دروازہ)

2- باب الجہاد (مجاہدوں کا دروازہ)

3- باب الصدقۃ (صدقہ دینے والوں کا دروازہ)

4- باب الریان (روزہ داروں کا دروازہ)

جنتی دروازوں کی کیفیت:

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنت کے دروازوں کا درمیانی فاصلہ چالیس سال سفر کے برابر ہے''۔

(صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حصہ اول، باب 33، حدیث نمبر 177) (کنز العمال، حدیث نمبر 10196) (امالی الشجری، جلد 2، صفحہ 111) (اتحاف السادۃ، جلد 8، صفحہ 526) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 198) (زوائد زُہد ابن مبارک، للمروزی، جلد 1، صفحہ 535) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1765) (وصف الفردوس، حدیث نمبر 17) (مطالب عالیہ حدیث نمبر 3240) (المسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 3) (حادی الارواح، صفحہ 89) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 397) (صفۃ الجنۃ، از امام ابن کثیر، صفحہ 32) (صفۃ الجنۃ از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 178) (حلیہ الاولیاء جلد 6، صفحہ 205) (منتخب عبد بن حمید، حدیث نمبر 411) (بدور السافرۃ، حدیث نمبر 1762) (موارد الظمآن، حدیث نمبر 2618) (البعث از ابن داؤد، حدیث نمبر 61) (کامل ابن عدی، جلد 2، صفحہ 500) (تفسیر درمنثور، جلد 5، صفحہ 343) (اتحاف اسادہ وجلد 10، صفحہ 527)

جنت کے بڑے بڑے آٹھ دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے کے درمیان جو

چوڑائی ہوگی اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

جنتی درختوں کے پتے سونے چاندی کے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں کوئی بھی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو''۔

(السنن الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ عن رسول اللہ، باب ماجاء فی صفۃ شجر الجنۃ، جلد 2، عربی صفحہ 75) (حدیث نمبر 2525) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1850) (صحیح ابن حبان، جلد 10، صفحہ نمبر 250)

ہر پھل ایک وقت میں میسر

جنت میں ہر موسم کے پھل ایک ہی وقت میں دستیاب ہوں گے اور انہیں حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کی ضرورت نہیں ہوگی کہ آپ پیسے دے کر لیں یا پھر اگر آپ کا باغ ہے بھی تو اسے پانی لگانے، کھاد ڈالنے اور حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ پھل اتارنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جنت میں ایسا حساب نہیں ہوگا بلکہ جوں ہی اہل جنت کے دل میں خیال آئے گا اور وہ کسی پھل کو کھانے کا ارادہ کریں گے تو وہ درخت خود بخود ان کے سامنے اپنے پھل اور ٹہنیاں جھکا دے گا اور جنتی اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض جب چاہیں گے جس حالت میں چاہیں گے ان درختوں سے پھل حاصل کرسکیں گے۔

6- اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے:

وَ دَانِیَۃً عَلَیۡہِمۡ ظِلٰلُہَا وَ ذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُہَا تَذۡلِیۡلًا ۝

(ترجمہ) اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے''۔

(القرآن المجید، پارہ 29، سورۃ نمبر 76)(الدھر)، آیت نمبر 14)(کنزالایمان، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

جنت کے پھل ان شیریں اور خوشذائقہ پھلوں میں سے کسی پھل کا ایک خوشہ اگر دنیا میں آ جائے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوقات کے کھانے سے بھی کبھی ختم نہ ہو۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے جنت، اس کے پھل، پھول، سرسبزی و شادابی اور ساری نعمتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ان میں سے ایک خوشہ تمھارے لیے لینا چاہا لیکن روک دیا گیا۔ اگر میں تمہارے لیے وہ خوشہ لے لیتا تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق اسے کھاتی لیکن وہ کبھی بھی ختم نہ ہوتا''۔

(البدایہ والنھایہ، جلد 2، عربی صفحہ 367)

جنت کے عالی شان محلات

جنت میں ہر شخص کے لیے الگ الگ وسیع وعریض مملکت ہوگی جس کے خاتمے یا چھن جانے کا کوئی خطرہ وخوف نہ ہوگا۔ اس حسین مملکت و سلطنت میں رہائش کے لیے بنائے جانے والے خوبصورت اور عالی شان محلات کی تعمیر سونے چاندی کی دلفریب اینٹوں اور کستوری کے معطر معطر سیمنٹ سے کی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا!

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانی سے''۔
میں نے عرض کیا! ''جنت کس چیز سے تیار کی گئی ہے؟''
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے۔ اس کا سیمنٹ تیز

خوشبودار کستوری کا ہے۔ اس کے سنگریزے یاقوت اور موتیوں کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا عیش کرے گا، اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی مرے گا نہیں۔ جنتیوں کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا اور جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی''۔

(المسند احمد، جلد 2، صفحہ 305-445) (مسند بزار، حدیث نمبر 3509) (السنن الترمذی، ابواب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة نعیمھا، جلد 2 صفحہ 72، حدیث نمبر 2526) (السنن الدارمی، جلد 2، صفحہ 333) (حادی الارواح، صفحہ 184)

جنتی لباس

1۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور جو گروہ دوسرے نمبر پر داخل ہوگا اس کے چہرے ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے، دونوں گروہوں کے مردوں کو (دنیا کی نیک عورتوں سے) 2 بیویاں عطا کی جائیں گی۔ ہر عورت ستر ستر جوڑے پہنے گی جن میں اس کی پنڈلیوں کا حسن جھلکتا ہوا نظر آئے گا''۔

(السنن الترمذی، ابواب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة، جلد 2 عربی صفحہ 75 حدیث نمبر 2522) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 529) (مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 16) (طبرانی کبیر، جلد 10، صفحہ 197) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 411) (مجمع البحرین، صفحہ 80) (کنز العمال، حدیث نمبر 39372) (بزار جلد 4 حدیث نمبر 202) (حادی الارواح، صفحہ 264) (البعث والنشور، حدیث نمبر 327)

جنتی لباس جنت کے پھلوں سے

(2) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا!

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمیں بتائیں کہ جنت کے لباس کیسے ہوں گے۔ وہ لباس پیدا ہو چکے یا پیدا کئے جائیں گے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اور بعض لوگ ہنس پڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ ہنستے کیوں ہو؟ نہ جاننے والے کو چاہئے کہ جاننے والے سے پوچھے (جیسا کہ اس آدمی نے مجھ سے پوچھا ہے)''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنے والا کون ہے؟''

اس آدمی نے عرض کیا! ''میں ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے لباس جنت کے پھلوں سے نکالے جائیں گے''۔ یہ جملہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا:

(مسند امام احمد، جلد 2 صفحہ 203، 204، 225) (صفۃ الجنۃ لابونعیم اصفہانی، حصہ سوم، حدیث نمبر 356) (زہد ابن مبارک، جلد 2، صفحہ 75) (طبرانی صغیر، جلد 1، صفحہ 47) (بدور السافرہ، حدیث نمبر 1948) (حاوی الارواح، صفحہ 264) (مجمع الزوائد، جلد 10 صفحہ 415) (البعث والنشور، حدیث نمبر 323) (کشف الاستار، جلد 4، صفحہ 3521) (الفتح الربانی باب نمبر 24، حدیث نمبر 202)

جنتی عورت

(1) جنت میں جانے والی خواتین کو بیوٹی پارلر جانے کی کبھی زحمت نہ کرنی پڑے گی بلکہ ان کا فطری حسن ہی نگاہوں کو خیرہ کر رہا ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنتی عورتیں بیک وقت ستر ستر پوشاکیں زیب تن کئے ہوں گی لیکن اس کے باوجود ان کی خوبصورتی کے سبب گوشت سے ہڈیوں کا گودا نظر آئے گا''۔

(السنن الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، جلد 2،عربی صفحہ 75، حدیث نمبر 2522) (الترغیب و الترہیب، جلد 4، صفحہ 529) (مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 16) (طبرانی کبیر، جلد 10، صفحہ 197) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 411) (مجمع البحرین صفحہ 80) (کنز العمال، حدیث نمبر 39372) (بزار، جلد 4، حدیث نمبر 202) (حاوی الارواح، صفحہ 264) (البعث والنشور، حدیث نمبر 327)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی خواتین کی خوبصورتی اور خوشبو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا!

''اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت دنیا میں جھانک لے تو اپنے حسن کی جھلک سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو منور کر دے اور اپنی خوشبو سے پوری فضا معطر کر دے''۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الحور العین، جلد 1، عربی صفحہ 392) (الترغیب والترہیب، جلد 4، صفحہ 533-535) (مسند احمد، جلد 3، صفحہ 141-147) (مسند بزار، حدیث نمبر 3528) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 418) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 2014-2015-2025) (البعث از امام ابوداؤد صفحہ 80) (زہد امام احمد، صفحہ 185) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم حدیث نمبر 380) (صفۃ الجنۃ از امام ابن ابی الدنیا حدیث نمبر 278) (صفۃ الجنۃ از امام ابن کثیر، صفحہ 110) (تذکرۃ القرطبی، جلد 4، صفحہ 474) (حاوی الارواح صفحہ 306)

جنتی مرد کی قوت

اللہ تعالیٰ ہر جنتی کو دنیاوی بیوی کے علاوہ کم از کم (72) حوریں عطا فرمائے گا تو اسی اعتبار سے بلکہ اس سے زیادہ جسم میں قوت مردانہ بھی پیدا فرما دے گا۔ جنت کی

خالص ملاوٹ سے پاک عمدہ اور اعلیٰ غذاؤں کی بدولت ہر شخص (100) آدمیوں سے زیادہ قوت اور طاقت کا حامل ہوگا۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں مومن کے لیے 73 بیویاں ہوں گی''۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا!

یارسول اللہ! کیا اس کو اتنی قوت ہوگی کہ 73 بیویوں سے جماع کر سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنتی مرد کو سو مردوں کے برابر طاقت دی جائے گی''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، جلد 9، صفحہ 236) (کتاب الضعفاء للعقیلی، جلد 3، صفحہ 166) (صفۃ الجنۃ از ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 373-472) (مسند البزار، حدیث نمبر 3526) (مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 417)

کاروانِ جنت

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور دین اسلام کی حقانیت کو دل و جان سے تسلیم کیا اور اپنی ساری زندگی مالکِ ارض و سماء کے احکام، اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے اور اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق بسر کی۔ ان وفا شعار بندوں کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے انعام کے طور پر جنت تیار فرما رکھی ہے۔

جب یہ خوش نصیب مرد و خواتین ساقی کوثر، شافع محشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر قیادت لواء الحمد کے زیر سایہ اپنی منزل یعنی جنت کی طرف رواں ہوں گے تو ان کے قد کاٹھ اور ابھرتی ہوئی جوانی میں قدرت کا حسین شاہکار نظر آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص بھی جنت میں جائے گا اس کا قد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ (تقریباً نوے فٹ) لمبا ہوگا۔ شروع میں تمام انسانوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے بعد میں آہستہ آہستہ گھٹتے گئے۔ یہاں تک کہ موجودہ حالت پر آ گئے"۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، حدیث نمبر 3326) (صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، جلد 2، عربی صفحہ 380) (حادی الارواح، صفحہ نمبر 202) (مسند احمد، جلد 2، صفحہ 315) (مصنف عبدالرزاق، جلد 10، صفحہ 384، حدیث نمبر 19435)

جنتیوں کی اس لمبائی کی مناسبت سے جنتیوں کے جسم چوڑے چکلے ہوں گے اور بھرپور جوانی ہوگی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب اہل جنت جنت کی طرف جائیں گے تو ان کے جسم بالوں سے صاف ہوں گے۔ مسیں بھیگ رہی ہوں گی مگر داڑھی نہ نکلی ہوگی۔ جسم گورے چٹے، آنکھیں سرمگیں اور عمریں (33) سال ہوں گی"۔

(المسند امام احمد، جلد 2 عربی صفحہ 295) (المسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 243) (السنن الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، حدیث نمبر 2545) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی، حدیث نمبر 257) (صفۃ الجنۃ للمقدسی، جلد 3، حصہ اول، صفحہ 79) (زہد ابن مبارک، حدیث نمبر 432) (حادی الارواح، صفحہ 202) (البدور السافرہ، حدیث نمبر 2166)

جنتیوں کے چہرے حسن و دلکشی کی وجہ سے چاند ستاروں کی طرح چمک دمک رہے ہوں گے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں جانے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکیں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکدار خوبصورت ستاروں کی مانند چمک رہے ہوں گے''۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر 3327) (صحیح المسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، جلد 2 عربی صفحہ 379، حدیث نمبر 2834) (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 13، صفحہ 109) (اوائل ابن ابی عاصم، حدیث نمبر 59) (السنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 5333) (المسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 253، حدیث نمبر 7429) (فوائد منتخبہ، خطیب بغدادی، جلد 2، صفحہ 8) (اخبار اصفھان ابونعیم اصبہانی، جلد 1 صفحہ 300-301) (صفۃ الجنۃ، از امام ابونعیم اصبہانی حدیث نمبر 240) (البعث والنشور، حدیث نمبر 449) (زہد ابن مبارک، حدیث نمبر 1476)

جب یہ جنتی کارواں اپنی منزل پر پہنچ جائے گا تو امیر کارواں نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر دستک دیں گے اور جنت کا دربان عرض کرے گا!

''کون؟''

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (اکیلا نہیں) بلکہ امت کو بھی ساتھ لایا ہے۔

یہ سنتے ہی فوراً دروازے کھل جائیں گے۔ فرشتے استقبال کے لیے آگے بڑھیں گے اور کاروانِ صدق وصفا کو سلامتی دیتے ہوئے اہلاً وسہلاً مرحبا اور خوش آمدید کہیں گے۔ قرآن مجید نے اس منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے۔

(ترجمہ) اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ، گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے (کے لیے)۔

(القرآن المجید، پارہ 24، سورۃ نمبر 39 (الزمر) آیت نمبر 73) (کنز الایمان اعلیٰحضرت

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) جنت کی مزید معلومات کے راقم الحروف کی کتب۔

1- جنت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت۔

2- آیئے! جنت چلیں!''

3- جنت اور اس کی نعمتیں اور

4- سیدھا راستہ جنت کی طرف

کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

1- حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن عالم اور عبادت گزار کو اٹھایا جائے گا تو عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شفاعت نہ کرلو ٹھہرے رہو''۔

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اللہ عزوجل کے ذکر اور جو اس ذکر میں معاون ہیں نیز عالم یا متعلم کے علاوہ سب ملعون ہیں''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد باب مثل الدنیا، رقم 412، ج 4 ص 428)

3- حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے بحر و بر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں''۔

(4) حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرا کرو تو اس میں سے کچھ پھول چن لیا کرو''۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟'' فرمایا ''علم کی محفلیں''۔

دوران وضو اوراد پڑھنا

1- امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص کامل وضو کرے، پھر یہ کلمہ پڑھے!

"اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وأشهد ان محمدا عبده ورسوله".

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت سیّدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے"۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب ذکر المستحب، عقب لوضوء رقم 234، ص 144)

تحیۃ الوضو

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے فرمایا!

"بلال مجھے بتاؤ زمانۂ اسلام میں تم نے سب سے زیادہ امید کا کون سا کام کیا ہے؟ کیونکہ میں نے تمہارے جوتوں کی آہٹ جنت میں سنی ہے۔ بلال نے جواب دیا: میں نے امید کا یہ کام کیا' میں نے رات اور دن میں کسی بھی وقت وضو کیا ہو تو اس وضو سے جس قدر میرے مقدر میں تھا نماز پڑھی"۔

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار الخ، رقم 1149، ج 1، ص 390)

2- حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو شخص احسن طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب ذکر المستحب عقب الوضوء، رقم 234، ص144)

اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اذان دینا اور نماز پڑھنا۔

1- حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''تمہارا رب عزوجل، پہاڑ کی چٹان پر نماز کے لئے اذان دینے اور نماز پڑھنے والے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو میرا یہ بندہ میرے خوف سے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، بے شک میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

(سنن نسائی، کتاب الاذان، باب الاذان لمن یصلی وحدہ، ج2، صفحہ 20)

(2) حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو بارہ سال تک اذان دے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اس کے اذان دینے کے بدلے میں اس کے لیے روزانہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنۃ فیھا، باب فضل الاذان، رقم 728، ج1، ص402)

اذان کا جواب دینا

(1) امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب مؤذن ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر'' کہے تو تم میں سے بھی کوئی جواب میں ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر'' کہے۔ جب مؤذن ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہے تو وہ بھی جواب میں ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہے۔ جب مؤذن ''اشھد ان محمدًا رّسولُ اللّٰہ'' کہے تو وہ بھی جواب میں

''اشھد ان محمدًارَّسولُ اللّٰہ'' کہے۔ پھر جب مؤذن ''حَیَّ علی الصلاۃ'' کہتے تو وہ جواب میں ''لاحول والا قو ۃ الا باللّٰہ'' کہے۔ پھر جب مؤذن ''حَیَّ علی الفلاح'' کہے تو وہ جواب میں ''لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' کہے۔ جب مؤذن ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر'' کہے تو وہ بھی جواب میں ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر'' کہے اور جب مؤذن ''لا الہ الا اللّٰہ'' کہے تو وہ بھی صدق دل سے ''لا الہ الا اللّٰہ'' کہے، تو اس طرح اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، رقم، 385، 203)

(2) حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ بلال نے اذان دینا شروع کی۔ جب وہ خاموش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو اس مؤذن کے قول پر یقین کرتے ہوئے اس کی مثل کہے گا جنت میں داخل ہوگا''۔

(سنن نسائی، کتاب الاذان، باب القول مثل مایقول المؤذن، ج 2، ص 24)

نماز میں رکوع اور سجدہ کرنا

1- حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا''۔ تم میں سے جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر مستحب عقب الوضوء، رقم 234، صفحہ 144)

حضرت سیّدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں وضو اور حاجت کے لیے پانی پیش کیا کرتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھ سے مانگو۔ تو میں نے عرض کیا: ''میں آپ سے جنت میں آپ کی

رفاقت کا طلب گار ہوں‘‘۔ارشاد فرمایا: ’’کچھ اور بھی چاہئے؟ ’’میں نے عرض کیا ’’بس یہی مطالبہ ہے‘‘ پھر فرمایا ’’تو اپنے نفس کے خلاف کثرت سے سجدے کر کے میری مدد کرو‘‘۔

فرض نمازوں پر استقامت

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جسے کرنے کے بعد میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟‘‘ فرمایا ’’اللہ عزوجل کی اس طرح عبادت کرو کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نمازیں ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ تو اس نے عرض کیا مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہ کروں گا۔ جب وہ لوٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے‘‘۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم 1397 ج 1، ص 472)

(2) حضرت سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ عزوجل نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں تو جو انہیں ادا کرے گا اور ان کے حق کو ہلکا جانتے ہوئے انہیں ضائع نہ کرے گا تو اللہ عزوجل کا اس سے عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جو انہیں ادا نہیں کرے گا اس کا اللہ عزوجل کے پاس کوئی عہد نہیں اگر اللہ عزوجل چاہے تو اسے عذاب دے چاہے تو اسے جنت میں داخل فرمائے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوت، رقم 425، ج 1، ص 176)

3- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سب سے افضل اعمال کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نماز''۔ اس نے پوچھا اس کے بعد فرمایا: ''نماز''۔ اس نے عرض کیا ''اس کے بعد؟ فرمایا۔ ''نماز''۔ اس نے عرض کیا: ''اس کے بعد؟'' فرمایا: ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا''۔

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم 6613، ج 2، ص 580)

4- حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پانچ چیزیں ایسی ہیں جو انہیں ایمان کی حالت میں ادا کرے گا جنت میں داخل ہوگا، جو پانچ نمازوں کے وضو، رکوع وسجود اور اوقات کا لحاظ رکھے اور اگر استطاعت رکھتا ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ اور امانت ادا کرے''۔

عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جنابت سے غسل کرنا، اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو اس کے دین میں غسل جنابت کے علاوہ کسی چیز میں رخصت عطا نہیں فرمائی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فیما بنی علیہ الاسلام رقم 139، ج 1، ص 204)

5- کاتب وحی حضرت سیّدنا حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو پابندی سے پانچوں نمازیں ادا کرے اور ان کے رکوع وسجود اور اوقات کا لحاظ رکھے اور یہ یقین کرے کہ یہ اللہ عزوجل کا حق ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا یا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی یا یہ فرمایا: اس پر جہنم حرام ہے''۔

(مسند احمد، رقم 18373، 18374، ج 2، ص 372)

6- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا! ''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا، وہ چھ چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان''۔

(طبرانی اوسط، رقم 4925، ج 3، ص 396)

اول اوقات میں نماز پڑھنا

1- حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا ''کون سا عمل اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل ہے؟'' فرمایا: ''وقت پر نماز پڑھنا''۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید، رقم 7534، ج 4، صفحہ 589 بتغر قلیل)

2- حضرت سیدتنا ام فروہ رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے ہیں، جنہوں نے نبی مکرم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: ''کون سا عمل سب سے افضل ہے؟'' تو ارشاد فرمایا:

''وقت پر نماز پڑھنا''۔

3- حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''نماز کا اول وقت اللہ عزوجل کی رضا ہے اور آخری وقت اللہ عزوجل کی طرف سے رخصت ہے''۔

(سنن ترمذی، کتاب ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الوقت الاول الخ، رقم 172، ج 1، ص 217)

نماز میں آمین کہنا

1- حضرت سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفوں کو قائم کرلیا کرو اور تم میں سے ایک شخص امامت کرائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ''غیر المغضوب علیہم ولا الضآلین ۝ کہے تو آمین کہا کرو۔ اللہ عزوجل تمہاری دعا قبول فرمائے گا''۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب التشہد فی الصلوٰۃ، رقم 404، ص214)

2- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں نے تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا حسد تمہارے آمین کہنے پر کیا ہے لہٰذا کثرت سے آمین کہا کرو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا، باب الجھر بامین، رقم 857، ج1، ص 466)

3- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ عزوجل نے مجھے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ مجھے باجماعت نماز عطا فرمائی مجھے سلام عطا فرمایا جو کہ اہل جنت کی تحیت ہے اور مجھے آمین عطا فرمائی اور یہ چیزیں اللہ عزوجل نے سوائے ہارون (علیہ السلام) کے کسی بھی نبی کو عطا نہیں فرمائیں، موسیٰ (علیہ السلام) دعا مانگا کرتے اور ہارون (علیہ السلام) آمین کہا کرتے تھے''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوٰۃ، الترغیب فی التامین خلف الامام، رقم 3، ج1، ص194)۔

صفوں کو ملانے یا خالی رہ جانے والی جگہ پر کرنا

1- ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صف کے خلاء کو پُر کرے گا اللہ عزوجل اس

کاایک درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(طبرانی اوسط، رقم 5797، ج 4، ص 225)

2- حضرت سیّدنا ابی جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو صف کے خلا کو پر کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، باب صلۃ الصفوف وسد الفرج، رقم 2503، ج 2، ص 251)

3- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو قدم ایسے ہیں جن میں سے ایک اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اور دوسرا اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

جو شخص صف میں خلا دیکھے پھر اسے پر کرنے کے لیے چلے اور اسے پر کر دے تو اس کا یہ قدم اٹھانا اللہ عزوجل کو پسند ہے اور جو قدم اللہ عزوجل کو ناپسند ہے وہ یہ کہ کوئی شخص کھڑا ہونے کے لیے اپنی دائیں ٹانگ پھیلا کر اس پر اپنا ہاتھ رکھے پھر اپنی بائیں ٹانگ کھڑی کر کے اٹھے''۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الامامۃ وصلوۃ الجماعۃ، رقم 1046، ج 1، ص 520)

مسجد کی صفائی کرنا

1- حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اپنی امت کے ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ اس کا گرد و غبار کا ثواب بھی پیش کیا گیا جسے مسلمان مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر اپنی امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے ان میں قرآن کی سورت یا آیت یاد کر کے بھلا دینے سے بڑا کوئی گناہ نہیں پایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فی کنس المسجد، رقم 461، ج 1، ص 198)

2- حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا اللہ عزوجل اس کے لیے

جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب تطہیر المساجد، رقم 757، ج 1، ص 419)

3۔ ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(مسند احمد، مسند السیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم 26446، ج 10، ص 152)

نماز کے لیے مسجد کی طرف چلنا

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو مسجد کی طرف چلا یا مسجد سے واپس لوٹا تو اللہ عزوجل ہر آمدورفت پر اس کے لیے جنت میں ایک مہمان خانہ بنائے گا''۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، باب المشی الی الصلوٰۃ، الخ، رقم 669، ص 336)

2- حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کا ضامن اللہ عزوجل ہے اگر زندہ رہیں تو رزق دیئے جائیں گے اور اگر مر جائیں تو اللہ عزوجل، انہیں جنت میں داخل فرمائے گا:

(1) جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے۔ (2) جو مسجد کی طرف چلے اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے۔ (3) جو اللہ عزوجل کی راہ میں نکلے اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الرحمۃ، رقم 499، ج 1، ص 359)

3- حضرت سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو اپنے گھر سے کامل وضو کر کے مسجد کی طرف آیا وہ اللہ عزوجل کا مہمان ہے اور مہمان کا اکرام کرنا میزبان کا حق ہے''۔

(طبرانی کبیر، رقم 6139، ج6، ص253)

فجر کے بعد طلوع شمس تک ذکر اللہ عزوجل کرنا

1- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اسے ایک کامل حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

(سنن ترمذی، کتاب السفر، باب ذکر مایستحب من الجلوس فی المسجد، رقم 586، ج2، ص100)

2- حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو فجر کے بعد چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے اور خیر کے علاوہ کوئی بات نہ کہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

(مسند احمد، مسند المسکین / حدیث معاذ بن انس الجھنی رقم 15623، ج5، ص310)

3- حضرت سیّدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

''جس نے فجر کی نماز ادا کی پھر طلوع آفتاب تک اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہا پھر دو یا چار رکعتیں ادا کیں اس کے بدن کو جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی''۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل فیمن خطر صائم، رقم 3957، ج3، ص420)

نفل نمازوں کا گھر میں پڑھنا

1- حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، فرض نماز کے علاوہ مرد کی سب سے افضل نماز وہ ہوتی ہے جسے وہ اپنے گھر میں پڑھے"۔

(سنن نسائی، کتاب قیام اللیل الخ، باب الحث علی الصلوۃ فی البیوت، ج3،ص197)

2- حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز ادا کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر کے لیے نماز میں سے کچھ حصہ بچا کر رکھے کیونکہ اللہ عزوجل اس نماز کے سبب اس کے گھر میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلوۃ النافلۃ فی بیتہ الخ، رقم 778،ص393)۔

3- حضرت سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے"۔

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم 6407، ج4،ص220)

عصر کی پہلی چار رکعتیں

1- حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ عزوجل اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتا ہے"۔

(سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب الاربع قبل الظھر وبعدھا، رقم 1271، ج2،ص35)

2- ام المومنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرے گا اللہ عزوجل اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادے گا''۔

(طبرانی کبیر، رقم 611، ج23، ص281)

3- ام المومنین حضرتِ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پابندی سے ادا کرے گا اسے جہنم کی آگ چھو نہ سکے گی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ قبل العصر، رقم 3332، ج2 ص460، بتغیر قلیل)

باوضو سونا

حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو باوضو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر کی طرف آئے یہاں تک کہ اس پر غنودگی چھا جائے تو وہ رات کی جس گھڑی میں بھی اللہ عزوجل سے دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کرے گا اللہ عزوجل اسے وہ بھلائی عطا فرما دے گا۔

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب 92، رقم 3537، ج5، ص311)

2- حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص باوضو رات گزارتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پہلو میں رات گزارتا ہے، جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے، اے اللہ عزوجل، اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرمادے کہ اس نے باوضو رات گزاری ہے''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء رقم 1048، ج2 ص194)

3- حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ جو مسلمان باوضو سوئے پھر جب وہ رات میں بیدار ہو اور اللہ عزوجل سے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ عزوجل اسے وہ بھلائی عطا فرمادے گا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی النوم علی طھارۃ رقم 5042، ج4، ص403)

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرنا

1- حضرت سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ عزوجل سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا''۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم 2683، ص 1441)

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند فرماتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملاقات کرنا ناپسند کرتا ہوں''۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ لا یریدون ان یبدلو، الخ، رقم 7504، ج4، ص574)

3- حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل مومنوں سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا اور مومنین اللہ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟'' ہم نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ عزوجل مومنین سے فرمائے گا کیا تم میری ملاقات کو پسند کرتے تھے؟ تو وہ عرض کریں گے'' ہاں اے ہمارے رب عزوجل، وہ

پوچھے گا کیوں؟ ''مومنین عرض کریں گے کہ ہم تیرے عفو اور مغفرت کی امید رکھا کرتے تھے تو اللہ عزوجل فرمائے گا، تمہارے لئے میری مغفرت واجب ہوگئی''۔

(مسند احمد، رقم 22133، ج8، ص248)

کلمہ پڑھ کر مرنے والے کی شفاعت

1- حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا آخری کلام لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہو گا''۔

(المستدرک، کتاب الدعاء، والذکر، رقم 1885، ص175)

نماز یا تدفین تک جنازے میں شریک ہونا

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا؟ ''حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں نے پھر فرمایا، ''تم میں سے آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟'' حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے''۔ پھر فرمایا: ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟'' حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں''۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص میں یہ چار خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، رقم 494، ج3، ص383)

2- حضرت سیّدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں (حضرت) ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک صاحب مقصورہ حضرت خباب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے اور فرمایا، ''اے عبداللہ ابن

عمر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو شخص میت کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا اور اس پر نماز پڑھی اور تدفین تک اس کے ساتھ رہا تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کر لوٹ آیا اس کے لیے احد پہاڑ جتنا ایک قیراط ہے''۔ تو ابن عمر نے حضرت خباب و ابو ہریرہ کے اس قول کے بارے میں پوچھنے کے لیے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس بھیجا اور فرمایا:

''مجھے بتانا کہ اُم المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کیا جواب دیا ہے''۔

اس کے بعد ابن عمر نے مسجد میں پڑے ہوئے پتھروں میں سے ایک پتھر کو اٹھایا اور خباب کے لوٹنے تک اسے اپنے ہاتھ میں گھماتے رہے، پھر جب خباب نے واپس آ کر بتایا کہ اُم المؤمنین فرماتی ہیں کہ ابو ہریرہ سچ کہتے ہیں تو حضرت ابن عمر نے اپنے ہاتھ میں موجود پتھر زمین پر مارا اور فرمایا: ''(افسوس!) ہم نے بہت سارے قیراط ضائع کر دیئے''۔

(مسلم کتاب الجنائز، باب فضل الصلوۃ علی الجنازۃ، رقم 945، ص 472)

3 - حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بندے کو اپنی موت کے بعد سب سے پہلے جو جزاء دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے میں شریک تمام افراد کی مغفرت کر دی جاتی ہے''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب اتباع الجنازۃ رقم، 4134، ج3، ص 132)

نماز جنازہ میں سو مسلمان یا چالیس مسلمان یا تین صفیں ہونے کی فضیلت

1- ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس میت پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے اور اس گروہ کی تعداد سو کو پہنچ چکی ہو اور ان میں سے ہر ایک میت کے لئے استغفار کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے''۔ (مسلم کتاب الجنائز، رقم 947، ص 473)

2- حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس میت پر سو مسلمان نماز پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، رقم 4189، ص 145)

3- حضرت سیّدنا حکم بن فروح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک جنازے پر ابوملیح (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ نے تکبیر کہہ دی ہے لیکن آپ نے ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: ''اپنی صفیں درست کر لو اور میت کے لئے اچھی سفارش کرو''۔

حضرت سیّدنا ابو صلیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ام المومنین میمونہ (رضی اللہ عنہا) کی طرف سے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میت پر لوگوں کا ایک گروہ نماز پڑھ لے تو ان لوگوں کی سفارش میت کے حق میں قبول کر لی جاتی ہے (حضرت سیّدنا حکم بن فروخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے ابوالملیح (رضی اللہ عنہ) سے اس گروہ کی تعداد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا چالیس۔

(نسائی، کتاب الجنائز، ج 2، ص 75)

میت کے گھر والوں کیلئے ترجیح (یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) کہنا

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: کنزالایمان، وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کا مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں"۔

1- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو ایسی چیز عطا کی گئی جو پچھلی کسی امت کو نہیں دی گئی اور وہ چیز مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کہنا ہے۔(المعجم الکبیر، رقم 12411، ج12، ص32)

2- حضرت سیّدتنا فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"جسے کوئی مصیبت پہنچی اور وہ مصیبت کو یاد کرکے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کہے اگرچہ اس مصیبت کو کتنا ہی زمانہ گزر چکا ہو تو اللہ اس کے لئے وہی ثواب لکھے گا جو مصیبت کے دن لکھا تھا"۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبۃ رقم 1600، ج2، ص268)

3- حضرت سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی آدمی کے بچے کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟" فرشتے عرض کرتے ہیں، ہاں! تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کیا تم نے اس کے دل کا ٹکڑا چھین لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں"۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے"۔ تو پھر میرے بندے نے کیا

کہا؟''فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور ''اِنَّـا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ''
پڑھا تو اللہ عزوجل فرماتا ہے ''میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور
اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو''۔
(سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبہ اذا احتسب، رقم 1023، ج 2، ص 313)

رضائے الٰہی عزوجل کے لئے میت کو غسل دینا، کفن پہنانا اور قبر کھودنا

1- امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میت کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور خوشبو لگائی اور اسے کاندھا دیا اور اس پر نماز پڑھی اور اس کا کوئی راز ظاہر نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا''۔
(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، رقم 1462، ص 201)

2- ام المومنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جس نے میت کو غسل دیا اور اس معاملے میں امانت کو ادا کیا اور میت کے کسی راز کو افشاء نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا''۔ (مسند امام احمد، رقم 23935، ج 9، ص 432)

3- حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے کوئی قبر کھودی اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ اور جس نے کسی میت کو کفن پہنایا اللہ عزوجل اسے جنت کے

حُلّے یعنی جوڑے پہنائے گا۔ اور جس نے کسی غمزدہ کی تعزیت کی اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا حُلّہ پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا۔ اور جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی اللہ عزوجل اسے جنت کے حلوں میں دو ایسے حلے پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں دے سکتی۔ اور جو جنازے کے ساتھ چلا اور تدفین تک ساتھ رہا اللہ عزوجل اس کے لئے ایسے تین قیراط ثواب لکھے گا جن میں سے ہر قیراط جبل احد سے بڑا ہوگا۔ اور جس نے کسی یتیم یا محتاج کی کفالت کی اللہ عزوجل اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، رقم 4066، ج3، ص114)

تین بچوں کے انتقال پر صبر کرنا

1- حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے تین بچوں کو کھو بیٹھے (یعنی جس کے تین بچے مرجائیں) پھر وہ اللہ عزوجل کی راہ میں ان پر اجر وثواب کی امید رکھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ (طبرانی کبیر، رقم 829، ج17، ص300)

2- حضرت سیّدنا عتبہ بن عبد سُلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں تو وہ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے اور اسے اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے''۔

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من اصیب لولدہ، رقم 1604، ج2، ص281)

3- حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مرد حضرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کے ارشادات سن لیتے ہیں، آپ ہمیں بھی ایک دن عطا فرمادیں جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں اللہ عزوجل کے احکام سکھائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم فلاں دن فلاں مقام پر جمع ہوجایا کرو''۔

چنانچہ وہ عورتیں جمع ہوگئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اللہ عزوجل کے احکامات میں سے کچھ سکھایا۔ پھر فرمایا: ''تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے گی وہ اس کے لئے آگ سے حجاب ہوجائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور دو بچے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور دو بچے بھی''۔

(بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی امتہ من الرجال، رقم 7310، ج4، ص510)

کچا بچہ گر جانا

1- حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''کچا بچہ اپنے والدین کو جہنم میں داخل کرنے پر اپنے رب عزوجل سے جھگڑا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا اے اپنے رب عزوجل سے جھگڑا کرنے والے کچے بچے! اپنے والدین کو بھی جنت میں لے جا وہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا''۔

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، رقم 1608، ج2، ص273)

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، رقم 1609، ج2، ص273)

دوست یا قریبی عزیز کے مرجانے پر صبر کرنا

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس مومن بندے کی جزاء میرے نزدیک جنت کے علاوہ کچھ نہیں کہ اہل دنیا میں سے جب میں نے اس کے عزیز دوست کی روح کو قبض کیا تو اس نے صبر کیا"۔

(بخاری کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، رقم 2424، ج 4، ص 225)

خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنا

حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایمان کے ساتھ ان پانچ چیزوں کو بجالایا جنت میں داخل ہو گا۔ جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو اور رکوع اور سجود اور اوقات کے ساتھ پابندی کی اور رمضان کے روزے رکھے اور جس نے استطاعت ہونے پر حج کیا اور خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الایمان، فیما نبی علیہ السلام، رقم 139، ج 1، ص 205)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن معاویہ الغافری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے تین کام کئے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا،

(1) جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اور یہ یقین رکھا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(2) جس نے خوشدلی سے ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔

(3) جس نے زکوٰۃ میں بوڑھے اور بیمار جانور یا بوسیدہ کپڑے اور گھٹیا مال کی بجائے اوسط درجے کا مال دیا کیونکہ اللہ عزوجل تم سے تمہارا بہترین مال طلب نہیں کرتا

اور نہ ہی گھٹیا مال دینے کی اجازت دیتا ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، فی زکاۃ السائمۃ، رقم 1582، ج 2 ص 174)

(3) عبید بن عمیر لیثی اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا! ''بے شک نمازی اللہ عزوجل کے اولیاء ہیں اور وہ جس نے اللہ عزوجل کی فرض کردہ پانچ نمازیں قائم کیں اور رمضان کے روزے رکھے اور ان کے ذریعے ثواب کی امید رکھی اور خوشدلی سے زکوٰۃ ادا کی اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا جن سے اللہ عزوجل نے منع فرمایا ہے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے عرض کی! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''9 ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا گناہ کسی کو اللہ عزوجل کو شریک ٹھہرانا ہے اور (بقیہ گناہوں میں سے) کسی مومن کو ناحق قتل کرنا اور بیت الحرام جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے، کو حلال سمجھنا (یعنی اس کی حرمت کو پامال کرنا) لہٰذا! جو شخص ان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے پھر مر جائے تو وہ جنتی محل میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رفیق ہوگا جس کے دروازے سونے کے ہوں گے''۔ (المعجم الکبیر، رقم 101، ج 15، 17، ص 48)

اپنا لباس فقیر پر صدقہ کرنا

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے ستر کو ڈھانپے گا اللہ عزوجل اسے جنت کا لباس پہنائے گا اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا اللہ عزوجل اسے جنت کا پھل کھلائے گا اور جو کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کرے گا اللہ اسے جنت کی پاکیزہ شراب پلائے گا۔

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب 18، رقم 2457، ج 4، ص 204)

2- حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں، سب سے افضل عمل مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے خواہ اس کی ستر پوشی کر کے ہو یا اسے شکم سیر کر کے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔

(الترغیب والترہیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ علی الفقیر، رقم 3، ج3، ص75)

3- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے گا، جب تک اس میں سے ایک چیتھڑا بھی باقی رہے گا وہ شخص اللہ عزوجل کی حفاظت میں رہے گا''۔

ایک اور روایت میں ہے جو کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے گا جب تک اس میں سے ایک دھاگہ بھی باقی رہے تو وہ شخص اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ باب 41، رقم 2492، ج4، ص218)

اللہ عزوجل کے لئے کھانا کھلانا

1- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''رحمٰن عزوجل کی عبادت کرو اور کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

(ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام رقم 1862، ج3، ص338)

2- حضرت سیّدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت میں کچھ محلات ایسے ہیں جن میں آر پار نظر آتا ہے اللہ عزوجل نے وہ محلات ان لوگوں کے لیے تیار کیے ہیں جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے ہیں اور رات میں جب لوگ سو جائیں تو نماز

پڑھتے ہیں۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب فشاء السلام الخ، رقم 509، ج 1، ص 363)

3- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جسے کرکے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟'' ارشاد فرمایا: کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو اور صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب فشاء اسلام الخ، رقم 508، ج 1، ص 363)

کسی انسان یا جانور کو پانی پلانا یا کنواں کھدوانا

1- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، کون سا ایسا عمل ہے جسے کرکے میں جنت میں داخل ہوسکتا ہوں؟ فرمایا: کیا تو کسی ایسے شہر میں رہتا ہے جہاں پانی جمع کرلیا جاتا ہے؟ اس نے عرض کیا، ہاں، فرمایا: ''پھر تم ایک نئی مشک خریدو پھر اسے بھرلو اور اس کے پھٹنے تک لوگوں کو پانی پلاتے رہو اس طرح اس کے پھٹنے سے پہلے ہی تم جنتیوں کے عمل تک پہنچ جاؤ گے''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء، رقم 28، ج 2، ص 40)

2- حضرت سیّدنا کدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ دونوں باتیں تمہیں عمل پر ابھارتی ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، فرمایا: حق بات کہو اور جو زائد چیز تمہارے پاس ہو وہ کسی کو عطا کردیا کرو۔ اس شخص نے عرض کیا: خدا کی قسم! میں ہر وقت حق بولنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی زائد چیز عطا کردینے کی طاقت

رکھتا ہوں۔ فرمایا: تو محتاجوں کو کھانا کھلا دیا کرو اور سلام کو عام کرو"۔ اس نے عرض کیا، "یہ بھی مشکل ہے"۔ ارشاد فرمایا: "کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: اپنے اونٹوں میں سے کوئی جوان اونٹ اور پانی کا مشکیزہ ساتھ لو اور پھر ایسا گھرانہ دیکھو جو ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن پانی پیتا ہو پھر اسے پانی پلاؤ تو نہ تیرا اونٹ ہلاک ہوگا اور نہ تیرا مشکیزہ پھٹے گا اور تیرے لئے جنت واجب ہو جائے گی"۔ پھر وہ اعرابی تکبیر پڑھتے ہوئے چلا گیا تو اس کے اونٹ کے ہلاک ہونے اور مشکیزہ پھٹنے سے پہلے ہی اسے شہید کر دیا گیا"۔

(طبرانی کبیر، کدیر الضبی، رقم 422، ج 19، ص 187)

3- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص قیامت کے دن اہل جہنم کو اوپر سے جھانک کر دیکھے گا تو جہنمیوں میں سے ایک شخص اسے پکار کر کہے گا، میں وہی ہوں کہ جب تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا تو تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔" تو وہ جنتی کہے گا۔ میں نے تجھے پہچان لیا تو وہ کہے گا میرے لیے اس نیکی کی وجہ سے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں شفاعت کرو"۔

چنانچہ وہ شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کا تذکرہ کر کے سوال کرے گا اور کہے گا میں نے جہنم میں جھانکا تو مجھے ان میں سے ایک شخص نے پکارا اور کہا "کیا تم نے مجھے پہچانا؟"

تو میں نے کہا: "اللہ عزوجل کی قسم! میں نے نہیں پہچانا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ "میں وہی ہوں کہ جب تو دنیا میں میرے قریب سے گزرا تھا تو نے مجھ سے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا تو میں نے تجھے پانی پلایا تھا، لہٰذا تو اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں میری شفاعت کر۔ تو یا رب عزوجل! میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالے۔ پھر اللہ عزوجل اسے جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا تو اسے جہنم سے نکال دیا

جائے گا''۔

(مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب شفاعۃ الصالحین، رقم 18550، ج10، ص698)

قرض دینا

1- حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے اسے دونوں مرتبہ دیئے جانے والے قرض کے عوض اتنی ہی رقم ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، رقم 3430، ج3، ص153)

ایک روایت میں ہے کہ ''ہر قرض صدقہ ہے''۔

2- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا''۔

(ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، رقم 2431، ص154)

3- حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جنت میں داخل ہوا تو اس نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا۔

(المعجم الکبیر، رقم 7976، ج8، ص249)

رمضان میں روزہ رکھنا

1- حضرت سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: منبر کے قریب آ جاؤ چنانچہ ہم وہاں حاضر ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا ''آمین'' اور جب

دوسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین اور جب تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا: ''آمین'' جب آپ نے منبر سے نزول فرمایا تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج ہم نے آپ سے وہ بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ ارشاد فرمایا: ''جبرائیل (علیہ السلام) میرے سامنے حاضر ہوئے اور کہا کہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر اس کی مغفرت نہ ہوئی وہ رحمت سے محروم ہو، تو میں نے آمین کہا، جب میں نے دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو اور وہ درود پاک نہ پڑھے وہ رحمت سے محروم ہو تو میں نے آمین کہا پھر جب میں نے تیسرے زینہ پر قدم رکھا تو جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا جس کے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کرایا تو وہ رحمت سے محروم ہے، تو میں نے کہا ''آمین''۔

(مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب لعن اللہ العاق لوالدیہ الخ رقم 7338، ج5، ص 212)

اسی روایت کو ابن خزیمہ اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

2- حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا! ''یہ رمضان تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے محروم ہے وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رمضان میں مغفرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام باب فی مشہور البرکۃ وفضل شہر رمضان، رقم 4788، ج3، ص 345)

3- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ

لیا جاتا ہے"۔ایک روایت میں ہے کہ رحمت (یعنی جنت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے"۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل شہر رمضان، رقم 1079 ص 543)

روزے دار کو افطاری کرانا

1- حضرت سیّدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزے دار کو حلال کھانے یا پانی سے افطاری کرائی تو ملائکہ رمضان کے ساعتوں میں اس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام شب قدر میں اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

(المعجم الکبیر، رقم 6162، ج6، ص 221)

2- حضرت سیّدنا زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو کسی روزے دار کو افطاری کرائے گا، اسے روزہ دار کا ثواب دیا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی"۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی ثواب من افطر صائما، رقم 1746، ج2، ص 347)

3- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا، کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ تو فرمایا، رمضان میں صدقہ کرنا"۔

(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقہ، رقم 663، ج2، ص 146)

شوال کے چھ روزے رکھنا

1- حضرت سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد

شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ اس کے لئے ساری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے''۔

(مسلم کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال، رقم 1164، ص592)

2- حضرتِ سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک نیکی کو دس گنا کر دیا لہٰذا رمضان کا مہینہ دس مہینوں کے برابر ہے اور عیدالفطر کے بعد چھ دن پورے سال کے برابر ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہیں اور اس کے بعد چھ دن کے روزے دو مہینوں کے برابر ہیں تو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم ستۃ من شوال، رقم 2، ج2، ص67)

3- حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی صوم رمضان وستہ ایام من شوال، رقم 5102، ج3، ص425)

حج کرنا

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''ایک عمرہ اگلے عمرہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے''۔

(بخاری، کتاب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ، رقم 1773، ج1، ص586)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں اعمال

فقر اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے زنگ کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں''۔

(سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ رقم 810، ج2، 218)

3- حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حج مبرور کا ثواب جنت سے کچھ کم نہیں، عرض کیا گیا، مبرور سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔

(المعجم الاوسط من اسمہ موسیٰ، رقم 8405، ج6، ص173)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا:

''جس میں کھانا کھلایا جائے اور سلام عام کیا جائے''۔

(مسند امام احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبداللہ رقم 14588، ج5، ص90)

رمضان میں عمرہ کرنا

1- حضرت سیدتنا ام معقل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ایک بوڑھی اور بیمار عورت ہوں کیا کوئی ایسا عمل ہے جو میرے حج کا بدل ہو جائے؟'' ارشاد فرمایا: ''رمضان میں ایک عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے''۔

(ابوداؤد، کتاب المناسک، باب العمرۃ، رقم 1988، ج2، ص296)

2- حضرت سیّدنا ابوطلیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی، کون سا عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟ ارشاد فرمایا:

''رمضان میں عمرہ کرنا''۔ (طبرانی کبیر، رقم 816، ج22، ص324)

3- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: انس کی والدہ ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، ابوطلحہ اور اس کے

بیٹے حج کے لئے چلے گئے اور مجھے گھر چھوڑ گئے ہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، رقم 3691، ج2، ص5)

شیطان کو کنکریاں مارنا

1- حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسی ہی روایت منقول ہے جیسی روایت پچھلے صفحات میں حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے گزری، لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور جہاں تک تمہارے عرفات میں وقوف کرنے کی بات ہے تو اللہ عزوجل عرفات والوں پر تجلی فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ ''میرے بندے غبار آلود پراگندہ سر ہو کر میرے پاس ہر وادی سے سفر کر کے آئے ہیں''۔ پھر ملائکہ کے سامنے ان پر فخر فرماتا ہے لہٰذا، اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات، آسمان کے ستاروں اور سمندر اور بارش کے قطروں کے برابر بھی ہوں تو اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرما دے گا اور تمہارا جمار کی رمی کرنا تو وہ تمہارے لئے اپنے رب عزوجل کے پاس تمہارے محتاجی کے وقت کے لئے ذخیرہ ہے اور سر منڈوانے میں تمہارے سر سے گرنے والے ہر بال کے عوض قیامت کے دن ایک نور ہوگا اور رہا بیت اللہ کا طواف کرنا تو جب تم طواف کر کے واپس لوٹو گے تو تم اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاؤ گے جیسے اس دن تھے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنا تھا''۔

2- حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ شیطان کو کنکریاں مارنے میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اسے (یعنی کنکریوں کو) تم انتہائی ضرورت کے وقت اپنے رب عزوجل

کے پاس پاؤ گے"۔

(طبرانی کبیر، مسند ابن عمر، رقم 13479، ج 12، ص 306)

3- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکر حسن و جمال، دافع رنج و ملال صاحب جودنوال، رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تمہارا شیطان کو کنکریاں مارنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا"۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب فی رمی الجمار رقم 4، ج 2، ص 134)

قربانی کرنا

1- ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ عزوجل کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا خوشدلی سے قربانی کیا کرو"۔

(ترمذی، کتاب الاضاحی، باب فضل الاضحیہ، رقم 1498، ج 3، ص 162)

2- حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے فاطمہ اٹھو اور اپنا قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ تمہارے لئے اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔ حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ بشارت صرف ہمارے لیے (یعنی اہل بیت) کے لئے خاص ہے یا دیگر مسلمانوں کے لیے بھی ہے؟" فرمایا! بلکہ ہمارے اور دیگر مسلمانوں سب کے لئے ہے۔

(المستدرک، کتاب الاضاحی، باب یغفر لمن یعنی عند اول قطرۃ تقطر من الدم، رقم 7600، ج 5، ص 314)

3- حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! قربانی کرو اوران کے خون پر ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کرو کیونکہ خون اگر زمین پر گرے تو اللہ عزوجل کی حفاظت میں گرتا ہے''۔

(طبرانی اوسط، رقم 8319، ج 6، ص 148)

مدینہ منورہ یا مکہ معظّمہ میں مرنا اور روضۂ انور کی زیارت کرنا

1- بنولیث ایک خاتون حضرت سیدتنا صمیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ''تم میں سے جو مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھے وہ مدینے میں ہی مرے کیونکہ جو مدینے میں مرے گا اس کی شفاعت کی جائے گی یا اس کے حق میں گواہی دی جائے گی''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الحج، باب فضل المدینہ، رقم 3734، ج 6، ص 21)

ایک روایت میں ہے کہ جو مدینے میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو مدینے میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(شعب الایمان، باب فی المناسک فضل الحج والعمرۃ، رقم 4182، ج 3، ص 497)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا''۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینہ، رقم 3943، ج 5، ص 483)

3- شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافع رنج و ملال صاحب جود و نوال، رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو مدینے میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا''۔ (طبرانی کبیر مسند، رقم 47، ج 24، ص 294)

جہاد

سچے دل سے اللہ عزوجل سے طلب شہادت کرنا:

1- حضرتِ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو سچے دل سے شہادت طلب کرے اسے شہادت عطا کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ (بظاہر) اسے پا نہ سکے''۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب استحباب طلب الشہادۃ، رقم 1908، ص 1057)

2- حضرت سیّدنا سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو سچے دل سے اللہ عزوجل سے شہادت کا سوال کرے گا اللہ عزوجل اسے شہداء کی منزل میں پہنچادے گا اگرچہ اس کا انتقال اپنے بستر پر ہوا ہو۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب استحباب طلب الشہادۃ، رقم 1909، ص 1057)

3- حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

''جس نے اونٹنی کو دو مرتبہ دوہنے کے درمیانی وقت تک اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے اللہ عزوجل سے شہادت کا سوال کیا پھر وہ مر گیا یا اسے قتل کر دیا گیا تو اس کے لیے شہید کا ثواب ہے''۔

(ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فیمن سال اللہ تعالیٰ الشہادۃ، رقم 2541، ج 3، ص 30)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے اللہ عزوجل سے سچے دل سے شہادت کا سوال کیا، اللہ عزوجل اسے شہید کا ثواب عطا فرمائے گا اگرچہ اس کا انتقال اپنے بستر پر ہوا ہو''۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب استحباب طلب الشہادۃ، رقم 1909، ج 3، ص 1057)

اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دینا

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تین آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی، وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوٹ جائے، وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دے اور وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے''۔

ایک صحیح روایت میں ہے۔ ''دو آنکھوں تک جہنم کی آگ پہنچنا حرام ہے، وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور وہ آنکھ جو اسلام اور مسلمانوں کی کفار سے حفاظت کرتے ہوئے رات گزارے''۔

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب ثلاثۃ اعین لاتمسھا النار، رقم 2476، 2477، ج2، ص403)

2- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی، وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے''۔

(ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل اللہ، رقم 1645، ج3، ص239)

3- حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ کبھی بھی نہ چھو سکے گی وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے اور وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے''۔

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم 4339، ج3، ص425)

راہ خدا عزوجل میں تیر اندازی کرنا

1- حضرت سیّدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا وہ اس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہوگا''۔ تو اس دن میں نے سولہ تیر چلائے۔

(المسند الامام احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن عبسہ، رقم 17019، ج6، ص56)

2- حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں سیّدنا ابو عمرو انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ غزوۂ بدر، عقبہ اور اُحد میں شریک ہوئے روزے کی حالت میں پیاس سے بل کھاتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے غلام سے فرما رہے تھے کہ ''دیکھتے کیا ہو! مجھے زرہ پہنا دو''۔ تو غلام نے انہیں زرہ پہنا دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کمزوری کی حالت میں تیر نکالے اور تین تیر چلائے۔

پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا وہ تیر راستے میں گر گیا یا نشانے پر لگا تو وہ تیر اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا''۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ غروب آفتاب سے پہلے شہید ہو گئے۔

(طبرانی کبیر المعجم الکبیر، رقم 951، ج22، ص381)

3- حضرت سیّدنا عُتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اٹھو اور جہاد کرو''۔ تو ایک شخص نے تیر چلایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس تیر نے اس کے لیے (جنت) واجب کر دی''۔

(المسند الامام احمد بن حنبل، حدیث عتبہ بن عبد السلمی، رقم 17663، ج6، ص202)

راہِ خدا میں شہید ہونا

قرآنِ پاک میں کثیر مقامات پر شہداء کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

(ترجمہ) اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ۔

1- حضرت سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ساتھ لے کر ایک درخت کے اوپر چڑھ گئے اور مجھے ایک خوبصورت اور فضیلت والے گھر میں داخل کر دیا۔ میں نے اس جیسا گھر کبھی نہیں دیکھا پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ شہداء کا گھر ہے"۔

(بخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ، رقم 2791، ج 2، ص 251)

(2) حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں داخل ہونے کے بعد شہید کے سوا کوئی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اسے دنیا میں لوٹایا جائے اور اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو دنیا میں کیا جاتا تھا مگر شہید شہادت کی فضیلت اور کرامت کو دیکھتے ہوئے تمنا کرتا ہے کہ اسے دنیا میں لوٹایا جائے اور اسے دس مرتبہ قتل کیا جائے"۔

(بخاری، کتاب الجہاد، باب تمنی المجاہد الخ درقم 2817، ج 2، ص 259)

3- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا۔ "تو نے اپنے مسکن کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا، سب سے بہتر۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کچھ اور مانگ کوئی اور تمنا کر۔ تو وہ عرض کرے گا۔ میں کیا مانگوں اور

کس چیز کی تمنا کروں؟ پھر وہ شہادت کی فضیلت دیکھتے ہوئے عرض کرے گا، بس میں تجھ سے یہی سوال کرتا ہوں کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ مجھے تیری راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جائے''۔

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب الجہاد، رقم 2452، ج 2، ص 393)

قرآن مجید پڑھنا

قرآن مجید فرقان حمید کی تعلیم و تعلم اور تلاوت کے کثیر فضائل قرآنِ پاک میں بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

(ترجمہ) جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (البقرہ:۱۲۱)

اس بارے میں احادیث کریمہ:

1) حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جھگڑے گا تو اس کی تصدیق کی جائے گی جو شخص اسے پیش نظر رکھے گا یہ جنت تک اس کی قیادت کرے گا اور جو اسے پس پشت ڈال دے گا یہ اسے ہانکتا ہوا جہنم میں لے جائے گا''۔

(طبرانی، کبیر، رقم 10450، ج 10، ص 198)

2) حضرت سیّدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور پھر اسے یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں سے ایسے دس افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی''۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاری القرآن، رقم 2914، ج 4، ص 914)

3) حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، رقم 5027، ج3، ص410)

4) حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ عزوجل کی طرف قرآن سے افضل کسی عمل کے ساتھ نہیں لوٹو گے''۔

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب الجاہر بالقرآن الخ، رقم 2083، ج2، ص256)

5) حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے بندے کو دو رکعتیں ادا کرنے سے افضل کسی شے کا اذن نہیں دیا اور بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اس پر رحمتیں نچھاور ہوتی رہتی ہیں اور بندے قرآن کی مثل کسی اور چیز سے اللہ عزوجل کی قربت نہیں پاتے''۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب 17، رقم 2920، ج4، ص418)

6) حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں''۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ''قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص میں شامل ہیں''۔

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم 215، ج1، ص140)

سورہ یٰسین پڑھنا

1- حضرت سیّدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''(سورہ بقرہ) قرآن پاک کی رفعت ہے اور اس کی ہر آیت کے ساتھ (80) ملائکہ نازل ہوئے اور اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم کو

عرش کے نیچے سے نکال کر اس سورت کے ساتھ ملایا گیا اور سورۃ (یٰسین) قرآن کا دل ہے جو اسے اللہ عزوجل کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی''۔

(مسند احمد، حدیث معقل بن یسار، رقم 20322، ج7، ص286)۔

2- حضرت سیّدنا جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی رات میں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے (سورۂ یٰسین) پڑھی اس کی مغفرت کردی جائے گی''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، فصل فی قیام اللیل، رقم 2565، ج4، ص121)

3- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل (سورۂ) یٰسین ہے اور جو ایک مرتبہ (سورۂ) یٰسین پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا''۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل یٰسین رقم 2896، ج4، ص406)

سورۂ دخان پڑھنا

1- حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی رات میں سورہ دخان پڑھے گا تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حم الدخان، رقم 2897، ج4، ص406)

سورۂ ملک پڑھنا

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قرآن میں تیس آیتوں پر مشتمل ایک سورۃ ہے جو اپنے

قاری کے لئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور یہ تبارك الذی بیده الملك ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، رقم 2900، ج4، ص408)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ رات میں تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے گا اللہ عزوجل اسے عذاب قبر سے محفوظ فرما دے گا، سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں اسے مانعہ (یعنی عذاب قبر سے بچانے والی) کہا کرتے تھے اور بے شک یہ قرآن کی ایک ایسی سورت ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے وہ بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔

3- حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا۔

پھر وہ اس کے سر کی طرف آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا۔ تو یہ سورت روکنے والی ہے عذاب قبر سے روکتی ہے۔ توراۃ میں اس کا نام سورۂ ملک ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اچھا عمل کرتا ہے''۔

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب المانعۃ من عذاب القبر سورۃ الملک، رقم 9238، ج3، ص 322)

سورۃ الزلزال، کافرون اور نصر پڑھنا

1۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا! اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟'' تو اس نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا کی قسم نہیں کی۔ میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ نہیں''۔ فرمایا! ''کیا تمہیں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یاد نہیں''۔ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تہائی قرآن کے برابر ہے، پھر فرمایا کیا تمہیں اذا جاء نصر الله و الفتح یاد نہیں؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا: ''کیا تجھے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یاد نہیں؟'' اس نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: ''یہ چوتھائی قرآن ہے''۔ پھر دو مرتبہ ارشاد فرمایا: ''شادی کرلو''۔

(ترمذی، کتاب الفضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص الخ، رقم 2904، ج4، ص409)

2۔ حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ نصف قرآن کے برابر ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے''۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء سورۃ الاخلاص، الخ، رقم 2903، ج4، ص409)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا

1۔ حضرت سیّدنا ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن کیوں نہیں پڑھتا؟'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: ''کوئی شخص تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟''۔ ارشاد فرمایا:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، رقم 811، ص 405)

2- حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کو بار بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا تو اسے بہت کم خیال کرتے ہوئے صبح کے وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ سورۃ تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، رقم 5013، ج 3، ص 406)

3- حضرت سیّدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا"۔ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر تو ہم اسے کثرت سے پڑھا کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ عزوجل بہت زیادہ عطا کرنے والا اور پاک ہے"۔

(مسند احمد، حدیث معاذ بن انس، رقم 15610، ج 5، ص 308)

ذکر اللہ عزوجل کے فضائل

ذکر اللہ عزوجل کے بارے میں کئی آیات ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

(ترجمہ) تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ 2، البقرۃ 152)

اس بارے میں احادیث کریمہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے راستے پر سفر کرتے ہوئے ایک پہاڑ سے گزرے جسے حمدان کہا جاتا تھا تو

فرمایا: ''اس حمدان کی سیر کیا کرو، مفردون سبقت لے گئے''۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مفردون سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا:

''اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنے والے اور والیاں''۔

(مسلم کتاب الذکر، والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، رقم 2676، ص 1439)

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مفردون کون ہیں؟'' فرمایا:

''پابندی کے ساتھ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے، ذکر ان کے بوجھ کو کم کر دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے''۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب رقم 3607، ج 5، ص 342)

2- حضرت سیدتنا ام انس رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے''۔ فرمایا: ''گناہوں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ سب سے افضل جہاد ہے اور ذکر اللہ عزوجل کی کثرت کیا کرو کیونکہ تم اللہ عزوجل کے پاس کثرتِ ذکر کے علاوہ کسی پسندیدہ چیز کے ساتھ حاضر نہیں ہو سکتے''۔

(طبرانی کبیر، رقم 313، ج 25، ص 129)

3- حضرتِ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو رات کو عبادت کرنے، اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے اور دشمن سے جہاد کرنے سے عاجز ہو تو اسے چاہئے کہ اللہ عزوجل کا ذکر کثرت سے کیا کرے''۔

(شعب الایمان، باب فی صحبۃ اللہ عزوجل، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل، رقم 508، ص 390)

4- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں، جو وہ مجھ سے کرتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ

مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجمع میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔

(بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسہ، رقم 7405، ج4، ص 541)

5- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رب عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! جب تو تنہائی میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی تنہا تیرا ذکر کرتا ہوں اور جب تو کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر مجمع میں تیرا ذکر کرتا ہوں''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، رقم 3، ج2، ص 252)

6- حضرت سیّدنا معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میرا بندہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اپنے فرشتوں کی جماعت میں اس کا چرچا کرتا ہوں اور جب میرا بندہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کا ذکر کرتا ہوں''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ الخ، رقم 2، ج2، ص 252)

کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) پڑھنا

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

(ترجمہ) اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت پھیلا دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے (پ13، ابراہیم، 24-25)

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

اس آیت مبارکہ میں پاکیزہ بات سے مراد لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔

(الدر المنثور، ابراہیم، 24، ج5، ص20)

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے خوش نصیب کون لوگ ہوں گے؟'' فرمایا:

''اے ابوہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ حدیث سننے کے معاملے میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو صدق دل سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے گا''۔

(بخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، رقم99، ج1، ص53)

2- حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! ''یا اللہ عزوجل! مجھے ایسی چیز سکھا جس کے ذریعے میں تجھے یاد کیا کروں اور تجھے پکارا کروں''۔ فرمایا: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو''۔ عرض کیا: ''اے اللہ عزوجل! میں ایسی چیز سیکھنا چاہتا ہوں جو میرے لئے خاص ہو''۔ فرمایا! اے موسیٰ اگر ساتوں زمین اور ساتوں آسمانوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ ان پر غالب آجائے گا''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، رقم2185، ج8، ص35)

3- حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، رقم3800، ج4، ص248)

4- حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اخلاص کے ساتھ ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض کیا گیا! اخلاص سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس کا اخلاص یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں سے دور رہو۔ (طبرانی، کبیر، رقم 5074، ج5، ص197)

5- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس بندے نے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے''۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب دعاء ام سلمہ رقم 3601، ج5، ص340)

6- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ایمان کی تجدید کرلیا کرو۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟'' فرمایا ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھا کرو''۔

(مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، رقم 8718، ج3، ص281)

توحید ورسالت کی گواہی دینا

1- حضرت سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور ایسا کلمہ ہیں جسے اللہ عزوجل نے مریم کی طرف اِلقا کیا اور اللہ عزوجل کی طرف سے پھونکی ہوئی روح ہیں اور جنت اور جہنم کے حق ہونے کی گواہی

دی اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے عمل جیسے بھی ہوں"۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء، باب 49، رقم 3435، ج 2، ص 455)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں تو اللہ عزوجل اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرمادے گا"۔

(مسلم کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ، رقم 29، ص 36)

2۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاذ (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ردیف تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سواری پر سوار تھے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے معاذ بن جبل! انہوں نے تین مرتبہ عرض کیا"۔ لبیک یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی یارسول اللہ میں حاضر ہوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کہ جو کوئی اس بات کی سچے دل سے گواہی دے گا کہ اللہ عزوجل کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ عزوجل کے رسول ہیں تو اللہ عزوجل اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادے گا"۔ عرض کیا:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں یہ بات لوگوں کو نہ بتا دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں تو فرمایا کہ "پھر تو وہ اسی پر بھروسہ کرنے لگیں گے"۔

(بخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوماً دون قوم الخ، رقم 128، ج 1، ص 67)

3۔ حضرت سیّدنا رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ جب ہم کدید یا قدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اللہ عزوجل کی حمد بیان کی اور فرمایا: "بہت خوب"۔ پھر ارشاد فرمایا: "میں اللہ عزوجل کی

بارگاہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ اس بات کی سچے دل سے گواہی دے گا کہ اللہ عزوجل کے سواء کوئی معبود نہیں اور اس بات کی کہ میں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ عزوجل کا رسول ہوں پھر اس پر ثابت قدم رہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا''۔

(مسند امام احمد بن حنبل، رقم 16218، ج5، ص480)

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالایمان: مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی۔ (پ15، الکھف 46)

1- حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی اچھی باتوں) کی کثرت کیا کرو''۔ عرض کی گئی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کیا ہیں؟'' فرمایا: ''اَللهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرقاق، باب الاذکار، رقم 837، ج2، ص102)

2- حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ پڑھا کرو کیونکہ یہ باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں اور گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ

جنت کے خزانوں میں سے ہیں''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات رقم 16855، ج 10، ص 104)

3۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص زمین پر لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتا ہے تو اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنے کا بھی ذکر ہے''۔

(المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب افضل الذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ، رقم 1896، ج 2، ص 179)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا

1۔ حضرت سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء استحباب خفض الصوت بالذکر، رقم 2704، ص 1450)

2۔ حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' عرض کیا: ''وہ کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولاقوة الا باللہ، رقم 16897، ج 10، ص 260)

فرض نمازوں کے بعد کے اذکار

1۔ حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے علاوہ جنت

میں داخلے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی''۔ایک روایت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔

(طبرانی کبیر، رقم 7532، ج8، ص114)

2- حضرت سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی وہ بندہ اگلی نماز تک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الاذکار، عقب الصلوٰۃ، رقم 16924، ج10، ص128)

3- حضرت سیّدنا کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں جن کو ہر نماز کے بعد پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس مرتبہ''۔

(مسلم، کتاب المساجد، استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ، رقم 596، ج1، ص301)

4- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں جو بندہ ان پر ہمیشگی اختیار کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دونوں کام ہیں تو بہت آسان مگر ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔تم میں سے ہر کوئی نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لیا کرے تو یہ زبان پر ڈیڑھ سو ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو ہیں۔ پھر جب وہ بستر کی طرف آئے تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ یہ زبان پر تو سو ہیں جبکہ میزان میں ایک ہزار ہیں''۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جو روزانہ پچیس سو گناہ کرتا ہے؟ عرض کیا گیا یارسول اللہ! انہیں کیسے گنا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ''تم میں سے

کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ "یہ بات یاد کرو، وہ بات یاد کر، اور جب وہ سونے لگتا ہے تو اسے یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے"۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب مایقال بعد التسلیم، رقم 926، ج 1، ص 497)

دعا مانگنا

قرآن مجید فرقانِ حمید میں دعا مانگنے کے بارے میں کئی آیات ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

(ترجمہ کنزالایمان) اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (پ2، البقرہ 186)

1- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے (مجھ سے کئے جانے والے) گمان کے قریب ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر والدعاء والتقرب، رقم 2675، ج 1، ص 1442)

2- حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمنوں سے نجات دلائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کردے؟

اپنے دن اور رات میں اللہ عزوجل سے دعا مانگا کرو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے"۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الاستغفار بالدعاء، رقم 1018199، ص 221)

3- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور ہے''۔

4- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی چیز دعا سے زیادہ عزت والی نہیں۔''

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم 3381، ج5، ص243)

5- حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

(جامع ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ المومن، رقم 3258، ج5، ص166)

درودِ پاک کے فضائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(پ22، الاحزاب، 56)

1- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا''۔

(مسلم، باب کتاب الصلاۃ، الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، رقم 408، ص216)

2- حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل

اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا"۔

(الطبرانی الکبیر، رقم 153، ج 22، ص 196)

3- حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درود کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔

(طبرانی کبیر، رقم 7611، ص 134، ج 8)

4- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں اس کے لئے استغفار کرتا ہوں اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں"۔

(طبرانی فی الاوسط، رقم 1642، ج 1، ص 446)

5- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا جواب دینے کے لئے میری قوتِ گویائی مجھے لوٹا دیتا ہے"۔

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، رقم 2041، ج 2، ص 315)

6- حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جسے ساری مخلوق کی باتیں سننے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام بتاتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پڑھا ہے۔ (مسند البزار، رقم 1425، ج 4، ص 255)

قطع رحمی کے باوجود صلہ رحمی کرنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: تو رشتہ داروں کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور انہی کا کام بنا۔

1- حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے کہ جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے؟'' سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توقف فرمایا اور پھر اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: ''یہ ہدایت پا گیا'' اس نے عرض کیا: ''حضور! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی کیا ارشاد فرمایا:

'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا جملہ دہرایا پھر ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کیا کرو'' پھر فرمایا: ''اونٹنی کو راستہ دو''۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ، رقم 13، ص 26)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔ جب وہ لوٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اسے جس چیز کا حکم دیا ہے اگر اس پر عمل کرے تو جنت میں داخل ہوگا''۔

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے

چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھے اور جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار، رقم 47، ص 43)

2- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ پسند کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھے''۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ، رقم 2557، ص 1384)

دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہونے کی صورت میں صبر کرتے ہوئے ان کی پرورش کرنا

1- ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو اٹھائے ہوئے آئی تو میں نے انہیں تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے ایک ایک کھجور اپنی بچیوں کو دے دی اور ایک خود کھانے کا ارادہ کرتے ہوئے اپنے منہ کی طرف لے گئی۔ جب اس کی بچیاں کھجوریں کھا چکیں تو اس عورت نے اپنی کھجور بھی دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی بچیوں کو دے دی۔ میں اس کے اس عمل سے بہت خوش ہوئی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل نے ان دو بچیوں کی وجہ سے اس عورت پر جنت واجب کر دی یا (یہ فرمایا) ان دو بچیوں کی وجہ سے اس عورت کو جہنم سے آزاد کر دیا''۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، رقم 2630، ص 1415)

2- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک اس کے پاس

رہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے تو یہ بیٹیاں اسے جنت میں داخل کروا دیں گی''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالد......الخ، رقم 3670، ج4، ص189)

3- حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے اور ان کے معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تو اس کے لیے جنت واجب ہے''۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات، رقم 1923، ج3، ص367)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ، رقم 1923، ج3، ص367)

ایک روایت میں ہے کہ ''پھر وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو اس کے لئے جنت ہے''۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ، الخ......رقم 1919، ج3، ص366)

مسکین اور محتاج کی پرورش کے لئے کوشش کرنا

1- حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محتاج اور مسکین کی پرورش کے لئے کوشش کرنے والا اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا: وہ رات کے قیام میں سستی نہ کرنے اور دن میں روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقاق، باب الاحسان، الی الارملۃ......الخ، رقم 2982، ص1592)

ایک روایت میں ہے کہ ''مسکین کی پرورش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے

والے اور رات میں قیام کرنے اور دن میں روزہ رکھنے والے کی طرح ہے"۔

(صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقاق، باب الاحسان الی الارملۃ......الخ رقم 2982، ص 1592)

ایک روایت میں ہے کہ مسکین کی پرورش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور قیام رات کو کرنے والے اور روزہ رکھنے والے کی طرح ہے"۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب، رقم 2140، ج 3، ص 7)

2- حضرتِ سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی یتیم یا محتاج کی کفالت کی اللہ عزوجل اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا"۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز باب تجہیز میت......الخ رقم 4066، ص 3، ص 114)

اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنا

1- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی اپنے کسی بھائی سے اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ خوش ہو جاؤ کہ جنت بھی تجھ سے خوش ہے اور اللہ عزوجل اپنے عرش کے ملائکہ سے فرماتا ہے: میرا بندہ میرے لئے لوگوں سے ملتا ہے۔ اس کی میزبانی کرنا میرے ذمہ ہے۔ پھر اللہ عزوجل اس کے لئے جنت کے علاوہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا"۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب الزیارۃ، رقم 13591، ج 8، ص 317)

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ عزوجل کے لئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ

بنالیا ہے''۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان، رقم 2015، ج3، ص406)

3- حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے جنت میں کون جائے گا؟ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! ضرور بتایئے۔ فرمایا: نبی جنت میں جائے گا، صدیق جنت میں جائے گا اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملنے شہر کے مضافات میں جائے''۔

(المعجم الاوسط، رقم 1743، ج1، ص472)

مسلمان کے دل میں خوشی پیدا کرنا

1- حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی جائز فریاد سلطان تک پہنچائی یا اس کے دل میں خوشی داخل کی اللہ عزوجل اسے جنت میں بلند مقام عطا فرمائے گا''۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم 13711، ج8، ص350)

2- ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مسلمانوں کے کسی گھر میں خوشی داخل کی اللہ عزوجل اس کے لیے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہ ہوگا''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، وغیرھا باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، الخ، رقم 21، ج3، ص265)

3- حضرت سیدنا جعفر بن محمد اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کے دل میں خوشی پیدا کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عزوجل کی

عبادت اور توحید میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس سے آکر پوچھتا ہے کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ کہتا ہے کہ ''تو کون ہے؟'' تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روز قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عزوجل کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانہ دکھاؤں گا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، رقم 23، ج3، ص266)

مریض کی عیادت کرنا

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا، رقم 1443، ج2، ص192)

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرنے یا اس سے ملنے کے لئے جاتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''خوش ہو جا کہ تیرا چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنے لئے ٹھکانہ بنالیا ہے''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرض، رقم 8، ج4، ص164)

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟'' حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ''میں نے'' پھر فرمایا: ''آج تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟'' حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا

''میں نے''۔ پھر فرمایا: ''تم میں سے آج مریض کی عیادت کس نے کی؟'' حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے''۔ پھر فرمایا: ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں''۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص میں یہ چار خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب فی عیادۃ المرض......الخ، رقم7، ج4، ص163)

3- حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مریضوں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو۔ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتے رہیں گے''۔

(مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، رقم11180، ج4، ص47)

زُہد اور ادب (حسن اخلاق اور اس کی فضیلت)

اللہ عزوجل اپنے محبوب کی مدح بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک تمہاری خوبو (خلق) بڑی شان کی ہے۔

(پ29، القلم4)

اس بارے میں احادیث مقدسہ:

1- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی بدکلامی کرنے والے تھے اور فرمایا کرتے تھے، تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے''۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم3559، ج2، ص489)

2- حضرت سیّدنا نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گناہ اور نیکی کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حسن اخلاق نیکی ہے اور جو تیرے دل میں کھٹکے اور جس بات

پر لوگوں کا مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو وہ گناہ ہے"۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب تفسیر البر، رقم 2553، ص 1382)

3- ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور جو اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ نرمی کرنے والا ہو۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان رقم 2621، ج 4، ص 278)

حیاء

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان سے ہے اور ایمان (جنت) میں لے جانے والا ہے اور فحش گوئی بداخلاقی کی ایک شاخ ہے اور بداخلاقی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الحیاء رقم 2016، ج 3، ص 406)

2- حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیاء اور ایمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔

(المستدرک، کتاب الایمان، رقم 66، ج 1، ص 176)

3- حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"حیاء اور کم گوئی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور بے حیائی اور فضول گوئی نفاق کا حصہ ہیں"۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، رقم 2034، ج 3، ص 414)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیاء اور کم گوئی ایمان میں سے ہیں اور یہ دونوں خصلتیں جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی

ہیں جبکہ فحش گوئی اور بدکلامی شیطان کی طرف سے ہیں اور جنت سے دور اور جہنم سے قریب کردیتی ہیں۔

حلم اختیار کرنا اور غصہ پینا

1- حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر کمزور اور نرم دل اور اچھے اخلاق والے شخص پر جہنم کی آگ حرام ہے''۔

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب، رقم 45، رقم 2496، ج 4، ص 220)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ''کون سا عمل مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے بچاسکتا ہے؟ فرمایا غصہ نہ کیا کرو''۔

(المسند الامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو، رقم 6646، ج 2، ص 587)

3- حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غصہ مت کیا کرو تمہیں جنت حاصل ہو جائے گی۔

(المعجم الاوسط، باب الف، رقم 2353، ج 2، ص 20)

کمزور مخلوق پر شفقت ورحمت

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

1- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن عزوجل رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی رحمۃ المسلمین، رقم 1931، ج3، ص 311 بالاختصار)

2- حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔ 1- کمزوروں پر رحم کرنا۔ 2- والدین پر شفقت کرنا۔ 3- حکمرانوں کے ساتھ بھلائی کرنا''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الرفق، رقم 10، ج3، ص279)

3- حضرت سیّدنا عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے خادم کے عمل میں جتنی کمی کرے گا تیرے اعمال نامہ میں اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا''۔

(صحیح ابن حبان، کتاب العتق، باب التخفیف عن الخادم رقم 4293، ج4، ص255)

اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرنا

1- حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(المعجم الکبیر مسند عقبہ بن عامر، رقم 795، ج17، ص288)

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس بندے کی پردہ پوشی کرے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الغیبۃ، رقم 2590، ص1397)

3- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ کسی مسلمان کی دنیوی پریشانی دور کرے گا اللہ عزوجل قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو دنیا میں کسی مسلمان کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ عزوجل اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا۔ جو کسی بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو کسی بندے کی مدد کرتا ہے اللہ عزوجل اس بندے کی مدد فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، فصل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم 2699، ص 1447، بالاختصار)

کسی کو مسلمان کی غیبت یا بے عزتی سے روکنا

1- حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا::

''جو اپنے بھائی کی عزت بچائے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم سے دور کر دے گا''۔

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے اپنے بھائی کی عزت بچائی اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب دور فرما دے گا''۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔

(پ 21، الروم: 47)

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب من الغیبۃ......الخ، رقم 37، ج 3، ص 334)

2- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو دنیا میں اپنے بھائی کی عزت بچائے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے جہنم سے بچائے گا''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب من الغیبۃ، رقم 39، ج 3، ص 334)

3- حضرت سیّدنا سہل بن معاذ بن انس کی اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے کسی مومن کو منافق سے بچایا اللہ عزوجل ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو جہنم سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو رسوا کرنے کے لئے کوئی بات کہی اللہ عزوجل اسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہے کی سزا بھگت لے گا"۔
(ابوداؤد، کتاب الادب، رقم 4883، ج4، ص355)

مؤمنین کو سلام کرنا

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:
ترجمہ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ (پ5، النساء 86)

سلام کے بارے میں احادیث مبارکہ:
1- حضرت سیّدنا ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں پچھلی امتوں کی بیماریاں اور حسد پھیل جائیں گی، بغض تو کاٹنے والا استرہ ہے جو بالوں کو نہیں بلکہ دین کو کاٹتا ہے۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب تک تم ایمان نہ لے آؤ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور جب تک آپس میں محبت نہ کرو (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتے کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو محبت پیدا کرے؟" (پھر فرمایا) "آپس میں سلام کو عام کرو"۔
(مسند احمد، مسند الزبیر بن العوام، رقم 1430، ج1، ص352)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''رحمٰن عزوجل کی عبادت کرو اور سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، رقم 489، ج 1، ص 356)

3- حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! سلام کرو اور کھانا کھلاؤ اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی افشاء السلام، رقم 6، ج 3، ص 285)

سلام میں پہل کرنا

1- حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''بے شک لوگوں میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے''۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من بداء بالسلام، رقم 5197، ج 4، ص 449)

ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا:

''جو ان میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہو''۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل الذی بداء بالسلام، رقم 2703، ج 4، ص 319)

2- حضرت سیّدنا معاویہ بن قرۃ فرماتے ہیں: میرے والد محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم کسی ایسی مجلس میں ہو جسے تم اچھا سمجھتے ہو پھر کسی حاجت کی بناء پر جلدی اٹھو تو السلام علیکم کہا کرو، اس طرح تم بھی اس بھلائی میں شریک ہو جاؤ گے جو اہل مجلس کو نصیب ہوگی''۔

پچھلے صفحات میں یہ روایت گزر چکی ہے کہ جب تم میں سے کوئی مجلس میں حاضر ہوتو اسے چاہئے کہ سلام کرے پھر اگر وہ اس مجلس میں بیٹھنا چاہے اور اگر جانا چاہے تو سلام کر کے جائے کیونکہ پہلے سلام کرنا آخر میں سلام کرنے سے زیادہ افضل نہیں''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والا احسان، باب افشاء السلام، رقم 493، ج 1، ص 357)

مصافحہ کرنا

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

(المعجم الکبیر، مسند سلمان فارسی، رقم 6150، ج 6، ص 256)

2- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شرفِ ملاقات بخشا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے مصافحہ چاہا تو حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ جھک گئے اور عرض کیا کہ ''میں جُنبی ہوں (یعنی مجھ پر غسل فرض ہے)'' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان جب اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب المصافحۃ والسلام، رقم 12768، ج 8، ص 76)

3- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے نوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی کی خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہے''۔

(المعجم الاوسط، باب الف، رقم 7672، ج5، 380)

ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا

1- حضرت سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا مبارک قدم گھوڑے کی رکاب میں رکھ چکے تو ایک شخص نے سوال کیا:

''کون سا جہاد افضل ہے؟''

فرمایا:

''ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا''۔

(سنن النسائی، کتاب البیعۃ، فضل من تکلم بالحق ،الخ، ج7، ص 161)

2- حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے جمرہ اولیٰ کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سا جہاد افضل ہے؟''

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرۂ ثانیہ کی رمی فرمائی تو پھر اس شخص نے یہی سوال کیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر خاموش رہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی رمی فرمائی تو گھوڑے کے رکاب میں پاؤں رکھ کر فرمایا:

''سوال کرنے والا کہاں ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! میں حاضر ہیں''۔

فرمایا:

''وہ حق بات جو ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے''۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب امر بالمعروف ونھی عن المنکر، رقم 4012، ج4، ص363)

3- حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم امیر کے سامنے حق بات کہنا ہے''۔ (ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی، رقم 4344، ج4، ص166)

بیماری

1- حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے''۔

(الترغیب الترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم 42، ج4، ص146)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ بیمار نہ پڑو؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا:

''اللہ عزوجل کی قسم! ہم عافیت کو ضرور پسند کرتے ہیں''۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لئے اس میں کیا بھلائی ہے کہ اللہ عزوجل تمہیں یاد نہ کرے''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، ج4، ص146)

3- حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ

''جب مومن کی نس چڑھ جاتی ہے تو اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے، اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے''۔

(المعجم الاوسط، رقم 2460، ج 2، ص 48)

بخار

1- حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُم سائب کے پاس تشریف لائے تو ان سے پوچھا، تمہیں کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا:

''مجھے بخار ہے اللہ عزوجل اس میں برکت نہ دے''۔

تو ارشاد فرمایا:

''بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے''۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن، رقم 2575، ص 1392)

حضرتِ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوا تو عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے؟''

فرمایا: ''ہاں! مجھے تمہارے دو مردوں کے برابر بخار ہوتا ہے''۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دُگنا ثواب ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا:

''ہاں''۔

پھر فرمایا:

''جس مسلمان کو کوئی جسمانی بیماری یا کوئی اور مصیبت پہنچتی ہے اللہ عزوجل اس کے گناہ اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے''۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن......الخ، رقم 2571، ص 1390)

3- حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بخار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''کون ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''میں بخار ہوں''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اہل قباء کی طرف جانے کا حکم دیا۔ اللہ جانتا ہے کہ ان میں سے کتنے لوگ بخار میں مبتلا ہوئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بخار کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تمہیں کیا چاہئے؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کروں کہ وہ تم سے بخار کو دور فرما دے اور اگر چاہو تو یہ تمہارے لئے پاکیزگی کا ذریعہ بن جائے''۔

ان لوگوں نے عرض کیا: ''کیا یہ ایسا کر سکتا ہے؟ فرمایا:

''ہاں!''

انہوں نے کہا پھر اسے رہنے دیجئے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ان لوگوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بخار کا شکوہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ عزوجل سے دعا کروں کہ وہ اسے تم سے دور فرما دے، اور اگر تم چاہو تو اسے رہنے دو یہ تمہارے بقیہ گناہ جھاڑ دے گا؟ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر اسے رہنے دیں''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم 81، ج4، ص153)

سر درد

1- حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''مومن کا دردِ سر اور وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے یا اسے جو چیز تکلیف دیتی ہے اس کے عوض اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے گناہ مٹا دے گا''۔

(شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، رقم 9875، ج7، ص168)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جو اللہ عزوجل کی راہ میں سر درد میں مبتلا ہو پھر اس پر صبر کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(مسند البزار، رقم 2437، ج6، ص413)

3- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مرد یا عورت بخار میں یا سر درد میں مبتلا ہو اور اس پر احد پہاڑ کی مثل گناہ ہوں تو جب بیماری اسے چھوڑتی ہے تو اس کے سر پر رائی کے دانے

کے برابر گناہ نہیں ہوتے''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ......الخ، رقم 67، ج4، ص 151)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مسلمان بخار اور درد سر میں مبتلا ہو اور اس کے سر پر احد سے زیادہ گناہ ہوں جب وہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کے سر پر رائی کے دانہ کے برابر بھی گناہ نہیں ہوتے''۔

(المسند الامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الدرداء رقم 21795، ج8، ص 172)

نابینا ہونا

1- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کو آنکھوں کے معاملے میں آزماؤں تو وہ صبر کرے تو میں اس کی آنکھوں کے عوض اسے جنت عطا فرماؤں۔

(صحیح البخاری، کتاب المرضیٰ، باب فضل من ذھب بصرہ رقم 5653، ج4، ص 6)

2- حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ عزوجل کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہے اور وہ بندہ صبر کرے اور اجر کی امید رکھے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

3- حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے! اگر میں اپنے کسی بندے سے اس کی آنکھیں لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور میری حمد وثناء کرتا ہے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا جبکہ وہ آنکھوں کے چلے جانے پر میرا شکر ادا کرے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر، رقم 2920، ج4، ص 256)

4- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میں اپنے

کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

(الاحسان بترتیب، صحیح ابن حبان کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر، رقم 2919، ج 4، ص 256)

سانپ اور چھپکلی کو قتل کرنا

1- حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے سانپ کو قتل کیا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے ایک نیکی ہے''۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابن مسعود، رقم 3984، ج 2، ص 100)

2- حضرت سیّدنا ابواحوص جُشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک دن ابن مسعود خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ دیوار پر ایک سانپ نظر آیا۔ آپ نے اپنا خطبہ چھوڑ کر اسے اپنی کمان مار کر قتل کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک سانپ مارا گویا اس نے ایک ایسے مشرک کو قتل کیا جس کو مارنا حلال تھا''۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابن مسعود، رقم 3746، ج 2، ص 48)

ایک روایت میں ہے کہ جس نے سانپ یا بچھو کو قتل کیا۔

(مجمع الزوائد، کتاب العبد والذبائح، باب قتل الحیات والحشرات، رقم 4117، ج 4، ص 28)

3- حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جس نے پہلی ضرب سے چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اسے دو ضربوں میں مارا اس کے لئے پہلے والے سے کم اتنی

اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے تین ضربوں میں مارا اس کے لئے اس سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں''۔

ایک روایت میں ہے کہ

''جس نے پہلی ضرب میں چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے سو نیکیاں ہیں اور دوسری ضرب میں مارنے والے کے لئے اس سے کم اور تیسری ضرب میں مارنے والے کے لئے اس سے کم نیکیاں ہیں''۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ، رقم 2240، ص 1230)

کسب حلال

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: ''پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ''۔

(پ 28، الجمعہ: 10)

1- حضرت سیّدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا اور بے شک اللہ عزوجل کے نبی حضرت داوٗد (علیہ السلام) اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے''۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ رقم، 2072، ج 2، ص 11)

ایک روایت میں ہے کہ بندے نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے پاکیزہ کبھی کوئی کمائی نہیں کھائی اور آدمی اپنی جان، گھر والوں اور بچوں اور اپنے خادم پر جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحث علی، رقم 2138، ج 3، ص 6)

2- حضرت سیّدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا، کون سی کمائی پاکیزہ ہے؟ فرمایا:

''بندے کے اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہر حلال کمائی''۔

(مستدرک، کتاب البیوع، باب لیس منا من غشنا، رقم 2203، ج2، ص 301)

3- حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ کون سی کمائی افضل ہے؟ فرمایا:

''بندے کے اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہر حلال کمائی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب ای کسب اطیب، رقم 6212، ج4، ص 102)

خرید وفروخت، قرض کی ادائیگی اور وصولی میں نرمی

1- امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے خرید وفروخت، قرض ادا کرنے اور قرض کا مطالبہ کرنے میں نرمی کرنے والے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا۔

(نسائی کتاب البیوع، باب حسن المعاملۃ والرفق، ج7، ص 319)

2- حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

وہ ایک شخص قرض کی وصولی اور ادائیگی میں نرمی کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگیا۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابن عمرو، رقم 6981، ج2، ص 662)

3- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل خرید وفروخت اور قرض کی ادائیگی میں نرمی کرنے کو

پسند کرتا ہے''۔

(ترمذی، کتاب البیوع، رقم 1323، ج 3، ص 58)

اللہ عزوجل کے خوف سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا

آیت کریمہ:

ترجمہ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

(پ 5، النساء: 31)

احادیث مبارکہ:

1- حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھے اپنی دو داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

(بخاری کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم 6474، ج 4، ص 240)

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ عزوجل جسے دو داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز یعنی (شرم گاہ) کے شر سے بچا لے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

(ترمذی، کتاب الزہد، باب حفظ اللسان، رقم 2417، ج 4، ص 184)

3- حضرت سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا:

''جس نے اپنی دو داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا''۔(المعجم الکبیر، مسند عن ابی رافع، رقم 919، ج 1، ص 311)

رضائے الٰہی عزوجل کے لئے نکاح کرنا

1- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی''۔

(الترغیب، والترہیب، کتاب النکاح، باب فی الوفاء بحق زوجتہ والمراۃ، رقم 13، ج 3، ص 33)

2- حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند عبدالرحمٰن بن عوف، رقم 1661، ج 1، ص 406)

3- حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون سے مرد جنت میں ہوں گے؟'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا: ''ہر نبی جنت میں ہوگا، ہر صدیق جنت میں ہوگا۔ جو شخص صرف اللہ کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملنے شہر کے مضافات میں جائے وہ جنت میں ہوگا''۔ پھر فرمایا:

''اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تمہاری عورتوں میں سے کون سی عورتیں جنت میں ہوں گی؟'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا:

''ہر محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت کہ جب اسے غصہ دلایا جائے یا اس کا شوہر اس سے ناراض ہو تو وہ کہے کہ میرا یہ ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے جب تک تو راضی نہ ہوگا میں سوؤں گی نہیں''۔

(المعجم الکبیر، باب الف، رقم 1743، ج 1، ص 472)

اسلام میں بڑھاپا پانے والے کے بیان میں

1- امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے بال راہ خدا میں سفید ہو گئے اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، فصل فی اعمار ھذہ والامۃ رقم 2973، ج 4، ص 278، رواہ عن ابی نجیح اسلمی)

2- حضرتِ سیّدنا عمرو بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے بال اسلام میں سفید ہوئے تو وہ بال قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوں گے''۔

(نسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب من رمی بسھم، ج 6، ص 27، رواہ عن کعب بن مرہ)

3- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک

گناہ معاف فرمائے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی ابقاء الشیب، رقم 1، ج3، ص86)

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنا

آیات کریمہ:

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔(پ2، البقرہ، 222)

1- حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کے لئے کھلا ہے''۔

(طبرانی کبیر، مسند ابی مسعود، رقم 10479، ج10، ص206)

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرلی اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمالے گا''۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار، رقم 2703، ص1449)

3- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم گناہ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو اللہ عزوجل توبہ قبول فرمالے گا''۔

4- حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دنیا میں زُہد اختیار کرنا

1- حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''نیک لوگوں نے دنیا سے بے رغبتی سے بڑھ کر کسی عمل سے زینت حاصل نہیں کی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الزہد فی الدنیا، رقم 18059، ج10، ص510)

2- حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دنیا سے بے رغبتی دل و جان کو راحت بخشتی ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب الزہد، باب ماجاء فی الزہد فی الدنیا رقم 18058، ج10، ص509)

3- حضرتِ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ عزوجل نے تین دن میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے کلام فرمایا تو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے آدمیوں کا کلام سنا تو اپنے رب عزوجل کا کلام سن لینے کی وجہ سے ان کے کلام کو ناپسند فرمانے لگے۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ (علیہ السلام) سے جو کلام اس میں یہ بھی تھا کہ ''اے موسیٰ (علیہ السلام)! میرے لئے عمل کرنے والوں نے دنیا سے بے رغبتی جیسا کوئی عمل نہیں کیا اور مقربین نے ان پر میری حرام کردہ اشیاء سے بچنے جیسے کسی اور عمل سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میری عبادت کرنے والوں نے میرے خوف میں رونے جیسی کوئی عبادت نہیں کی''۔

''جب تک بندے کی روح حلقوم (گلے) تک نہ پہنچ جائے اللہ عزوجل بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، رقم 4353، ص 492)

فسادِ زمانہ کے وقت نیک عمل کرنا

1۔ حضرت سیّدنا مُعقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''فسادِ زمانہ کے وقت عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے''۔

(مسلم، کتاب الفتن، باب فضل العبادۃ فی الھرج، رقم 2948، ص 1579)

2۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو تھاما اس کے لئے ایک شہید کا اجر ہے''۔

(الترغیب والترہیب، رقم 5، ج 1، ص 41)

3۔ حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے جس نے اس چیز کا دسواں حصہ چھوڑ دیا جس کا اس کو حکم دیا گیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جو ان چیزوں سے دسویں حصے پر عمل کرے گا جس کا اسے حکم دیا گیا تو نجات پا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب 79، رقم 2274، ج 4، ص 118)

موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے ساری کائنات کے رب! اور روزِ جزاء کے مالک یا ذوالجلال والاکرام تو نے ان کے لئے کیا تیار کیا ہے اور تو انہیں کیا بدلہ عطا فرمائے گا؟ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے تو میں اپنی جنت کو مباح کردوں گا وہ اس میں جہاں چاہیں ٹھکانہ بنالیں اور میں اپنی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنے والوں کو یہ انعام دوں گا کہ جب قیامت کا دن آئے تو میں پرہیز گاروں کے علاوہ ہر بندے سے سخت حساب لوں گا کیونکہ میں ان سے حیا کروں گا اور انہیں عزت واکرام سے نوازوں گا پھر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل فرمادوں گا اور میرے خوف سے رونے والے تو وہی ہیں جو رفیق اعلیٰ میں ہوں گے اس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا''۔ (طبرانی کبیر، رقم 12650، ج 12، ص 94)

باوجود قدرت عاجزی کی بناء پر عمدہ لباس نہ پہننا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیز گاروں ہی کی ہے۔

(پ 20، القصص 83)

1- حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں سنتے؟ کیا تم نہیں سنتے؟ کہ قدرت کے باوجود زینت ترک کرنا ایمان میں سے ہے، قدرت کے باوجود زینت ترک کردینا ایمان میں سے ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، رقم 4161، ج 4، ص 102)

2- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''اللہ عزوجل اس سخی کو پسند فرماتا ہے جو اس بات کی پروانہیں کرتا کہ اس نے کون سالباس پہن رکھا ہے''۔

(شعب الایمان، باب فی الملابس، فصل فی التواضع فی اللباس، رقم 6176، ج5، ص156)

3-ایک صحابی کے بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

''جس نے قدرت کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس پہننا چھوڑ دیا اللہ عزوجل اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا''۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، رقم 4778، ج4، ص326)

خوفِ خدا

آیت مبارکہ:

ترجمہ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں وہ جو نماز قائم کریں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ (پ9، الانفال، 2-4)

احادیثِ مبارکہ:

1- حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو ڈر گیا اس نے آخرت کی بہتری کو پالیا اور جس نے آخرت کی بھلائی کو پالیا اس نے منزل کو پالیا بے شک اللہ عزوجل کا سودا مہنگا ہے اور اللہ عزوجل کا سودا جنت ہے''۔

(ترمذی، کتاب صفۃ الجہنم، باب (83) رقم 2487، ج4، ص204)

2- حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ عزوجل نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ28، التحریم 6)

تو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے تلاوت فرمائی تو ایک نوجوان یہ آیت مبارکہ سن کر غش کھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو دیکھا کہ دل تو متحرک ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوان کہو: لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ تو اس نے کلمہ پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جنت کی بشارت عطا فرمائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا! یارسول اللہ کیا دنیا ہی میں بشارت؟ تو ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے اللہ عزوجل کا فرمان نہیں سنا''۔

ترجمہ کنزالایمان! یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

(پ13، ابراہیم 14)

(مستدرک، تفسیر سورۃ ابراہیم، باب وفاۃ فتی باسماع آیۃ، رقم 3390، ج3، ص93)

3- حضرت سیّدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ عزوجل کے خوف سے بندے کا جسم لرزتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، رقم 803، ج1، ص491)

اللہ عزوجل کے خوف سے رونا

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لئے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا۔

(پ7، المائدہ83، 84، 85)

احادیث مبارکہ:

1- حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، سات اشخاص ایسے ہیں کہ جس دن عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ عزوجل انہیں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ ان میں سے اس شخص کو بھی ذکر فرمایا جو تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کرے تو گریہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔

(ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، رقم 2398، ج4، ص175)

2- حضرتِ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی شے دو قطروں اور دو قدموں سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ وہ دو قطرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان میں سے ایک اللہ

عزوجل کے خوف سے بہنے والے آنسو کا قطرہ اور دوسرا راہِ خدا عزوجل میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ اور وہ دو قدم جو اللہ عزوجل کو پسند ہیں ان میں سے ایک اللہ عزوجل کی راہ میں چلنے والا قدم اور دوسرا اللہ عزوجل کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے لئے چلنے والا قدم ہے"۔

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، رقم 1675، ج3، ص253)

3- حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو اللہ عزوجل کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں خوفِ خدا سے بہنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اس کے آنسو زمین پر جا گریں تو اس شخص کو بروزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا"۔

(مستدرک، کتاب التوبہ، باب لایلج النار احد بکی من خشیۃ اللہ، رقم 7742، ج5، ص369)

4- حضرت سیّدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو بہانے یا رونے والی آنکھ پر جہنم حرام ہے اور اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دینے والی آنکھ پر جہنم حرام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تیسری آنکھ کا بھی تذکرہ فرمایا تھا"۔

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزہد، باب الترغیب فی البکاء، رقم 3، ج4، ص113)

5- حضرت سیّدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو رات کے پہر میں اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی

راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے"۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجہاد، باب الحرس فی سبیل اللہ، رقم 9489، ج5، ص523)

اخلاص

آیت مبارکہ:

ترجمہ کنزالایمان: مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے کرلیا تو یہ مسلمان کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا۔

(پ5، نساء146)

احادیث مبارکہ:

1- حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ کے لئے مخلص ہونے کی حالت میں دنیا چھوڑ دی اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی تو اس نے اس حال میں دنیا چھوڑی کہ اللہ عزوجل اس سے راضی تھا"۔

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب خطبۃ النبی فی حجۃ الوداع، رقم 3330، ج3، ص65)

2- حضرت سیّدنا ابوعمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) نے یمن کی طرف بھیجے جاتے وقت عرض کیا:

"یارسول اللہ! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اپنے دین میں مخلص ہوجاؤ تھوڑا عمل بھی تمہیں کفایت کرے گا"۔

(مستدرک، کتاب الرقائق، رقم 7914، ج5، ص435)

3- حضرت سیّدنا سعد بن صعب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں'

جب میں نے یہ گمان کیا کہ مجھے دیگر صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) پر کچھ فضیلت حاصل ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس امت کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کے سبب اس امت کی مدد کی جاتی ہے''۔

(نسائی، کتاب الجہاد، باب الاستنصار بالضعیف، ج6،ص45، بتغیر قلیل)

☼☼☼☼☼☼☼☼

زبیدہ سینٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022